Vol. I
No. 27

Thursday
1st April, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

	Page
Telegram from the Prime Minister to Chief Minister ..	1721
L. A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad House (Rent, Eviction and Lease) Control Bill 1954—Introduced ..	1721
L. A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill 1954—Introduced	1721
Motion for Adjournment: Re: Attack on the Workers of the Azamjahi Mills Ltd., Warangal—Postponed for 2nd April 1954 ..	1722-1724
Translation of the Hyderabad House (Rent, Eviction and Lease) Control Bill 1954	1724-1727
L. A. Bill No. III of 1954, the Hyderabad Legislative Assembly (Members' Salaries and Allowances) Bill 1954—Passed ..	1727-1730
L. A. Bill No. XXXI of 1953, the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Enquiry) Amendment Bill 1953—Passed ..	1730-1735
Consideration of the Report of the Select Committee on L. A. Bill No. XXXI of 1952, the Hyderabad Habitual Offenders (Restriction and Settlement) Bill 1952—Consideration not concluded ..	1735-1784

Note:—*at the beginning of the Speech denotes confirmation not received.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1954

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, the 1st April, 1954

The House met at Half Past Two of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

PART II

QUESTIONS AND ANSWERS

(See Part I)

Telegram from Prime Minister to Chief Minister.

شری سی ایچ۔ وینکٹ رام راؤ (کریم نگر)۔ کیا یہ صحیح ہے آج ایک ٹیلیگرام چیف منسٹر کے نام پرائم منسٹر کی طرف سے وصول ہوا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ آنریبل راج گوپال چاری جوکل تک مدراس کے چیف منسٹر تھے آج سے یہاں لیگل اڈوائزر کے طور پر کام کرینگے۔ اس پر پروٹسٹ کے طور پر چیف منسٹر نے اپنا استعفاء راج پرمکھ صاحب کے پاس پیش کردیا ہے۔ عام طور پر اخبارات میں ایسی خبر آئی ہے۔

شری مرلیدھر کامٹیکر (بھالکی) - آج فرسٹ اپریل ہے۔

(*Lord Laughter*)

L.A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad Houses (Rent, Eviction and Lease) Control Bill, 1954.

The Minister for Excise, Forests and Revenue (Shri K. V. Ranga Reddy) : I beg to introduce :

"L. A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad House (Rent, Eviction and Lease) Control Bill, 1954."

Mr. Speaker : The Bill introduced.

L.A. Bill No. XIII of 1954, *the Hyderabad Land Acquisition (Amendment), Bill,* 1954.

Shri K. V. Ranga Reddy : I beg to introduce :

"L. A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill, 1954."

Mr. Speaker : The Bill introduced.

Motion for adjournment re: attack on the Workers of Azamjahi Mills Ltd.—Warangal

Shri Ch. Venkatrama Rao: I have given notice of a motion of privilege..........

Mr. Speaker: I shall presently come to it. I have received notice of an adjournment motion from Shri S. Ramanatham.

Shri S. Ramanatham (Hanumkonda): I have received a message from Warangal today stating that when the workers of Azamjahi Mills, in which the workers of the P.D.F. and Communist party were also included, were coming out, 150 people in a mob in which the R.S.S. and other such......

Mr. Speaker: Let the hon. Member read out the notice of the adjournment motion?

Shri S. Ramanatham: I have not kept a copy of it with me Sir.

(A copy was supplied to him).

Shri S. Ramanatham: I hereby give notice to adjourn the business of the House for the purpose of discussing a recent matter of definite public importance namely...........

Mr. Speaker: Has the hon. Member sent a copy of this to the Minister concerned?

Shri S. Ramanath: Yes, Sir.

Mr. Speaker: Has the Minister received it?

Shri S. Ramanath: I do not know whether he has received it or not.

The Minister for Public Works and Labour (Dr. G. S. Melkote): I am not in receipt of the notice.

Shri K. Venkatrama Rao (Chinakondur): The subject pertains to the Home Department.

Shri S. Ramanatham: We have sent it through our office. I do not know whether he has received it or not.

Mr. Speaker: Someone must have signed in token of receipt. We shall take it up tomorrow, but in the meantime

let the hon. Member see that the Home Minister receives a copy of it. I do not find either the Home Minister or the Deputy Home Minister in the House and there is no use of taking it up this in their absence. I must make sure that either has received a copy of the notice of the adjournment motion.

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - اسپیکر سر - میں نے ایک پریولیج پٹیشن (Privilege Petition) آپ کے پاس پیش کی ہے - ایک عرصہ سے میری تقریریں اور سوالات مقامی نیوز ایجنسیز سپرس (Suppress) کرنے کی کوشش کررہے ہیں - اس ضمن میں میں اسپیسیفک (Specific) طور پر چند واقعات مثال کے طور پر پیش کرنا چاھتا ہوں - اسکی کئی مثالیں ہیں - اسپیسیفک طور پر میں یہ کہوں گا کہ پی - ڈبلیو - ڈی کے ڈیمانڈس پر ڈسکشن کے وقت جو تقریریں ہوئیں ان میں شریمتی سہادیوما - شری ٹی نرسملو - شری آر - پی - دیشمکھ - شری انداندا کی تقریریں ہوئیں اس کے بعد میری تقریر ہوئی اور پھر آنریبل ممبر کے - رامچندرا ریڈی نے تقریر کی - لیکن شروع کے پورے آنریبل ممبرس کی تقریروں کا اندراج کیا گیا ہے - اس کے بعد میری تقریر کا ذکر چھوڑ دیا گیا ہے - مگر پھر شری رامچندرا ریڈی وغیرہ کے تقاریر برابر چھپے اس کی ذمہ داری مقامی پی - ٹی - آئی اور اے - ین - یس پر ہے - اسمبلی میں کوئی ڈیمانڈ ایسا نہیں ہے جس پر میں نے کچھ نہ کہا ہو - سب کے سب سوائے دو مرتبہ کے سپرس کئے گئے ہیں میں نے اس مرتبہ ڈیڑھ سو سے زیادہ سوالات دئے ہیں لیکن دو تین سوالات کے بارے میں پی - ٹی - آئی اور اے - ین - یس کی طرف سے رپورٹ آئی - اسطرح میرے اسپیچس اور سوالات کو سپرس کرنے کے منشا کے تحت یہ سب کچھ کیا جارھا ہے - اس لئے میں نے آپ کی خدمت میں یہ پریولیج پٹیشن پیش کی ہے - میز پالیمنٹری پراکٹس (May's Parliamentary Practice) صفحہ ۱۱۹ میں جو سپریشن آف اسپیچز آف پرٹیکلر ممبرس (Suppression of Speeches of particular Members) کے بارے میں ہے میں ہاؤس کی توجہ مبذول کراتا ہوں - نیز حال ھی میں یو - پی میں بھی ایسا ھی کیس آیا ہے - اور وہ پریویلیج کمیٹی کے سپرد کیا گیا - وھاں پر پریویلیج کمیٹی اس پر غور کررھی ہے - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جائز طور پر میں نے یہ مطالبہ رکھا ہے - اس لئے میں ونتی کرتا ہوں کہ میری یہ درخواست پریویلیجز کمیٹی کے سپرد کیا جائے -

مسٹر اسپیکر - آپ نے جن اخبارات کے حوالے دئے ہیں ان میں البتہ ۲۶ مارچ کا حوالہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے بقیہ امور کے بارے میں پروسیڈنگس دیکھنا ہوگا - معلوم یہ ہوتا ہے کہ آپ کی اسپیچ دو مرتبہ پبلش نہیں ہوئی ہے - اس قسم کا سوال اسمبلی میں پہلی مرتبہ آیا ہے - میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ پر پریویلیجز کمیٹی میں غور ہو تو آئندہ یہ نظیر کا کام دیگا - رول ۲۱۶ (۲) میں یہ ہے کہ

"After the member has asked for leave of the Assebaly to raise the question of privilege, the Speaker shall ask whether the member has the leave of the Assembly."

کیا اس پر کسی کو اعتراض ہے؟ (Pause)

Mr. Speaker : There seems to be no objection.

جب کسی کو آبجکشن نہیں ہے تو کتنے ممبرس اسکی تائید میں ہیں پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے یہ مسئلہ پریویلیجز کمیٹی کے تفویض کیا جاتا ہے

میرے پاس ایک اور نوٹس پریویلیج سے متعلق آئی ہے۔ میں اس پر غور کررہا ہوں اس میں ایسے واقعات بتائے گئے ہیں جن کا تعلق بظاہر اسمبلی سے نہیں ہے۔ اس لئے اس کے بارے میں غور کرنا ہوگا۔ میں غور کرنے کے بعد ایک دو روز میں تصفیہ کرونگا۔

Translation of Hyderabad Houses (Rent Eviction and Lease) Control Bill, 1954 into regional Languages.

شری کے۔ ایل نرسمہا راؤ (یلندو۔ عام) ۔ اسپیکر سر ۔ رنٹ کنٹرول کے سلسلے میں جو بل انٹروڈیوس ہوا وہ نہایت اہم بل ہے اس کے ترجمے ممبرس کو سپلائی نہیں کئے گئے ہیں امنڈ منٹس پیش کرنے میں ترجمے نہ ہونیکی وجہ سے دقت ہوگی ۔

مسٹر اسپیکر ۔ ۵ تاریخ تک تو اس کا ترجمہ کیا جانا مشکل ہے۔

شری اننت ریڈی ۔ یہ اہم بل ہے۔ ....

वित्त मंत्री (श्री. वि. के. कोरटकर):—अिसका तर्जूमा अभी तैयार नही है, और यह बिल जल्द से जल्द पास होना बहूत जरूरी है अिस लिये मैं चाहता हूं कि अिसके तर्जूमें के लिये अिसरार न किया जाय़ा, और अिसके लिये अमेंडमेंट्स भी दिये जा सकते हैं।

شری بی ۔ ڈی دیشمکھ (بھوکردن ۔ عام) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ اس بارے میں بارہا توجہ دلائی جا چکی ہے۔ بہت سے آنریبل ممبرس کو لینگویج (Language) کے بارے دشواری ہوتی ہے۔ تا وقتیکہ ترجمے سر براہ نہوں تو میں نہیں سمجھتا کہ امنڈ منٹس بھی پیش کئے جا سکتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر ۔ رولس کے لحاظ سے ہر بل کے ترجمے دینا ضروری نہیں ہے۔

شری بی ۔ ڈی دیشمکھ ۔ لیکن اس کے لئے آنریبل ممبرس توجہ دلا چکے ہیں ۔

شری انا جی راؤ گوانے (پربھنی) ۔ اگر بل معمولی ہو تو ہمیں ترجموں کے لئے اصرار نہیں رہتا تھا ۔ لیکن یہ اہم بل ہے۔

श्री. वि. के. कोरटकर:—अिसका तर्जूमा अभी तैयार नहीं है। यह कोअी अैसा अहम बिल नहीं है और अभी हालही में हायकोर्ट में अिसके बारे में फैसला हुवा है। अिस लिये यह बिल जल्द से जल्द पास होना जरूरी है। अिस लिये मेरी आपसे प्रार्थना है कि अिस बिल के तर्जूमें के लिये अिसरार न किया जाय तो ठीक होगा।

مسٹر اسپیکر - کیا پرسوں تک ترجمہ کیا جا سکتا ہے؟

श्री. वि. के. कोरटकर :—अभी अितनी जल्द तीन भाषाओं में तर्जूमा करना मुमकिन नही है, और तर्जूमें का आपका जो अधिकार है वह कभी डिनाय (Deny) नही किया गया है। जहां तक तर्जूमा दिया जा सकता हैं पिछली बार बराबर दिया गया है, और फिर यह बिल पर तर्जूमें के सिवाय अमेंडमेंट्स नही दिये जा सकते अैसी तो बात नही है। पार्टियों के जो लिडर्स हैं वे अिस बिल के बारे में अपने मेंबर को अच्छी तरह समझा सकते है, अिस लिये तर्जूमें की कोअी जरूरत नही है। और अिस पर ज्यादा अिसरार न किया जाय। यह बिल भी कोअी अैसा अहम बिल नही है। हायकोर्ट में फैसला होने के कारण अेक व्हॅक्युम (Vaccum) पैदा होगया है अिस लिये मैं प्रार्थना करता हूं कि अिसके लिये अिसरार न किया जाय।

شری پنڈم واسودیو (گجویل) - منسٹر صاحب اس بل کی اہمیت جتا رہے ہیں لیکن جب تک اوس بل کا ترجمہ ہمارے سامنے نہ ہو اس پر امنڈ منٹس کیسے لاسکتے ہیں۔

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी (निर्मल आम) :—तर्जूमें के बारे में आज ही नहीं बल्कि हमेशा कहा जाता है। मिनिस्टर साहब कहते हैं कि यह बिल कोअी अितना अहम नहीं है, अगर वह अहम नहीं है तो अुसको असेंब्ली के अंदर लाना ठीक नहीं है, वरना लोग यह समझेंगे कि हम सिर्फ पैसा बरबाद करने के लिये यहां बैठते हैं। कहा जाता है कि हम यहां बैठकर किसी भी जबान में पढ सकते हैं और बोल सकते हैं लेकिन अब कहा जाता है तर्जूमा नहीं देते, तो फिर हमें यह आंखों को पट्टी लगाना चाहिये और————

مسٹر اسپیکر - آرڈر - بحث کی ضرورت نہیں ہے -

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—हमारा दुर्दैव में सुना रहा हूं। हम लोग यहां करीब अेक लाख लोगों के नुमाअिंदा बनकर आते हैं और असेंब्ली में जो चीजें आती हैं अुनको न समझें और सिर्फ अपने साढेबारा रुपये लेकर अपने रास्ते चले जायं तो वह ठीक नहीं होगा। अिलेक्शन रूल्स में कहीं भी अैसा नहीं है कि जो अंग्रजीदां हैं वे ही खडे हो सकते हैं। अिस लिहाज से जब हम अेक लाख लोगों के नुमाअिंदा बन कर आते हैं तो यहां की चीजें जानन के लिये हमको तर्जूमा मिलना चाहिये। यह कोअी यात्रा नहींहै कि देवदर्शन करे और अूपर से नमस्कार करके चले जाये।

Mr. Speaker : Order, Order. No further Speech is necessary.

شری بی - ڈی دیشمکھ - میں عرض کرونگا کہ ابھی دوسرے بلس ہمارے سامنے ہیں اور دو تین روز کا کام ہے- دو تین روز میں ترجمہ کرکے دیا جائے تو بہتر ہوگا -

Mr. Speaker : I think the Legal Dept. should be able to get them translated soon.....

Minister for Education and Local Government (Shri Gopalrao Ekbote) : To translate the Bill into three different languages. is not possible.

Mr. Speaker : But ,there are different translators for different languages.....

Shri Gopalrao Ekbote : The bill will have to taken into consideration from the 5th instant and since 4th is a holiday, the translations must be complete on the 3rd instant.

Mr. Speaker : We can take it up on the 6th instant. This is an important Bill. In the Schedule 40 places ha e been men ione and the people in those districts at least should know about the provisions of the Bill and translations of the Bill would facilitate this knolege. I think translation into different languages should be possible.

Shri Gopalrao Ekbote : If it is confined to one language, it might be possible. I think many of the hon. Members know Urdu. If you permit, Sir, for the translation to be made in Urdu, I think it would be possible to do it and get the translations distributed before the 4th instant and time may be fixed to table the amendments on the 5th instant.

شری بی - ڈی دیشمکھ - کم سے کم تلنگی اور ہندی میں ترجمہ کردیں تو کافی ہے -

Mr. Speaker : Will Hindi do?

پھر دوسرے کہیں گے کہ مرہٹی میں بھی چاھئیے -

شری بی - ڈی دیشمکھ - ہندی میں نہ بھی دیا جائے تو کم از کم ریجنل لینگویجس میں دیں تو کافی ہے -

Shri Gopalrao Ekbote : It is not merely translation, but we have to get them printed for circulation. Translation is not difficult; I can get them translated in all the regional languages, but to get them printed is difficult.

شریمتی آرٹلہ کملا دیوی (آلیر) - سائیکلو اسٹائیل کرا کے دے سکتے ہیں -

Mr. Speaker : They can be cyclostyled.

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—मिनिस्टर साहब अंग्रजीमें बोल रहे हैं जिसलिये उन्होंने अभी जो कुछ कहा वह हमारी समझ में नहीं आया, जिससे हमारी दिक्कत बढ रही है।

Mr. Speaker : Since there are different translators for different languages, I think it should be possible to translate the Bill into Marathi, Kannada and Telugu. By what date can th se translations be read .

Shri Gopal ao Ekbote : I think thy can be done by 5th instant.

شری کے ۔ اننت ریڈی (بالکنڈہ) ۔ ایسی صورت میں میں سمجھتا ہوں کہ امنڈ منٹس دینے کے لئے ایک دن بڑھا کر ۵ تاریخ کی بجائے ۶ تاریخ رکھیں تو بہتر ہوگا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ ۵ تاریخ کو ترجمہ دیا جائے تو بہتر ہوگا ۔

How many days will the House require to complete the Bill ?

Shri B. D. Deshmukh : I think 3 days may be all right.

Mr. Speaker : But that is too long a period.

Shri Annajirao Gavane : I think we can finish it in two days.

مسٹر اسپیکر ۔ بات یہ ہے کہ ۵ تاریخ کو ترجمہ دیا جائے تو ۶ تاریخ کو امنڈمنٹس پیش کئے جائیں گے اور یہ بل ۶ تاریخ کو ہی لیا جائیگا ۔ ۶ اور ۷ تاریخ یعنی دو روز اس پر بحث ہوگی ۔ ۹ تاریخ کو نان آفیشل ڈے (Non Official day) ہے ۔ ۵ تاریخ تک آنریبل ممبرس کو ترجمہ بھیجدیا جائےگا ۔ امنڈ منٹس ۶ تاریخ کو ۱۲ بجے تک پیش کئے جانے چاہئیں ۔

شری کے۔ ایل ۔ نرسمہا راؤ ۔ ۵ تاریخ کو ترجمہ دیا جائے تو وہ رات کے بارہ بجے ہمکو ملیگا ایسی صورت میں دوسرے دن بارہ بجے تک امنڈ منٹس کیسے دے سکتے ہیں؟

مسٹر اسپیکر ۔ ترجمہ بارہ بجے رات کو نہیں ملیگا بلکہ ہاؤز کے ورکنگ آورس (Working hours) میں تقسیم کر دیا جائےگا ۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ لینڈ اکویزیشن امنڈ منٹ بل ایک ایسا بل ہے جسکو اس سشن میں منظور کرنا ضروری ہے۔

مسٹر اسپیکر ۔ دوسرے بلس کے تعلق سے ۳ ۔ اپریل تک امنڈ منٹس دئے جاسکتے ہیں ۔

L.A. Bill No. III of 1954 the Hyderabad Legislative Assembly (Members' Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1954.

Mr. Speaker : We shall now take up the fourth item on the Agenda.

श्री वि. के. कोरटकर :—अजेंडा में जिस बिल का जो नंबर १२ रखा गया है, वह गलत है। उसके बजाय नंबर ३ होना चाहिये था।

I beg to move :

" That L.A. Bill No. III of 1954, the Hyderabad Legislative Assembly Members' Salaries and Allowances (Amendment) Bill 1954, be read a first time.

Mr. Speaker : Motion moved.

श्री वि. के. कोरटकर :—यह बिल बिल्कुल अेक सादा बिल है। डेप्यूटी मिनिस्टर्स की नियुक्ति हुअी है, और अुनको तनख्वाह् अध्यादेश (आर्डिनेन्स) के तहत दी जाती थी। अुसको रेग्यूलराअिज (Regularise) करने के लिये अेक्ट के तौर पर मिनिस्टर में डेप्यूटी मिनिस्टर्स भी शामिल है, अितना अिसमें बढाया गया है। जहां तक मुझे मालूम है अिसमें कोअी अमेंडमेंट नहीं आया है।

مسٹر اسپیکر - آپ ذرا اس کا آبجکٹ (Object) تو بتا دیجئے -

श्री वि. के. कोरटकर :—अिसका ऑबजेक्ट मैंने बतलाया कि डेप्यटी मिनिस्टर्स मुकर्रर होने के बाद अुनकी सॅलरीज अॅक्ट के तहत जारी नहीं होती थीं, बल्कि आर्डिनन्स के तहत जारी होती थीं। अब अुसको रेग्युलराअिज करने के लिये यह बिल पेश किया जा रहा है, और बताया गया है कि तनखा के साथ साथ अुनको वह माहवार न मिलेगी जो अुन्हें बतौर मेम्बरके मिलती थी।

*شری بی - ڈی دیشمکھ - مسٹر اسپیکر سر - یہ ایک معمولی سی ترمیم ہے لیکن اس کی اھمیت ضرور ہے - اس نوبت پر زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے میں آنریبل منسٹر انچارج سے یہ کہونگا کہ انہوں نے جو کہا کہ یہ اھم بل نہ ہونیکی وجہ سے شائد کوئی امنڈ منٹ نہیں پیش کی گئی صحیح نہیں ہے- بلکہ بجٹ سشن کی مصروفیت کی وجہ سے امنڈ منٹس نہیں دئے گئے - یہ تصور کرنا کہ اھم بل نہونیکی وجہ سے امنڈ منٹس نہیں دئے گئے صحیح نہیں ہے- میں یہ غلط فہمی دور کرنے کے لئے چند الفاظ کہنا چاھتا تھا-

شری کے - وینکٹ رام راؤ (چنا کنڈور) - ھم کنفیوژن (Confusion) میں تھے - ھمارے تصور میں بھی نہیں تھا کہ یہ بل آنے والا ہے-

Mr. Speaker : The Question is :

" That L.A. Bill No. III of 1954, the Hyderabad Legislative Assembly (Members' Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1954, be read a first time."

The motion was adopted.

Shri V. K. Koratkar : I beg to move :

" That L.A. Bill No. III of 1954, The Hyderabad Legislative Assembly (Members' Salaries and Allownces) (Amendment) Bill, 1954, be read a second time."

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ کیا یہ سکنڈریڈنگ کی نوبت تک پہنچ گیا ہے۔ ایجنڈا بھی غلط چھپ گیا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ غلط فہمی کی گنجائش نہیں ہے۔ نام تو وہی ہے۔ اگر نام کوئی دوسرا ہوتو غلطی کی گنجائش ہو سکتی تھی ۔

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ نام بھی غلط ہے ۔

श्री वि. के. कोरटकर :—जो नाम है वह सही है। सिर्फ नंबर गलत छपा है, और अिसलिये अमेंडमेंट न आने की कोअी वजह नहीं है, अिसके लिये तारीख पहले ही मुकर्रर की गअी थी और अजेंडा तो कल छापा गया है। जाहोर है कि अिसको कोअी अमेंडमेंट नहीं आअी है।

Mr. Speaker : The question is :

"That L.A. Bill No. III of 1954, the Hyderabad Legislative Assembly (Members' Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1954, be read a second time".

The motion was adopted.

Mr. Speaker : The question is :

"That clauses 2 and 3 stand part of the Bill"

The motion was adopted.

Clauses 2 and 3 were added to the Bill.

Mr. Speaker : The question is :

"That the Short title, commencement and preamble stand part of the Bill".

The motion was adopted.

The short title, commencement and preamble were added to the Bill.

Shri V.K. Koratkar : I beg to move :

"That L.A. Bill No. III of 1954, the Hyderabad Legislative Assembly (Member's Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed",

Mr. Speaker : The question is :

"That L.A. Bill No. III of 1954, (the Hyderabad Legislative Assembly) Members' (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

The motion was adopted.

L.A. Bill No. XXXI of 1954, *the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Enquiry) (Amendment) Bill,* 1953.

The Minister for Home Law and Rehabilitation (Shri D.G. B'ndu) *:* Sir, I beg to move :

"That L.A. Bill No. XXXI of 1953, the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Enquiry) (Amendment) Bill, 1953, be read a first time."

Mr. Speaker : Motion moved.

شری دگمبرراؤ بندو۔ مسٹر اسپیکر سر۔ یه ایک مختصر سا امنڈنگ بل ھے۔
اوریجنل ایکٹ نمبر (۲۸) پبلک سرونٹس ٹریبیونل آف انکوائری ایکٹ (Public
Servants Tribunal of Iquiry Act) ۱۷ - جون سنه ۵۰ ع کو نا نذ تھا۔
اس کے سکشن (۱۰) میں یه رکھا گیا تھا۔

Where the Government passes an order on a case on the advice of the Tribunal, it shall not be necessary for the Government to consult the Publice Service Commission for this purpose. This Section shall be deemed to be a regulation for purposes of the proviso to clause 3 of Artical 320 of the Constitution of India.

اس کا مطلب یه تھا که ٹریبیونل کی انکوائری جب ھوجاتی ھے اور کسی آفیسر کے
خلاف ڈسپلینری ایکشن (Disciplinary action) کے سلسله میں
رپورٹ ھوجاتی ھے تو اوس پر گورنمنٹ آرڈرس پاس کرنا چاھے تو ایسے آرڈر پاس کرنے
سے قبل پبلک سرویس کمیشن سے کنسلٹ (Consult) کرنا ضروری نہوگا۔
اس سکشن کے رھنے کی وجه سے پبلک سرویس کمیشن سے کنسلٹ کرنے کی ضرورت نہیں
رھتی تھی۔ اس سلسله میں پبلک سرویس کمیشن نے اصرار کیا که کانسٹی ٹیوشن کے
تحت جو اختیارات ان کو دئے گئے ھیں ان کو محفوظ رھنا چاھیئے اور کسی قانون میں
کوئی ایسا دفعه نه ھونا چاھیئے جس سے اون کے اختیارات متاثر ھوتے ھوں۔ گورنمنٹ
نے بھی ان کے اس خیال کو مان لیا۔ ٹریبیونل جو اپائنٹ (Appoint) ھوتا ھے

اوس کی شکل عدالتی نہیں بلکہ اڈمنسٹریٹیو ہوتی ہے - ڈپارٹمنٹ کی بجائے خود ٹریبونل کسی آفیسر کے متعلق جس پر چارجس (Charges) ہوں شہادت وغیرہ حاصل کرکے یا اوس آفیسر کا اکسپلینیشن حاصل کرکے جو رپورٹ پیش کرتی ہے اوس کے بیسس پر گورنمنٹ تجویز کرتی ہے - ایسی صورت میں یہ سمجھا گیا کہ ٹریبیونل جو رپورٹ دیتا ہے اوس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ڈپارٹمنٹ کے کسی آفیسر نے اس آفیسر کے بارے میں ڈپارٹمنٹل انکوائری (Departmental enquiry) کی ہے اور رپورٹ دی ہے - جب اوس کا یہ اصول اور نوعیت ہے تو گورنمنٹ نے یہ خیال کیا کہ پبلک سرویس کمیشن سے کنسلٹ کرنا نامناسب نہیں ہے - چنانچہ اس سلسلہ میں امنڈنگ بل پیش کیا گیا ہے - اس کے ذریعہ سنہ ۵۰ ع کے قانون کا سکشن (۱۰) اومٹ (Omit) کیا جارہا ہے - سکشن (۱۰) کو رکھنے سے کانسٹی ٹیوشن کے خلاف بھی عمل ہوتا تھا کیونکہ کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکل (۳۲۰) میں پبلک سروس کمیشن کے فنکشن کرنے کے متعلق جہاں بتلایا گیا ہے وہاں سب کلاز (سی) میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ

On all disciplinary matters affecting a person serving under the Government of India or the Government of a State in a civil capacity, including memorials or petitions relating to such matters.

اوس کو اوور رائڈ (Override) کرنے والا جو دفعہ پہلے کے اوریجنل ایکٹ میں تھا اس کو اومٹ کرنے کے لئے یہ امنڈنگ بل پیش کیا گیا ہے - پبلک سرویس کمیشن کی جو رائے اور نیز جولیگل اڈوائز ہم کو ملی ہے اوس کے لحاظ سے ایسا کرنا ضروری ہے - اس لئے میں عرض کروں گا کہ جو امنڈنگ بل پیش کیا گیا ہے وہ ایک معمولی بل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ هاوز کو اسے اتفاق رائے سے قبول کرنا چاهیئے - میں استدعا کروں گا کہ اس کی فرسٹ ریڈنگ منظور کی جائے -

*شری بی ڈی دیشمکھ - فرسٹ ریڈنگ کی نوبت پر جو بل ہے اوس کی تائید کرتے ہوئے میں چند چیزیں هاوز کے سامنے رکھنا چاهتا هوں - حکومت نے تین سال بعد یہ محسوس کیا کہ اس قسم کا لیجسلیشن دستور کے خلاف ہے اور وہ ملازمین سرکار کے حقوق پر اثر انداز ہوتا ہے - یہ جو سختی ختم کی جارهی ہے میں اوس کی تائید کرتے ہوئے اتناهی عرض کروں گا کہ چونکہ سنہ ۵۰ ع سے اب تک اس قانون پر عمل ہو رہاتھا اس لئے بہت ممکن ہے کہ بہت سے ملازمین کے حقوق پر اثر پڑا ہوگا - کیونکہ پبلک سرویس کمیشن کے مشورہ اور اڈوائز کی عدم موجودگی میں ایسا ہونا لازمی تھا - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جب آپ تین سال کے پہلے کے قانون میں ترمیم لا رہے ہیں تو اوس کو رٹراسپکٹیو افکٹ (Retrospective effect) دینا لازمی ہے - میں یہ چیز بھی آنریبل موور کے سامنے رکھنا چاهتا ہوں کہ اس جانب سے امنڈمنٹ کے طور پر یہ چیز پیش ہوئی تھی لیکن وہ نہ ہوسکی اور آج بھی حالات ایسے ہیں کہ وہ سوو نہیں ہوسکتی لیکن آنریبل موور یہ خود هی سونچکر رٹراسپکٹیو افکٹ دینے کے متعلق سکنڈ ریڈنگ کے موقع پر

اسٹنٹ دےسکتے ہیں اس سے ہماری جو غرض ہے وہ پوری ہوجاتی ہے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - اس سے قبل پبلک سرویس کمیشن اور حکومت میں تضاد چل رہا تھا - پبلک سرویس کمیشن کا تصور یہ تھا کہ ان کے اختیارات میں دست اندازی کیجارہی ہے اور ایک طریقہ سے ان کے حقوق سلب کئے جارہے ہیں - اور پبلک سروس کمیشن کا جو درجہ ہے اوس کو کم ترکرنے کی کوشش کیجا رہی ہے- پبلک سروس کمیشن کے اب تک ہمارے سامنے تین رپورٹیں آچکی ہیں- اون تمام رپورٹوں میں ہم یہی چیزیں دیکھ رہے ہیں - اچھا ہوا اون تضادات میں سے ایک تضاد کم کیا جارہا ہے- پہلے سرکاری ملازمین کے ڈسپلنری ایکشن کے سلسلہ میں پبلک سروس کمیشن کو رفر (Refer) کئے بغیر حکومت اپنے طور پر ہی ایکشن لیتی تھی - اس چیز کو اب دور کیا جارہا ہے- میں امید کرتا ہوں کہ اس سے ایسے ملازمین سرکار جن کے حقوق پبلک سروس کمیشن کو رفر نہ کرنے کی وجہ سے متاثر ہورہے تھے اب نہ ہونگے - اس کے ساتھ ساتھ میں اس سلسلہ میں دو سوچنائیں حکومت کو دینا چاہتا ہوں - وہ یہ کہ اب بھی بہت سے کنفلکٹس (Conflicts) حکومت اور پبلک سروس کمیشن کے درمیان ہیں - اور اب بھی کئی ڈپارٹمنٹس کو پبلک سرویس کمیشن کے پرویو (Purview) میں نہیں رکھا گیا - مثال کے طور پر آر - ٹی - ڈی - میں سمجھتا ہوں کہ ایسے جتنے بھی کنفلکٹس ہیں اون کو کم کیا جائے - ان کنفلکٹس میں سے ایک کو کم کرنے کے لئے حکومت نے جو اقدام کیا ہے وہ اچھا اقدام ہے میں امید کرتا ہوں کہ اس کوشش کو اور آگے بڑھایا جائیگا اور پبلک سروس کمیشن کے مقام کو برقرار رکھا جائےگا - اس کے ساتھ ساتھ استقدامی اثر کے سلسلہ میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ استقدامی اثر ضرور دینا چاہئیے - کیونکہ اسکی رپورٹ ملی ہے کہ بعض ملازمین سرکار کے ساتھ بہت سختی ہوئی ہے- اسکو استقدامی اثر دینے کی وجہ سے ڈسپلنری ایکشن کے جتنے کیسس ہیں پبلک سروس کمیشن کو رفر کئے جائیں گے اور نتیجہ یہ ہوگا کہ ملازمین سرکار کے حقوق کے تحفظ کے سلسلہ میں دستور میں جو پراویژن رکھا گیا ہے اوس کی بھی تکمیل ہوجائےگی- دستور کا جو پراویژن اس سلسلہ میں ہے ہمارا دفعہ (۳۱۰) اوسکی خلاف ورزی کررہا تھا یہ ایک تضاد موجود تھا - اسوجہ سے غیر دستوری طور پر جو دفعہ ۱۱ موجود ہے وہ خود بخود کالعدم ہوجاتا ہے اور جب وہ کالعدم ہوجاتا ہے تو یہ سمجھا جائیگا کہ جس تاریخ سے یہ قانون نافذ کیا گیا ہے اسی تاریخ سے وہ بھی کالعدم ہوگا - اس لحاظ سے اسکو دستوری پوزیشن اور استقدامی اثر دینے میں کسی قسم کا پس و پیش نہ ہونا چاہئیے - ہم یہاں جو کچھ بھی قانون بناتے ہیں وہ لوگوں کو حق تلفی سے بچانے اور اون کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے بناتے ہیں اس قسم کا اطمینان لوگوں کو دلانا ضروری ہے - ان چند الفاظ کے ساتھ میں آنریبل ہوم منسٹر سے یہ ونتی کرونگا کہ وہ اس پر غور کرینگے اور اسکو استقدامی اثر دینگے -

شری دگمبرراؤ بندو - جب اس بل پر امنڈمنٹس آئے تو ان میں صرف ایک امنڈ منٹ لیڈر آف دی اپوزیشن کا تھا اور اس میں جب میں نے یہ الفاظ دیکھے تو مجھے تعجب ہوا - الفاظ یہ تھے -

"Shall be deemed to have come into force from 6th March, 1952."

مجھے تعجب یہ ہوا کہ اس کو ٦ - مارچ کیوں کیا گیا ہے اس وجہ سے کہ ٹرایبیونل آف انکوائری تو ١٧ - جون سنہ ١٩٥٠ع کو قائم ہوا - اس کے بعد سے پورے فیگرس تو میرے پاس نہیں ہیں لیکن میں نے جانچ کی کہ اگر اس وقت سے ری ٹراسپکٹیو افکٹ (Retrospective effect) دیاجائے تو ٦ مارچ سے لیکر آج تک ٹرایبیونل کے سامنے ٣٢ کیسس پیش ہوئے جن میں سے ٢٣ ڈس پوز آف (Dispose off) کردئے گئے اور ابھی ٩ کیسس پنڈنگ (Pending) ہیں - ان میں سے اکثر لوگ ایسے ہیں جن پر کرپشن کے چار جس ہیں - ہاؤز میں کرپشن کے تعلق سے بار بار بحث کی جاتی رہی ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے بھی یہ کہا جاتا رہا ہے کہ جس طرح کرپشن کو دور کرنے کے لئے آپ اینگشیس (Anxious) ہیں اسی طرح سے ہم بھی اینگشیس ہیں چنانچہ ٹریبیونل اسی خاص کام کے لئے مقرر کیا گیا تھا - لیکن بہت تھوڑے ایسے کیسس ہیں جن میں ہم کو شہادت مل سکتی ہے کیونکہ ڈی - ایس - پی وغیرہ کے سامنے تو ایک بات کا اقبال کیا جاتا ہے - اور ٹرایبیونل کے سامنے کچھ اور کہا جاتا ہے - شائد یہی وجہ تھی کہ پبلک سرویس کمیشن کو بھی اس میں بیچ میں نہیں رکھا گیا اور انکی رپورٹ کے بغیر ہی تصفیہ کرنے کے لئے کہا گیا - ظاہر ہے کہ کانسٹیٹیوشن میں بھی پبلک سرویس کمیشن کے بارے میں جو اختیار رکھا گیا ہے وہ صرف کنسلٹیشن کا ہے - پبلک سرویس کمیشن سے یہ کنسلٹیشن کیا جاتا ہے کہ ہماری ڈپارٹمنٹل انکوائری میں یہ ثابت ہورہا ہے - اس کے متعلق آپکی کیا رائے ہے بتلائیے لیکن کنسلٹیشن کے بعد بھی قطعی اختیار گورنمنٹ کو حاصل ہے - اس وجہ سے ایسی کوئی بات نہیں کہ کوئی کانسٹیٹیوشنل دقت ہوتی ہے یا فیصلہ جات کالعدم ہو جاتے ہیں بلکہ ہمارے سامنے سوال صرف یہ ہے کہ کنسلٹیشن کیا جائے - ٹرایبیونل یہ کہتا ہے کہ یہ ہماری رپورٹ ہے - یہ ثابت ہوچکا ہے - پبلک سرویس کمیشن بھی ان سے متفق ہوتا ہے - ہم بھی ایگری (Agree) کرتے ہیں تو حکم جاری ہوگا - اگر وہ اس حکم کے خلاف درخواست دیتے ہیں تو پبلک سرویس کمیشن نہ ہونے سے حکومت پر ایک بوجھ پڑتا ہے ہمارے بچاؤ اور ہمارے سکریٹریز کے بچاؤ کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ پبلک سرویس کمیشن سے جو ایک انڈ پنڈنٹ باڈی ہے رائے لی جائے اور اس کے بعد ایک قطعی فیصلہ کیا جائے - اس لئے یہ امنڈمنٹ بل لایا گیا ہے -

آنریبل دوستوں نے اس کو ری ٹراسپکٹیو ایفکٹ دینے کے لئے تجویز پیش کی ہے - لیکن اس میں ایک دقت یہ ہے کہ جن لوگوں کو دو تین سال پہلے ڈسمس (Dismiss)

کیا گیا ہے ان کے بارے میں ٹرابیونل کی یہ رائے تھی کہ وہ کرپٹ (Corrupt) آدمی ھیں۔ حکومت بھی اس کو مانتے ہوئے یہ چاھتی تھی کہ انکو نکالدینا چاھیئے۔ اب اس امنڈمنٹ کو قبول کیا جائے تو اس کا نتیجہ یہ ھوگا کہ ان ۳۲ لوگوں کے کیسس کو پبلک سرویس کمیشن کے سامنے پھر سے پیش کرنا ھوگا۔ اتنا ھی نہیں بلکہ پبلک سرویس کمیشن کی رائے آنے تک وہ لوگ تنخواہ پانے کے بھی مجاز ھوں گے ۔ اس لئیے میں سمجھتا ھوں کہ ری ٹراسپکٹیو ایفکٹ دینے کا اثر گورنمنٹ کے نقطعہ نظر سے ، پبلک موریل (Public morale) کے نقطہ نظر سے بھی برا ھوگا۔ جس آدمی کے بارے میں ٹریبیونل جانتا ہے ، پبلک جانتی ہے اور گورنمنٹ جانتی ہے کہ وہ کرپٹ آدمی ہے تو میں سمجھتا ھوں کہ اس کے کیس کو پھر سے لینے کے بارے میں آنریبل ممبرس اصرار نہ کریں گے ۔ البتہ میں یہ وعدہ کرسکتا ھوں کہ اب جتنے بھی پنڈنگ کیسس (Pending cases) ھیں ان کے بارے میں پبلک سرویس کمیشن سے کنسلٹیشن کئے بغیر حکومت تصفیہ نہ کریگی خواہ ان میں رپورٹ آئی ھو یا نہ آئی ھو۔ بجائے اس کے کہ متعلقہ ڈپارٹمنٹ پر یہ کیسس بھیجے جائیں پبلک سرویس کمیشن کے پاس رائے دینے کے لئیے انکو روانہ کیا جائیگا ۔ اور انکی رائے آنے کے بعد ھی حکومت کوئی قطعی فیصلہ کریگی۔ اس لئیے میں یہ مناسب سمجھتا ھوں کہ ری ٹراسپکٹیو ایفکٹ دینے کے بارے میں اصرار نہ کیا جائے۔

Mr. Speaker: The question is:

"That L.A. Bill No. XXXI of 1953, the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Enquiry) (Amendment) Bill, 1953, be read a first time."

The motion was adopted.

Shri D.G. Bindu: I beg to move:

"That L.A. Bill No. XXXI of 1953, the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Enquiry) (Amendment) Bill, 1953, be read a second time."

Mr. Speaker: The question is :

"That L. A. Bill No. XXXI of 1953, the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Enquiry) (Amendment) Bill, 1953, be read a second time"

The motion was adopted.

Clause 2

Mr. Speaker : The question is :

" That clause 2 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the bill.

Mr. Speaker : The question is :

" That short title, commencement and preamble stand part of the bill."

The motion was adopted.

The short title, Co mencement and Preamble were added t the Bill.

Shri D. G. Bindu : I beg to move :

" That L. A. Bill No. XXXI of 1953, the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Enquiry) (Amendment) Bill, 1953, be read a third time and passed."

Mr. Speaker : The question is :

" That L.A. Bill No. XXXI of 1953, the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Enquiry) (Amendment) Bill, 1953, be read a third time and passed."

The motion was adopted.

Report of the Select Committee on L. A. Bill No XXXI of 1952, the Hyderabad Habitual Offenders (Restriction and Settlement) Bill, 1952.

Mr. Speaker : Shri D. G. Bindu.

شری کے - انت ریڈی - اس سلسله میں ایک اعتراض یه ہے که اکثر ممبروں کو ترجمه نہیں دیا گیا ہے- یه ایک ایسا اہم بل ہے جس پر ڈیڑھ سال تک چرچا ہوتی رہی لیکن اس کا ترجمه نہیں دیا گیا -

Mr. Speaker : It appears the House is not in the mood transact further business today.

شری کے ۔ اننت ریڈی ۔ جو لوگ انگریزی نہیں جانتے انکو ترجمہ دینا چاہئے

مسٹر اسپیکر ۔ اس کمیٹی میں سب پارٹیوں کے ممبرس تھے ۔ اسوقت یہ درخواست نہیں کی گئی کہ ترجمہ دیا جائے ۔ لیکن اب اگر اسکے لئے کہا جائے تو اس کا یہ منشا لیا جا سکتا ہے کہ آج ہاؤز کام کرنا نہیں چاہتا ۔

श्री गोपिडी गंगा रेड्डी :—हमारा यह अेतराज है कि हमसे वादा किया गया था कि हम जो बिल्स असेंबली में पेश करेंगे, अुसका तर्जूमा दिया जायेगा । अब भी कोअी ज्यादा देरी नहीं हुअी है, तर्जूमा अब भी दिया जा सकता है ।

شری کے ۔ ایل ۔ نرسمہا راؤ ۔ گذشتہ اس بل کے ٹرانسلیشن کی نسبت کہا گیا تو یہ جواب دیا گیا تھا کہ کمیٹی سے رپورٹ آنے کے بعد اسکا ٹرانسلیشن بھی دیا جائیگا اس لئے اب اسکے بغیر بحث کرنا ممکن نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر جب سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ ہاؤز میں پیش ہوئی تو اسوقت ایسی کوئی خواہش نہیں کی گئی ۔

شری آر ۔ پی دیشمکھ (گنگا کھیڑ) ۔ اس بل کی بہت اہمیت ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اہمیت کا تصفیہ کرنا اسپیکر کا اختیار ہے۔ اگر ٹرانسلیشن دینے کیلئے درخواست کیجاتی تو اسپیکر اسپرغورکرتے ۔ جب ایسی درخواست کیجاتی ہے تو ترجمہ دیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوکر کافی دن ہوچکے ہیں ۔

श्री गोपिडी गंगा रेड्डी :—स्पीकर सर, अभी कोअी मौका नहीं गया है । अभी हमें तर्जूमा दिया जाय तो हामारा कोअी अेतराज नहीं है । जब पहले दिया जा सकता है तो अब भी तर्जूमा दिया जा सकता है ।

مسٹر اسپیکر ۔ اسکو آئندہ سشن تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں تو یہ ممکن ہے۔ بات یہ ہے کہ اتنے تھوڑے وقت میں (۹ تاریخ تک) اس کا ترجمہ نہیں ہو سکتا ۔ اس سے پہلے بھی ایک دوسرے بل کا ترجمہ کرنے کے لئے کہا گیا ہے اس لئے اس بل کا ترجمہ نہیں ہوسکتا ۔

श्री गोपिडी गंग रेड्डी :—अगर अैसा ही है तो दूसरे सेशन में भी अिसे रखा जा सकता है । लेकिन आज भी जल्दबाजी करना ठीक न होगा ।

مسٹر اسپیکر ۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ آنریبل ممبرس اب کچھ کام کرنا نہیں چاہتے ۔

श्री गोपिडी गंगा रेड्डी :—अब तक तो हमनें काफी काम कर दिया है ।

مسٹر اسپیکر ۔ اس پر امنڈ منٹس بھی پیش کئے گئے لیکن اسوقت بھی کوئی اعتراض نہیں کیا گیا ۔

श्री. नरेंद्र (कारवान) :—अबतक बडे बडे बिल्स अंग्रेजी में आये है और अुससे भी काम बराबर चला है यह बिल भी अंग्रेजी में है, फिर भी हम काम कर सकते हैं।

شری کے۔ ایل ۔ نرسمہا راؤ ۔ رپورٹ پیش ہوئی تو ہم یہ سمجھے کہ جس طرح اس سے پہلے ترجمہ دیا گیا تھا اسی طرح دیا جائیگا ۔ہم کو یہ کیا معلوم تھا کہ سلکٹ کمیٹی کے چیرمن رکوسٹ (Request) کریں تو دیا جائیگا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ امنڈ منٹس میرے پاس آچکے ھیں ۔ اس نوبت پر میں اسکی ضرورت نہیں سمجھتا ۔

شری کے۔ اننت ریڈی ۔ کم سے کم اگریکلچرل ڈٹرس رلیف بل Agricultural) delbtors relief Bill) کا ترجمہ دینے کا آئندہ انتظام کیا جانا چاھئے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ نوعیت کے لحاظ سے عمل ہوگا ۔ کم ازکم ایسا تو نہیں کہا جاسکتا کہ ہر رپورٹ کے ترجمے دئے جانے چاھئیں ۔ جب امنڈمنٹس کے ائیے تاریخ مقرر کیگئی تھی تو اسوقت بھی عذر نہیں کیا گیا جسطرح کہ آج کیا جارھا ہے۔

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—जब बिलकुल आखरी वक्त हमें यह कहा जाता है कि फलां फलां बिल पर फलां फलां तारीख को अमेंडमेंट देने चाहिये और आप अुठकर चले जाते हैं तुरंत तो अुस समय हमें बोलने का मौका ही कहां रहता है।

Shri D.G. Bindu : I beg to move :

"That L. A. Bill No. XXXI of 1952, the Hyderabad Habitual Offenders (Restriction and Settlement) Bill, 1952, as reported by the Select Committee, be read a second time."

شری کے۔ اننت ریڈی ۔ پائنٹ آف آرڈر ۔ جب سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہو تو موشن پیش کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر ڈسکشن ہو سکتا ہے رول ۱۳۴ - ۱۳۷ کی جانب توجہ دلانا چاھتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ خیر اس پر تو ڈسکشن ہوگا امنڈ منٹس آنے کے بعد ان پر غور ہوگا ۔

شری کے ۔ اننت ریڈی ۔ کوئسچن رکھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ صرف موشن موود (Motion moved) کہا جائے گا ۔

میرا آبجکشن یہ ہے کہ ۱۳۴ کے تحت موشن موو کرینگے ۔ اس کے بعد اسپیکر اجازت دینگے ۔ اس کے بعد موشن پر سب رول (۳) کے تحت ڈسکشن ہوگا ۔

Mr. Speaker : Yes motion moved

*شری اناجی راؤ گوانے ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ هیابیچول افینڈرس بل جو هاؤز کے سامنے پیش کیا گیا ہے اسکے مقصد سے هاؤس واقف ہے ۔ اس سے پہلے یہاں قانون جرائم پیشہ نافذ تھا ۔ اسکو منسوخ کردیا گیا ہے ۔ اس کے بعد گورنمنٹ نے یہ محسوس کیا کہ

جرائم پیشہ عادی مجرمین کے لیے کچھ نہ کچھ قانون بنایا جانا چاھئے - اس سلسلے میں سلکٹ کمیٹی سے یہ بل ھمارے سامنے پیش کیا گیا ھے سلکٹ کمیٹی نے اصل بل میں کافی تبدیلیاں کی ھیں

[Mr. Deputy Speaker in the chair]

پہلے دفعہ ۱۱۰ کرمنل پروسیجر کوڈ کے الفاظ کو بنیاد بنا کر بل پیش کیا گیا تھا - لیکن سلکٹ کمیٹی نے ھیابیچول افینڈر ایسے شخص کو کہنے کیلئے تجویز رکھی ھے جو تین بار سزایافتہ ھو - اسکی سزاۓ کی کتنی مدت ھونی چاھئے یہ بتلایا گیا ھے - ساتھ ھی ساتھ دفعہ ۱۱۰ کے تحت کسی شخص سے گڈبیھیویر (Good behaviour) کا مچلکہ یا ضمانت لیا گیا ھو تو اسکی بھی سزاۓ متصور کیا گیا ھے - لیکن ڈفرنس آف اوپینین کو عدالت پر چھوڑدیا گیا ھے - اپوزیشن بنچز کی طرف سے یہ استدلال کیا گیا کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت کم‌ازکم تین دفعہ مچلکہ اور ضمانت کا پابند کیا گیا ھوتو اسکو ھیابیچول آفینڈر کہا جائیگا - اس حدتک اس بل میں تھوڑا سا اختلاف رھا - بل میں جو چینجز (Changes) ھوۓ ھیں ان میں صرف یہ ایک ھی چیز ڈفکٹیو معلوم ھوری ھے - ھم نے اسکو دور کرنے کی کوشش کی لیکن اس جانب کے آنریبل‌ممبرس اور اوس جانب کے آنریبل ممبرس کسی طرح بھی سکشن (۳) پر متفق نہوسکے - سکشن (۳) کے تحت ۱۱۰ کی کارروائی کسی شخص کے خلاف کیجاتی ھے تو اسکو نوٹس اشیو (Issue) کرنے کا اختیار اس سکشن میں دیا گیا ھے - لیکن اس میں الفاظ اسطرح رکھے گئے ھیں کہ دفعہ ۱۱۰ کی کارروائی پیش ھوتی ھے تو مجسٹریٹ کو اختیار دیا گیا ھے کہ وہ گڈ بیھیو برکا نوٹس بھی دے کر اس سے کیوں نہ ضمانت اور مچلکہ لیا جاۓ - ساتھ ھی ساتھ اس بل کے تحت اسکو نوٹس دیا جاتا ھے - اس ڈفینیشن کا منشاء دراصل یہ ھے کہ جب تک کہ وہ شخص جس کے خلاف دفعہ ۱۱۰ کی کارروائی کیجاتی ھے عدالت کے سامنے نہ آۓ اس وقت‌تک سزاۓ نہیں دیجائیگی کم‌ازکم اس ایکٹ کے تحت کوئی کارروائی نہ ھوگی - یہ چیز آگے آتی ھے - لیکن سکشن (۳) کے تحت نوٹس دینے کا حق ھے - وھاں یہ چیز نہیں رکھی گئی ھے - اپوزیشن کی جانب سے سلکٹ کمیٹی میں سختی کے ساتھ اعتراض کیا گیا تھا کہ آپ نوٹس دینگے تو وہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت کافی نہیں ھے - عدالت کے سامنے ایسا مواد آنا چاھئے اور اسکا ریکارڈ آنا چاھئے اس وقت تک نوٹس دینا قانوناً صحیح نہوگا - دفعہ ۱۱۰ کے تحت ھیابیچول افینڈر کی جو تعریف کیگئی ھے اسکے لحاظ سے نوٹس دینے کی ضرورت نہیں ھے - اسلئے دفعہ ۱۱۰ کے تحت پولس یا جو کوئی بھی کارروائی کرےۓ مواد پیش کریگی تو اس وقت دفعہ ۱۱۰ کی کارروائی شروع ھوتی ھے - لیکن دفعہ ۱۱۰ کی کارروائی شروع ھوتے ھی مجسٹریٹ کو یہ اختیار دینگے کہ اس بل کے تحت رسٹرکشن کی کارروائی بھی شروع کرے - میں سمجھتا ھوں کہ یہ لا (Law) کا ڈفکٹ ھوجائیگا - چند آنریبل ممبرس نے اس سلسلے میں امنڈمنٹس دۓ ھیں - مجسٹریٹ کو اس کا اختیار ھونا چاھئے کہ جب اسکے سامنے ۱۱۰ کی کارروائی شروع ھوتو پولس کی جانب سے اس شخص پر ھابیچول آفینڈر کی تعریف جس لحاظ سے صادق آتی ھے اسکو بھی دیکھیں -

اس وقت نوٹس کا اختیار ہوسکتا ہے - کم از کم دو مرتبہ سزا یافتہ ہو اور تیسری مرتبہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت گڈبیھیویر کی ضمانت اور مچلکے کا پابند کیا گیا ہو - وہ ھیابیچول افینڈر کی تعریف میں آسکتا ہے - اس طرح مجھے عرض کرنا ہے کہ صرف دفعہ ۱۱۰ کے تحت جو کارروائی کلاز ۳ کے تحت کرنے کا اختیار رکھا گیا ہے اس میں ڈیفکٹ ہے - اوس جانب کے آنریبل ممبرس نے سلکٹ کمیٹی میں ہمارے خیالات کو سامنے رکھتے ہوئے بل میں جو اصلاحیں کی ہیں اسکے لیئے میں انہیں مبارکباد دونگا - لیکن ایک چیز رہگئی تھی جس کا ذکر اس موقع پر کرنا میں نے مناسب سمجھا - میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبرس اس پر غور کرینگے -

* شری ایل - این - ریڈی (وردھنا پیٹھ) - اسپیکر سر - ھیابیچول آفنڈرس بل سلکٹ کمیٹی سے ہمارے سامنے پیش ہوا ہے - اس بل کے جو ابتدائی شکل تھی اس میں کافی تبدیلی آچکی ہے - پہلے کے بل میں ھابیچول افینڈرس کی ڈفنیشن کہیں نہیں دی گئی تھی بلکہ ضابطہ فوجداری کے دفعہ میں جو تعریف عادی مجرمین کی کی گئی تھی اسی کو برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی تھی - لیکن اس رپورٹ سے یہ صاف ظاہر ہے کہ ھیابیچول افینڈر قانون کن سے متعلق ہوگا - اور اس کی جداگانہ صورت ہوگی - اوس قانون میں ھیابیچول آفنڈر کی تعریف ہے اس قانون کیلئے الگ اس قانون کے مقصد کے لئے ھیابیچول آفنڈر وہی ہوگا جو تین دفعہ سزا یافتہ ہو - اور اس کی سزا، ۱۲ مہینے کی ہو اور اندرون ۵ سال ہو - اس قسم کی تعریف یہاں دی گئی ہے - جس کی وجہ سے اس بل کی نوعیت میں فرق آگیا ہے - دفعہ ۱۱۰ - ۳ - ۴ - ۵ - ۷ - ایسے دفعات ہیں جن میں معمولی طور پر ۱۱۰ کے تحت کارروائی ہوسکتی ہے - ان پر آرڈر آف رسٹرکشن پاس کیوں نہ کیا جائے یہ نوٹس دی جاتی ہے - خواہ وہ ھیابیچول آفینڈر ہو یا نہو - دفعہ ۳ کے تحت ہر شخص کو نوٹس دینے کا اختیار ہے - یہ غیر صحیح ہے - دوسرے دفعہ میں آپ یہ قبول کرتے ہیں کہ جو حقیقت میں ھیبیچول افنڈر ہو اسی صورت میں آپ سزا جزا کا تصفیہ کریں گے -

مگر آپ بلا لحاظ اس کے کہ کوئی شخص ھبا بیچول افنڈر (Habitual Offender) ہے یا نہیں نوٹس دے دیں تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اس کے کیسے مجاز ہوسکتے ہیں - اگر ایسا کیا جائے تو اس قانون کے مقصد کے لحاظ سے ٹھیک نہیں ہوگا - نوٹس اجرا کرتے وقت مجسٹریٹ کو اس بات کا اطمینان کرلینا ضروری ہے کہ جس کے نام نوٹس جاری کی جا رہی ہے آیا وہ ھیبیچول افینڈر ہے یا نہیں - اگر ہے تو اس کے نام نوٹس دی جاسکتی ہے ورنہ نہیں - ایسا نہ کرکے دفعہ (۱۱۰) کے تحت جہاں کارروائی شروع ہوسکتی ہے معمولی طور پر آپ نوٹس دے سکتے ہیں کہ آرڈر آف دی رسٹرکشن کیوں نہ جاری کیا جائے - یہ نوٹس دے سکتے ہیں - میں کہوں گا کہ اس کے خلاف جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے - دیکھنا چاہئے کہ ہمارے متصلہ صوبجات میں کیا حال ہے - مدراس - میسور - بھوپال اور پنجاب کو لیجئے وہاں کیا طریقہ ہے - وہاں سیدھا سادھا طریقہ ہے - جس کو ھیبیچول افینڈر قرار دیا جاتا ہے اس کو کورٹ (Court)

میں پیش کیا جاتا ہے - کورٹ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ نوٹس اجرا کرے اور اوس کو طلب کرکے اوس کے عذرات کی سماعت کرے - اس کے بعد اگر وہ ہیبیچول افینڈر قرار دئے جانے کے لایق ہے تو کورٹ اس کی کارروائی کرتی ہے- یہ سمپل پروسیجر (Simple proa-dure) وهاں اختیار کیا جاتا ہے- پہلے جو بل پیش کیا گیا تھا اوس کو پارٹ ''اے،، کردیا گیا ہے اور اس میں دوسرے صوبوں کے پروسیجر کو اڈاپٹ (Adcp) کر کے پارٹ ''بی،، میں لیا گیا ہے- میں سمجھتا ہوں کہ جو پیچیدگیاں اس میں پہلے تھیں اون کو رد کرکے اوسٹ (Omit) کرکے دوسرے متصلہ صوبجات کی کاپی کی جاتی اور اون اصولوں کو یہاں اڈاپٹ کیا جاتا تو پیچیدگیاں دور ہو جاتیں- مگر یہاں دفعہ ۱۱۰ کی مزید ضرورت سمجھی گئی ہے میرےخیال میں وہ ٹھیک طور پر یہاں نہیں بیٹھ سکتی - اور غیر ضروری ہے - میں آنریبل منسٹر انچارج سے درخواست کروں گا کہ وہ دفعات ۳ - ۴ اور ۷ کے تعلق سے مکرر غور کریں -

دفعہ ۱۱۰ کی کارروائی کے لئے پولیس یہ کہے کہ آرڈر آف دی رسٹرکشن جاری کیا جائے تو اس پر عدالت کارروائی کریگی - لیکن میں کہوں گا کہ کوئی شخص ہیبیچول افینڈر ہے تو اس پر آرڈر آف دی رسٹرکشن جاری ہوسکتا ہے - کسی شخص پر ایسے آرڈر کے جاری ہونے کے لئے اس کا ہیبیچول افینڈر ہونا ضروری ہے - اس لئے میں کہوں گا کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت کارروائی کی ضرورت نہیں ہے اس کی وجہ سے کنفیوژن (Confusion) پیدا ہونے کا امکان ہے - اس لئے ان دفعات کو حذف کرنا ضروری ہے -

نوٹس آف دی آرڈر آف دی رسٹرکشن ہرایک کے خلاف جاری نہیں کی جاسکتی بلکہ صرف ہیبیچول افینڈر کے خلاف جاری کی جاسکتی ہے - جب ایسی نوٹس کسی کے نام پر جاری کی جائے تو اس کو کورٹ میں جاکر ثابت کرنا پڑتا ہے کہ وہ ہیبیچول افینڈر نہیں ہے - میں کہوں گا کہ بلا وجہ ان دشواریوں میں کسی کو مبتلا کرنا مناسب نہیں ہے - اس لئے دفعہ ۳ میں ترمیم کرنا ضروری ہے -

ہیبیچول افینڈر کی تعریف مختلف مقامات پر مختلف انداز میں کی گئی ہے - صوبہ پنجاب میں ہیبیچول افینڈر وہ شخص ہےجو دو سے زائد مرتبہ جرم کا ارتکاب کرچکا ہو اور سزا یاب ہو - دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری کو اون لوگوں نے شامل نہیں کیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کوئی ایسے حالات نہیں ہیں جیسے کہ وہاں سنہ ۱۹۴۷ع میں گڑبڑ ہوئی تھی - اس کے باوجود دفعہ ۱۱۰ کو وہاں شامل نہ کرتے ہوئے انہوں نے ہیبیچول افینڈر کی تعریف کی ہے - ہیبیچول افینڈر قرار دینے کے لئے تین مرتبہ کا سزایاب ہونا ضروری ہے یا تین مرتبہ جرائم کا ارتکاب کرنا ضروری ہے - واضعات قانون کا منشا رکیا ہے اس پر غور کرنا ضروری ہے - میں عرض کروں گا کہ میں نے جو ترمیمات سجسٹ (Suggest) کئے ہیں ان پر غور کرکے ان کو منظور کیا جائے

شری کے- اننت ریڈی - مسٹر اسپیکر سر سلکٹ کمیٹی کی جو رپورٹ هاؤز کے سامنے بحث کے لئے آئی ہے اس سلسلہ میں مجھے ایوان کی توجہ فرسٹ ریڈنگ کے اوس ڈسکشن

(Discussion) کی جانب دلاناھے جبکہ چند اعتراضات اس بل کے سلسلہ میں اٹھائےگئے تھے - چند اعتراضات‌دستوری تھےکہ یہ رسٹرکشن دستور کے تحت کسی پر عائدکیا جاسکتاھے یا نہیں - اور ھیبی چوول افینڈرکے متعلق یہ اعتراض کیاگیا تھاکہ اس کی کیا تعریف ھونی چاھئے اس قانون میں نہیں ھے - جس کی وجہ سے پیچیدگیاں پیدا ھونے کا امکان ھے - ان مسائل پر سلکٹ کمیٹی میں غورکیاگیا اور آخرکار سلکٹ کمیٹی نے ھیبی چوول افینڈر کی تعریف کو اس بل میں شامل کر دیا - اور یجنل بل (Original Bill) کے تعلق سے جو بحث کی گئی ھے اس کے متعلق میں کہونگا کہ پہلے بل کی جو شکل تھی اوس کی بنیاد دفعہ ۱۱۰ تھی اوس کا مقصد یہ تھاکہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت اگرکوئی ھیبی چوول افینڈر یا عادی مجرم ھے تو اوس شخص کے خلاف تحت دفعہ ۱۱۰ کارروائی کی جاسکتی‌ھے - اس طرح پرانے بل کی بنیاد دفعہ ۱۱۰ تھی - ظاھر ھیکہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو ھر اوس شخص کے خلاف جس کو پولس مشتبہ تصورکرے اس کے تحت کارروائی کی جاسکتی ھے - لیکن سلکٹ کمیٹی نے ھیبی چوول افینڈر کی ڈیفینیٹ (Definite) تعریف کردی - کہ پانچ سال میں مسلسل تین مرتبہ سزا پائے تو وہ ھیبی چوول افینڈر قرار دیا جائیگا - اس کے بعد پرانے بل کا نقشہ بدل جاتاھے - ھیبی چوول افینڈر کی‌تعریف کو انکلوڈ (Include) کرنے کے بعد اور یجنل بل کا شیپ (Shape بدل جاتاھے - اس کے دو جزوکردئے گئے ھیں - پہلا جزو ایسی کارروائیوں سے متعلق ھے جو دفعہ ۱۱۰ کے تعلق سے شروع کی جائیں - اور دوسرے جزو میں ھیبی چوول افنڈرکو نوٹیفائی (Notify) کیا جائیگا اور ان کے نقل و حرکت پر پابندی وغیرہ عایدکی جائیگی - مجھے صرف اس کے متعلق یہ عرض کرناھےکہ دوسرے پر اونسس (Provinces) میں مثلا میسور - پیپسو بمبئی وغیرہ میں اسکے لئے ایک علحدہ اسکیم رکھی گئی‌ھے اور دوسرے ریاستوں مثلا بمبئی وغیرہ میں علحدہ اسکیم ھے لیکن ھم‌نے دونوں کے ملاپ کو سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ میں رکھنے کی کوشش کی‌ھے - پہلے تو یہ غور طلب معلوم ھوتاھےکہ جب ھم ھیبی چوول افینڈر کی تعریف ڈیفینٹ طور پرکرچکے ھیں‌کہ کون ھیبی چوول افینڈر ھے تو پھر دفعہ ۱۱۰ کی کارروائی کو درمیان میں لانے کی ضرورت ھی کیاھے ؟ سلکٹ کمیٹی میں ھم نے بحث اٹھائی تھی - جو ھیبی چوول افینڈر قرار پائے اس کو سٹلمنٹ میں بھیجدینا چاھئے اس مقصد سے اختلاف نہیں کیا گیا لیکن دفعہ ۱۱۰ کی کارروائی کو درمیان میں لایا جا رھاھے اس کے تحت نوٹس دینے کا جو سوال پیدا ھوتاھے اوس سے پیچیدگیاں پیدا ھونے کا امکان ھےکیونکہ دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری کے تحت نیک چلنی کے مچلکے کی کارروائی کیجاتی ھے - اور اس کے ساتھ ساتھ یہ اختیار بھی مجسٹریٹ کو دیا جاتاھےکہ اوس شخص کو یہ بھی نوٹس دےکہ کیوں نہ اوس کے موومنٹ (Movement) پر رسٹرکشن (Restriction) عائدکیا جائے - میں آگے چلکر یہ کہونگا کہ دفعہ ۷ کے تحت اوس کے موومنٹ پر اوس وقت تک رسٹرکشن عائد نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ

یہ ثابت نہ ہو جائے کہ وہ ہیبی چوول افینڈر ہے - اور (۱۱۰) کے تحت جس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے اور نوٹس بھی دیتے ہیں اوس کے متعلق ہم آگے چل کر کہتے ہیں کہ اگر وہ ہیبی چوول آفنڈر ثابت ہو تو اس کے خلاف رسٹرکشن کے آرڈرس دئے جائیں گے - یہ امبیگوئٹی (Ambiguity) اس قانون میں ہے - دفعہ (۱۱۰) کے تحت جس کے خلاف کارروائی جاری ہو اوس کو نوٹس دیجائیگی لیکن (۷) کے تحت ہم کہتے ہیں کہ اوس وقت اوسکو سزا نہیں دیجاسکے گی جب تک کہ وہ عادی مجرم ثابت نہ ہو جائے - اس امبیگوئٹی کو دور کرنے کے لئے دفعہ (۳) کو پراپرلی امنڈ (Properly amend) کرنا ضروری ہے - دوسری چیز یہ ہیکہ اس بل کی جو اسکیم تھی کہ ہیبیچول آفنڈر کو رسٹرکشن میں رکھا جائیگا اور سٹلمنٹ میں ڈالا جائے وہ مقصد پارٹ (۲) کے لحاظ سے پورا ہوسکتا ہے - جیسا کہ دوسرے اسٹیٹ میں یہ اسکیم ہے - اس لئے سلکٹ کمیٹی کی جو رپورٹ ہے اوس کے تحت پارٹ (۲) سے ہمارا مقصد بھی پورا ہوسکتا ہے - پولیس کے پاس اس کاریکارڈ رہیگا کہ کتنی دفعہ وہ شخص سزایاب ہے - اگر یہ معلوم ہو کہ وہ تین مرتبہ سزا پاچکا ہے تو اوس کو نوٹس دیجائیگی اور اوس کو ہیبیچول آفنڈر قرار دیا جائیگا - اوس کے بعد اوس پر رسٹرکشن عائد کرنے کی کارروائی کی جائیگی اسلئے دفعہ (۱۱۰) کے تحت اوس کے متعلق کارروائی کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے - ہیبیچول آفنڈر کی جو تعریف کی گئی اور اوس کے اکسپلینیشن (Explanation) میں دفعہ ۱۱۰ کے تحت ایک مرتبہ باؤنڈ اوور ہو جائے تو یہ سمجھ کر اور سبسٹینٹیو ٹرم آف امپرزنمنٹ (Substantive term of imprisonment) کا یہ مفہوم سمجھکر کہ اگر وہ اس طرح بانڈ (Bound) ہو جائے تو اوسکو عادی مجرم خیال کر کے (۱۱۰) کے تحت کارروائی کرنا بہت بڑی غلطی ہوگی - ہم یہاں قانون ساز جماعت کی حیثیت سے بیٹھے ہوئے ہیں - ہمارے سامنے کوئی ڈیفینٹ نقشہ ہونا چاہئے - ہماری تعریف کا مقصد کیا ہے - کیا ایسا شخص جو دفعہ (۱۱۰) کے تحت ایک مرتبہ باونڈ اوور (Bound over) ہوگیا ہو اوس کو عادی مجرم قرار دیا جائے یا تین دفعہ باونڈ اوور ہونا ضروری ہے - عدالتیں اوس کی کیا تعبیر نکالیں گی وہ الگ چیز ہے - لیکن قانون ساز جماعت کی حیثیت میں ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور بل کے پراویژنس پر غور کر رہے ہیں تو ہمارے سامنے اس کا صاف نقشہ ہونا چاہئے - تاکہ ہم ہاوز کو کنونس کرسکیں - ایک دفعہ باؤنڈ اوور ہونے کے بعد وہ سبسٹینٹیو ٹرم آف امپرزنمنٹ ہوگا یا تین دفعہ باؤنڈ اوور ہونے کے بعد - جیسا کہ دوسرے پنشمنٹ (Punishment) کی صورت میں عادی مجرم قرار دینے کے لئے تین دفعہ باونڈ اوور کرنا ضروری ہے - اگر ہم اس انٹرپریٹیشن کے ساتھ (۱۱۰) کی کاروائیوں کو دیکھیں تو ہم کو شبہات پیدا ہوتے ہیں - ہیبیچول آفنڈر کے خلاف کارروائی کرنے کے مواقع پارٹ (۲) میں مہیا کئے گئے ہیں ہم نے یہ رکھا ہے کہ جو شخص ہیبیچول آفنڈر ہوگا اوس کو نوٹیفائی (Notify) کیا جائیگا اور اس کے خلاف پورے پراویژنس

اپلائی کئے جائیں گے - لیکن یہاں دفعہ ۱۱۰ کے تحت بھی ہم کارروائی کرنا چاہتے ہیں یہ دونوں چیزیں وقت واحد میں نہیں ہوسکتیں دو طرح کی کارروائی یہاں کی جارہی ہے ایک تو یہ کہ اس پروسیجر سے اوس کو گزرنا پڑیگا اور دوسری صورت میں اگر کوئی ہیبچول آفنڈر ہو تو اوس کو نوٹیفائی کیا جائیگا اور سٹلمنٹ میں ڈالا جائیگا - یہ جو دو طرح کا فرق پیدا کیا جارہا ہے وہ ہاؤز کے غور کا محتاج ہے - جیسا کہ میں نے کہا دوسری ریاستوں میں جو تھیم (Theme) ہے اوس کا مقابلہ اگر یہاں سے کیا جائے تو ہم اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہم کو جو تھیم لیکر آگے بڑھنا چاہئے وہ پارٹ (۲) کو لیکر آگے بڑھ سکتے ہیں - اس لئے میں حکومت سے ریکوسٹ (Request) کرونگا کہ اب بھی آپ اس کو واپس لے لیں- اور دوسری جگہ پر جو تھیم اختیار کیا گیا ہے وہ یہاں بھی رکھا جائے تو ایک حد تک پیچیدگیاں رفع ہو جائینگی -

شری کے - وینکٹ رام راؤ- ہیبیچول افینڈرس بل جس روپ میں ہمارے سامنے پیش ہے اوس کو دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سلکٹ کمیٹی میں جانے کے بعد خود آنریبل ممبرس آف دی سلکٹ کمیٹی نے بھی محسوس کیا تھا کہ اس کا ٹائٹل (T:tle) تک بھی بدلنے کی ضرورت ہے - ہم جب سلکٹ کمیٹی کی اس رائے کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ٹائٹل کو بدلنے کی ضرورت ہے - اس طرح اس بل کی بسم اللہ ہی غلط ہے - اوریجنل ایکٹ کے دفعہ (۱۱۰) کے تحت جو کارروائیاں ہوتی ہیں اوس پر اس کی بنیاد ہے - اس وقت ہیبیچول افینڈر کی ڈیفنیشن کی گئی ہے لیکن پہلے کے بل کو ہم دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اوس میں ہیبیچول افینڈر کی تعریف ہی غائب تھی - سلکٹ کمیٹی میں جانے کے بعد اوس تعریف کو شامل کیا گیا ہے - لیکن اس کے با وجود بھی یہ قانون اپنے نقائص لیکر یہاں آیا ہے- یہ تو میں نہیں کہتا کہ اس بل میں جو انہرنٹ ڈیفکٹس (Inherent defects) تھے وہ جیسے کے ویسے رکھے گئے ہیں لیکن ایک حد تک اوس کو جیسے کا ویسا رکھنے کی کوشش کی گئی ہے - دفعہ ۱۱۰ کی بنیاد پر پورے بل کو ڈھالنے کی کوشش کی گئی ہے- ہیبیچول افینڈر کی تعریف کرنے کے بعد وہ بنیاد ہٹ گئی تھی اور اوس کے پاوں کے نیچے سے زمین نکل گئی تھی لیکن اوس گراونڈ پر جو سلپ ہو گئی تھی اس قانون کو اوس پر زبردستی کھڑا کرنے کی کوشش کی گئی ہے- ہم اس بل کو- سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ - اور اوس کے نوٹ آف ڈسسنٹ اور نوٹ آف اسنٹ کو دیکھتے ہیں تو یہی نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوتے ہیں - اس سلسلہ میں مجھے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے -ہمارا روز مرہ کا تجربہ یہ ہے کہ ہر شخص کو جس کے خلاف پولیس کارروائی کرنا چاہتی ہے (۱۰۱) کے تحت گرفتار کرتی ہے اور (۱۰۱) کے تحت گرفتار کرنے کے بعد (۱۱۰) کے تحت اوس کے خلاف چالان پیش کیا جاتا ہے-(۱۰۱) کے متعلق پولیس کا محکمہ یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ پرنٹیو ڈٹنشن (Preventive Detention Act) ایکٹ کے متبادل اختیارات اس کے تحت اوس کو حاصل ہیں -اور یہ اختیارات اوس سب انسپکٹر کو بھی حاصل ہیں جو پولیس اسٹیشن میں بیٹھا رہتا ہے- میں کئی ایسے

مثالیں دے سکتا ہوں - لیکن اون کو یہاں پیش کرکے وقت لینے کی ضرورت نہیں ہے کہ کس طرح (۱۰۱) کا بیجا استعمال کیا جاتا ہے - اور اب ۱۰۱ کے بیجا استعمال سے بچنے کے لئے ۱۱۰ کے تحت اختیارات لئے جا رہے ہیں -(۱۱۰) کے الفاظ جس قدر مبہم ہیں میں اون کو ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں - میں اس کے دوسرے ضمن کی طرف دھیان آکرشت (आकर्षित) کروانا نہیں چاہتا بلکہ صرف ای - اور ایف کو ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں - پوری اپوزیشن کی جانب سے یہ کنٹنشن (Con'ention) ہے کہ ۱۱۰ کی بنیاد پر جو کہ پھسل گئی ہے اورجو اب وجود میں نہیں ہے پورا بل کھڑا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے - اور جس ڈھنگ سے اس کو کھڑا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ بلکل بے معنی ہونے کے علاوہ بہت سختی کا بھی امکان ہے - میں دفعہ ۱۱۰ ضمن ای اور ایف کو ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں - ای یہ ہے -

" habitually commits or attempts to commit or abets to the commission of offences involving breach of peace or is so desperate and dangerous as to render his being at large without security hazardous to the community ".

یہ ای کے الفاظ ایسے ہیں کہ عادتاً کوئی نقض امن کا مرتکب ہوتا ہے یا اوس کی کوشش کرتا ہے - یا ٹیننسی ایکٹ کے سلسلہ میں اگر کوئی زمیندار کسی ٹیننٹ کو بیدخل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ٹیننٹ اپنے حقوق کے لئے ڈٹ کر کھڑا ہوجاتا ہے تو وہ بھی نقض امن کا مرتکب ہوسکتا ہے- اوس کا مقدمہ عدالت میں ریفر کیا جا سکتا ہے- یہ کہا جا سکتا ہے کہ قولدار اور زمیندار کے تعلقات کے سلسلہ میں نقض امن کی کارروائی نہیں کی جائے گی - ایسے احکامات جاری کئے گئے ہیں - میں کہوں گا کہ اگرچیکہ جو احکامات جاری کئے گئے ہیں وہ اچھے خیال سے جاری کئے گئے ہیں لیکن اون کا امپلیمینٹیشن (Implementation) غلط ہوتا ہے - زمیندار اور ٹیننٹ کے تعلقات کے سلسلہ میں باوجود اس کے کہ ٹیننسی ایکٹ میں دفعہ (۹۹) کے الفاظ ہیں لیکن اس کے باوجود بھی اگر ٹیننٹ اپنے حقوق کے لئے ڈٹ کر کھڑا ہوجائے تو نقض امن کی تعریف میں لے لیا جاتا ہے اور زمیندار پولیس کو تائید میں لیکر ٹیننٹ کے خلاف ۱۱۰ کے تحت کارروائی کرتا ہے اور چالان کیا جاتا ہے- اگر اس قسم کی کارروائی بد قسمتی سے مسلسل تین دفعہ ہوتو وہ ٹیننٹ هیبیچول افینڈر کی تعریف میں آجاتا ہے- اس هیبیچول افنڈر کی تعریف کرنے والے کون ہوتے ہیں - عدالتیں ہوتی ہیں - سکشن کے انسدادی دفعات کے تحت جو جوکارروائیاں ہوتی ہیں اوس سلسلہ میں ہمارا روزمرہ کا تجربہ یہ ہے کہ پولیس کی رپورٹ کی بنا پر عدالتیں انسدادی کارروائی کرتی ہیں - اولا اوس کو پابند کرتی ہیں - اس کے بعد وہ بیچارا مرافعہ در مرافعہ کرتا رہتا ہے- هیبیچول آفنڈر کی تعریف کرتے وقت ایک اکسپلینیشن ایسا داخل کیا گیا اور کہا گیا ہے کہ ہم قانون ایسا بنا رہے ہیں اوس کو صرف نیک چلنی کا پابند کیا جائے گا - جو چیز کہ اوریجنل ایکٹ ضابطہ فوجداری میں نہیں اوس کو هیبیچول آفنڈر بل میں لا رہے ہیں - ضابطہ فوجداری کے تحت جو سزا نہیں اور جو چیز کہ جرم کی حد تک نہیں پہنچتی اوس کو هیبیچول افنڈر بل میں

جرم کی حد تک پہنچایا جا رہا ہے - اوس کو ایک دوسری شکل میں یہاں لایا جارہا ہے ان حالات میں اوس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے کہ دفعہ ۱۱۰ کا کسطرح بیجا استعمال کرنے سے روکا جاسکتا ہے - جنگاؤں تعلقہ کا واقعہ ہے کہ وہاں ایک شخص ایک اسکول تعمیر کرتا ہے اور ایک مندر کی مرمت کرتا ہے لیکن دوسری پارٹی اوس کے خلاف ہے اسلئے پولیس وہاں پہنچ جاتی ہے اور ۱۱۰ کے تحت اوس کے خلاف کارروائی کرتی ہے - محض اس وجہ سے کہ دوسرے اشخاص نہیں چاہتے تھے کہ وہ شخص اسکول اور مندر کی تعمیر کرے اس لئے پولیس اوس کو پکڑ کر منصف مجسٹریٹ کے پاس لے جاتی ہے- یہ کس قدر فضول اور بے معنی چیز ہے کہ کوئی شخص اگر اسکول تعمیر کرتا ہے تو اوس کو بدمعاش کہہ کر پولیس پکڑ لیتی ہے -

پولیٹیکل ورکرس اور بہت سے دوسرے لوگوں کو ۱۱۰ کے تحت انوالو (Involve) کیا جاتا ہے .. انکو انوالو کیا جاتا ہے تو ہم شکایت کرتے ہیں - ہم شکایت کرتے کرتے تھک گئے ہیں اور حکومت اسکو سنتے سنتے تھک گئی ہے -لیکن ہم ایسا محسوس کررہے ہیں کہ تھکنے کے بعد بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا ضابطہ فوجداری کا دفعہ ۱۱۷ بھی میں ایوان کے ملاحظ میں لانا چاہتا ہوں اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی جنرل ریپٹیشن ہو تو وہ ہیبیچویل افنڈر ہوتا ہے - لیکن پھر بھی قانون شہادت کے جتنے بھی ازسمپشنس پریزمپشنس ہیں وہ سب ہوا میں اڑ گئے ہیں اس دفعہ ۱۱۷ کے لحاظ سے - ان چیزوں پر ہم ہیبیچویل افنڈرس بل کی بنیاد رکھ رہے ہیں اور پھر یہ تصور بھی ہمارا ہے کہ انکی زندگی کو سدھارا جائے - انکو ایک اچھا شہری بنایا جائے تو یہ ایک قسم کا قانونی تضاد ہے - سوشل تضاد ہے اور مارل (Moral) تضاد ہے - ان تمام تضادات کو رکھتے ہوئے اس بل کو لیکر آگے نہیں بڑھا جاسکتا -

میں دفعات پر تبصرہ کرکے ایوان کا زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا - میں صرف یہ کہنا چاہتا ہونکہ حکومت ہند کی جانب سے جوڈیشل ریفارمس (Judicial reforms) پر غور کیا جارہا ہے اور انکی کچھ سفارشات بھی آچکی ہیں - حکومت ہند خود بھی یہ محسوس کررہی ہے کہ اوس ضابطہ فوجداری کی بنیاد کو بدلا جائے جسکو انگریز سامراج نے اپنی گرفت مضبوط کرنے اور اپنی خاص اغراض کو پورا کرنے کیلئے پولس کو زیادہ اختیارات دئے تھے - نہ صرف اختیارات دئے تھے بلکہ انکو پورا کرنے کیلئے مختلف وسائل بھی فراہم کئے تھے - اسکو بدلنے کی تجویز حکومت ہند کے زیرغور ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ آئندہ ہونے والے پارلیمنٹری سشن میں تصفیہ کریگی اسکے بعد ہم اپنے بل کو بھی ان ہی بنیادوں پر تدوین کرسکتے ہیں - ان حالات میں عجلت کرکے اس بل کی دفعہ ۱۱۰ کو بنیاد بنانا نہیں چاہئے اور ہمیں اسکی اتنی عجلت بھی نہیں پاتے جیسی کہ ٹیننسی ایکٹ کی تھی - اگر وہ نہ ہوتو دنیا ڈوب جانے والی ہے - اگر اسکو فوراً پاس نہ کیا جائے تو اسمبلی یا اسمبلی کے باہر کوئی دھوم مچنے والی نہیں ہے یا کوئی ڈس آرڈر ہونے والا نہیں ہے - اس وجہ سے ایسے وسیع اور ویگ (Vague) اختیارات نہ دئے جائیں تو بہتر ہوگا -

اس بناء پر میں ایوان سے ادباً استدعا کرونگا کہ دفعہ ۳ میں ترمیم کرنا ضروری ہے اور اسکے ساتھ ساتھ هیبیچویل افنڈر کی تعریف میں جو اکسپلینیشن دیا گیا ہے اسکو حذف کیا جائے ۔ لیکن اوسکو حذف کرنے سے بھی کوئی خاص تبدیلی ہونے والی نہیں ہے کیونکہ ان تین چار دفعات کے باوجود بھی اسکا وہی اثر ہوگا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پہاڑ کھود کر چوہا پکڑنے کی کوشش کیگئی ہے اسلئے اس میں مناسب ترمیم کرنا ضروری ہے ۔ اسقدر کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు (ఇల్లెందుగ జనరల్):

స్పీకర్, సర్,

మన భారత రాజ్యాంగ చట్టం నిర్మింపబడ్డ తరువాత ఏదైతే నేరస్థుల జాతుల చట్టం రద్దు అయిందో దాని స్థానాన్ని పూరించడం కొరకు ఈ బిల్లు తీసుకు రాబడిందని చెప్పుకోవడం జరుగుతోంది. "మేము దీనిని చెడ్డ ఉద్దేశంతో తీసుకురాలేదు. మన సమాజంలో ప్రతి నిత్యం కావాలని దుశ్చర్యలను చేస్తున్న ప్రజానీకాన్ని అదుపులో వుంచి, దేశాన్ని, సమాజాన్ని ఉద్ధరించడం కొరకు దీనిని తీసుకు వచ్చాము" అని చెప్పడం జరుగుతోంది. ఒక విషయం మనం చూడాల్సి వుంది. ఇక్కడ వ్యవహారం మనముందు ఏ స్వరూపంలో వచ్చింది? అది ఆచరణలో ఏ విధంగా జరుగుతోంది? అనేది మనం స్పష్టంగా చూచినట్లయితే, మనం యివ్వాళ్ళ తెచ్చినబిల్లు రేపు ఏ విధంగా ప్రతిబింబించబోతుందో స్పష్టంగా తెలుసుకో గలుగుతాము. **Cr.P.C.** యొక్క ౧౧౦ సెక్షన్ ఏదైతే వున్నదో దాని ద్వారా పెద్ద ఎత్తున యితరులను బాధ పెట్టే అవకాశాలు లేనందున ఈ బిల్లును తెచ్చినట్లు స్పష్టమవుతోంది. ౧౧౦ సెక్షను సాధారణంగా గౌరవనీయులైనటువంటి వ్యక్తులమీద కూడా ప్రయోగింప బడుతోందనేది మనం స్పష్టంగా తెలుసుకోవలసిన విషయం. ఇది మన హోం మినిస్టరుగారికి కూడా తెలుసుననుకుంటాను. ౧౧౦ సెక్షన్ క్రింద ఎవరెవరిమీద కేసులు పెట్టబడ్డాయి అవి ఎట్లాంటి కేసులు, వాటిలో వాస్తవికత వున్నదా, లేదా అనేది మనం తెలుసుకోవలసిన అవసరం వున్నది. పోలీసువారికి ఎవరిమీదనైన కొద్దిగా కోపం వస్తే, అతను అన్ని విధాల పోలీసును సంతృప్తి పరచ లేక పోయాడు, అని అనుకుంటే, పోలీసు ౧౧౦ సెక్షను ఆధారంగా తీసుకొని వెంటనే కేసు పెడుతాడు. కోర్టులో ఆ కేసుకు సంబంధించిన పోలీసు వాదం, పెద్ద సమస్యకు సంబంధించినది కాదని మేజస్ట్రేటుకు తోస్తే, నైతిక ప్రవర్తనకు ముచిల్కా తీసుకొని విడిచిపెడుతున్నారు. ముఖ్యంగా యీ పద్ధతి పోలీసు యాక్షను తరవాత పెద్ద ఎత్తున ముచల్కాలు తీసుకొనడం జరుగుంది. ఇవ్వాళ్ళ దేశాన్ని పాలిస్తున్న కాంగ్రెసు పార్టీ ప్రభుత్వం ఏదైతే వున్నదో ఆ పార్టీ ప్రభుత్వానికి ప్రతి పక్షంలో వుండి పని చేస్తున్న రాజకీయ కార్యకర్తలు కానివ్వండి, లేక రైతు సంఘం మొదలగు ప్రజా సంస్థల కార్యకర్తలు కానివ్వండి, యిటు వంటి వారికి వ్యతిరేకంగా ఈ ౧౧౦ సెక్షను ఉపయోగించడం, ఈ ప్రభుత్వానికి దినచర్య అయిపోయింది. తుట్ట తుదకు ఈ శాసనసభ యొక్క గౌరవ సభ్యుల మీదకూడా **Cr. P. C.** మరియు ఐ. పి. సి. లోని యితర సెక్షన్ల ఆధారం చేసుకొని కేసు పెట్టే సందర్భం లేనప్పుడు ఈ ౧౧౦ సెక్షను క్రింద కేసులు పెడుతున్నారు. ఆ ప్రకారం యిదివరకు యం. యల్. ఏ. నుంచి కూడా ౬ నెలలకు ముచల్కా తీసుకోవడం జరిగింది. ముఖ్యంగా

ఈ ౧౧౦ సెక్షను చాలా Misuse చేయబడు తోందనేది మనం తెలుసుకోవాల్సి వుంది. దీనిని పెద్ద ఎత్తున ప్రతిపక్షంవారిని నులిమివేయడానికి ఉపయోగిస్తున్నారు. ముచల్కాలు నిలచిపోయివుండ వచ్చును. ౧౧౦ సెక్షను అధారం చేసుకొని తెచ్చినటువంటి ఈ బిల్లును ఉన్నది ఉన్నట్లుగా ప్యాస్ చేస్తే, రేపు ఈ కాంగ్రెసు ప్రభుత్వం అక్రమాలకు వ్యతిరేకంగా నుంచోని పోరాడిన ప్రజా కార్యకర్తల గతి ఏమౌతుందో మనం తెలుసుకోవలసిన అవసరం వున్నది. ఈబిల్లుయొక్క షెడ్యూల్‌లోగల Sections క్రింద ౪, ౫, ౧౦ సంవత్సరాలు శిక్ష విధింపబడేవారికి ఇప్పుడు తెచ్చినటువంటి బిల్లువలన యావజ్జీవశిక్ష విధించబోతున్నారు. మూడుసార్లు ౧౧౦ సెక్షనుక్రింద శిక్ష విధింపబడి ఒక సంవత్సర కాలం జైలులోవుంటే, అతను Habitual offender గా గుర్తించ బడతాడు. ఆ విధంగా Habitual offender గా గుర్తించబడి Concentration Camp లో పెడతారు. తరువాత అతనిమీద కొన్ని Restrictions విధిస్తారు. అవి ధిక్కరించాడని చెప్పి అతనికి యావజ్జీవ శిక్షవేస్తే అధికారం ప్రభుత్వం తన చేతుల్లోకి తీసుకోబోతోంది. ఇవ్వాళ్ళ ఇండియన్ పీనల్ కోడ్ ఏదైతే వున్నదో దానినాధారంగా చేసుకొని మనకు ఈ షెడ్యూలులో చూపించిన సెక్షన్సు మీద ప్రతిదానికి యావజ్జీవశిక్షవిధించు అధికారంలేదు. కాని అంతపెద్ద మొత్తంలో శిక్ష విధించడానికి ఐ. పి. సి. ద్వారావీలులేదు, కాబట్టి ప్రతిపక్షాలను అణచడానికి కాంగ్రెసు ప్రభుత్వం యింత దుర్మార్గంగా చట్టం తయారుచేసి రాజకీయ పక్షాలను నాశనం చేయడానికి ప్రయత్నిస్తోందని దీనిద్వారా స్పష్టంగాగుర్తించగలుగుతాము. అది ప్రభుత్వ ఉద్దేశంకాదని సెట్టిపార వేయ డానికి ప్రయత్నం చేయవచ్చును. అసలు యిక్కడకువచ్చి అబద్ధాలు చెప్పడమే పవిత్ర ఆశయంగా కాంగ్రెసు మంత్రులు పెట్టుకొన్నట్లు కనబడుతోంది. ఈ ధోరణిని మనం అడుగడుగునా యిక్కడ చూస్తున్నాం. ఈ హోం డిపార్టుమెంటు అడుగడుగునా అబద్ధాలకోరు డిపార్టుమెంటుగా తయారైంది. ఒక సెషను తరువాత ఒక సెషను లందు యిక్కడ చూస్తున్నాం. గౌరవ సభ్యులు ప్రశ్నలు వేసినప్పుడు ప్రభుత్వంవాటికిచ్చే సమాధానాలుపచ్చి అబద్ధాలుగా వుంటున్నాయనేది మనం ప్రతినిత్యం చూస్తున్నాం. దేశంలో ప్రజాకార్యకర్తలు కాంగ్రెసుకు వ్యతిరేక పక్షాలలోవుండి, కాంగ్రెసు సిద్ధాంతాలను శిరసావహించలేని, వాళ్ళమీద ౧౧౦ సెక్షన్ ఏవిధంగా ఉపయోగించబడుతోందో చూస్తునాం. మూడుసార్లు శిక్షబడి, ఒక సంవత్సరకాలం జైలులోవుంటే, అతను Habitual offender గా గుర్తింపబడతాడు. అతనిని సర్వనాశనం చేసే అధికారం ప్రభుత్వం తన గుప్పెట్లోకి తీసుకోబోతోందని స్పష మవుతోంది. Habitual offender నిర్వచనంచూసి సంతృప్తిపడే అవకాశాలులేవు. ఆక్లాజులో యింకొస్త క్రిందకుపోయి చూస్తే దానికి ఒక Explanation పెట్టారు. దానిలో ఏమన్నారంటే ముచిల్కా తీసుకొన్న కాలంకూడా శిక్ష అనుభవించిన కాలంగా తీసుకుంటామన్నారు. అంటే ఆరునెలలకు ముచిల్కా తీసుకుంటే, ఆ ఆరునెలలు శిక్ష అనుభవించినట్లు అనుకుంటామన్నారు. ఇదీ ఏవిధంగా అనుకుంటారో నాకు అర్థం కావడంలేదు. ఈ బిల్లులో యింకొస్త ముందుకుపోయి చూస్తే, ఇవ్వాళ్ళ టి వరకు వున్న చట్టాలను దృష్టిలో పెట్టుకు చూస్తే ప్రభుత్వంకానివ్వండి, పోలీసు కానివ్వండి, ఒకడు నేరంచేశాడని కోర్టులో ఋజువుచేస్తే, కోర్టువారు శిక్ష విధిస్తారు కాని దీనిద్వారా అది లేదు. అంటే నేరం ఋజువు చేయవలసిన బాధ్యత ప్రభుత్వానికి లేదు.

అతనికి వెంటనే వర్చా తగిలించి "నిన్ను ఎందుకు శిక్షించకూడదు?" అని అడుగుతారు. అతను సక్రమంగా సాక్ష్యం ఫేస్ చేసుకోలేకపోతే, Habitual offender గా గుర్తించబడి Concentration Camps లో పెట్టి అనేకబాధలకు గురిచేసే అవకాశాలు దీనిలో వున్నాయి. ఈ బిల్లులో యింకాస్త ముందుకు పోయి చూస్తే ప్రభుత్వం కొంతమంది నడవడి బాగుండలేదని Habitual offender గా declare చేస్తూ వాళ్ళను కొన్ని స్థానాల్లో నిర్బంధిస్తుంది. "ఈ స్థానంనుంచి నీవు బయటకు కదలవద్దు" అని Camps లో పెట్టి వాళ్ళమీద కొన్ని Orders విధిస్తుంది. వాటిని ధిక్కరిస్తే వున్నటువంటి పోలీసు వ్యవహారం అల్లా వుంచి, వాళ్ళు ఏ గ్రామంలో వుంటున్నారో, ఆ గ్రామం యొక్క పౌరులమీదకూడ Habitual offender గా గుర్తించబడ్డవారు వచ్చినప్పుడు పోయినప్పుడు పోలీసుకు తెలియజేయాల్సిన భాద్యత గ్రామ పౌరులమీద వేశారు. ఇది ఎట్ల సాధ్యం అవుతుందని ప్రభుత్వం అనుకుంటుందో నాకు అర్థం కావడంలేదు. ఒక వ్యక్తి ఒక గ్రామస్తుని ఇంటికి వస్తే అతను Habitual offender అని ఆ అమాయకునికి ఎట్లా తెలియాలి? నేను చెప్పేది ఈవిధంగా అమాయిక పౌరులమీద నిర్బంధం విధించకూడదని. Habitual offender గా గుర్తించబడినవారు వచ్చినా వెళ్ళినా తెలియజేయవలసిన భాద్యత తొలగించాలని కోరుతున్నాను. ఈ బిల్లుయొక్క మూల ఉద్దేశం దేశాన్ని ఉద్ధరించడం అంటూ, ప్రతి పక్షాలను నాశనంచేయడం కొరకతేబడినట్లు స్పష్టంగా కనబడుతోంది. అన్ని రంగాలలోనూ దీనిని దిద్ది మెరుగుపెట్టడంకోసం చేస్తున్నట్లు కనబడుతోంది. సమాజం బాగుపడాలంటే దేశాన్ని మనం సక్రమంగా ముందుకు తీసుకుపోవాలంటే ఈ బిల్లును సరియైన పద్ధతులలో Draft చేసి తీసుకు రావాల్సిన అవసరం ఎంతో వున్నది. ఏవిధంగా కూడా పోలీసులు దీనిని ఒక అడ్డుపట్టుగా చేసుకొని ఇతరులను అడ్డపర్చకుండా వుండేరీతిగా చేయాలని, ఇప్పుడు తెచ్చిన బిల్లును ప్యాస్‌చేయవద్దని House దీని విషయంలో చాలా దీర్ఘంగా ఆలోచించి ఓడిస్తారని ఆశిస్తున్నాను.

Shri L. K. Shroff (Raichur): Mr. Speaker, Sir, We have got the Select Committee Report on this Bill before us for discussion. I feel that the Select Committee has improved upon the original Bill and included comprehensive provisions, not only with regard to the definition of the word "Habitual Offender", but also with regard to the restriction and settlement of Habitual Offender. I would like to invite the attention of the House to the fact that Section 110 of the Criminal Procedure Code does not specifically state at what stage a person should be considered as a Habitual Offender. Section 110 reads as follows :

"Whenever a Presidency Magistrate, District Magistrate or Sub-Divisional Magistrate or a Magistrate of the first Class specially empowered in this behalf by the State Government receives information that any person within the local limits of his jurisdiction is by habit a robber, house-breaker thief or a forger, etc...."

It will be seen from the wording of Section 110 Cr. P.C. that the stage when a person should be considered as a robber or thief by habit etc. is left to the discretion of the trying Magistrate for determination. But however I am glad to say that in the Bill under discussion, it has been clearly stated that within a continuous period of five years a person must have been sentenced to a substantive term of imprisonment on not less than three occasions. Therefore definiteness is being attemepted to be given to the definition of the word "Habitual Offender"; and in this respect, a great inprovement has been made in the Bill.

Some hon. Members of the House have taken objection to the provisions of clause 3, as provided for the Select Committee. It is said that, under this clause, the trying Magistrate can not only require a person to show cause why he should not be bound over for his good behaviour, but also require such a person to show cause why an order of restriction should not be made against him. Hon. Members who raised this objection probably did not give the importance that it is necessary to the words "may in lieu of or in addition to". When a notice is given, the Magistrate can proceed only when the definition of the word "Habitual Offender" as provided in clause 2, is complied with. That means, at least on three occasions, a person should have been sentenced to a substantive term of imprisonment. If that is not the case,—that is, if on less than three occasions, such sentence has been given—no notice can be issued for restriction also. Therefore, to say that these proceedings can be jointly proceeded with i. e, for binding over as well as for good behaviour and restriction, is not true always.

I am surprised to find that opposition has been expressed to all the provisions of this Bill on the ground that it is meant or is likely to be applied to parties having different political affiliations. I really fail to understand how hon. Members could think in this manner. Is it the fear of the hon. Members that people who belong to different political parties, other than the party in power, or persons who are always likely to indulge in activities which come under the purview of this Bill are going to be affected ? If they think about themselves in that manner, I am afraid, there is nothing to be said further. In this connection, I am reminded of a proverb that is often quoted in my mother-tongue Kannada. It runs as follows :

"ಕುಂಬಳಕಾಯಿ ಕಳ್ಳ ಅಂದರೆ ಭುಜಮುಟ್ಟಿ ನೋಡಿಕೊಂಡು."

It means when a person asked another man where was the thief who stole away the pumpkin, the latter at once began touching his shoulders thereby indicating "I am the person who did that." I am at a loss to understand why hon. Members should think that this Bill is intended to be applied only to persons belonging to a certain political party. This is a general Bill applicable to all persons who come under the purview of this Bill. It does not at all mean that this Bill will be applied only to persons belonging to a certain political party. There may be persons belonging to other political parties. The affiliations to political parties are not the considerations that govern the application of the provisions of this Bill. That being the case, I really fail to understand why opposition should be taken to the very enactment on this Bill. One hon. Member even went to the extent of saying many things against the Home Department, against the party-in-power and so on. Probably because he spoke in a language which could not be understoood by all the Members of this Houes, he could continue to speak without any objections being taken by this side.

Well, I feel that the Report of the Select Committee is a very great improvement upon the original Bill, and I plead that it should be accepted by the House.

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे (निलंगा): —अुपाध्यक्ष महोदय, आज अेक बिलकूल सीधा साधा बिल हाअुस के सामने आया है। अिसपर भी बहुत चर्चा होचुकी है, और अब यह सिलेक्ट कमिटी की तरफ होकर हाअुस के सामने लाया जा रहा है। मै हाअुस का ज्यादा वक्त तो नहीं लेना चाहता, सिर्फ अितना ही कहना चाहता हूं कि अिस बिल के लिये किसी भी तरह की मुखालिफत नहीं होनी चाहिये, क्योंकि यह अेक आदिमुजरीम के बारे में बिल है, और अुनके अूपर कुछ न कुछ कानूनी बंधन होना जरूरी है। किसी भी पार्टी के सदस्यों को अिसपर बहस करने की गुंजायश नहीं है। यह अेतराज किया गया कि अिस कानून का अिस्तेमाल दूसरी पार्टी के लोगों को सताने के लिये किया जा सकता है। मैं कहना चाहता हू कि यदि कोअी आदमी किसी को मुकदमात में फांसना ही चाहते हैं तो अुसके लिये बहुत से दूसरे रास्ते हैं, और दूसरे कितने ही तरीके अखत्यार करें के फासा जा सकता है। अिस बिल का कोअी अिस्तेमाल अिस तरह के काम के लिये नहीं किया जानेवाला है। यह जो बिल आपके सामने लाया जा रहा है अुसके माने और मफहूम बिलकुल साफ है, और जो आदतन मुजरीम ह अुन्हीं के लिये यह बिल लाया जा रहा है। लेकिन जिस तरह भूत अपनी ही छांव से डरता है, वैसो ही कुछ हालत यह बिल देखकर अपोजिशन पार्टी के लोगों को हो रही है अैसा दीखता है। अिसमें डरने की कुछ बात नहीं ह। यह बिल कोअी किसी पार्टी के लिये जानबूझकर नहीं लाया जा रहा है। अुसमें कबूल न

हो अैसी कोअी चीज नहीं है। अिस लिये सब मबरों से मेरी प्रार्थना है कि हाअुस का ज्यादा वक्त न लेते हुवे अिस बिल को जल्द से जल्द मंजूर कर लिया जाय। अितना कहते हुवें मैं अपना भाषण समाप्त करता हूं।

శ్రీ పెండెం వాసుదేవ్ .—

అధ్యక్షమహాశయా,

అలవాటుగా నేరాలుచేసే వారిని తప్పుమార్గాలనుంచి రక్షించి మంచి మార్గంలోకి తీసుకువచ్చేందుకు కాంగ్రెసు ప్రభుత్వం ఈ బిల్లును ప్యాస్ చేయడానికి ప్రయత్నం చేస్తోంది. అలవాటుగా నేరంచేసే వారిని శిక్షించడం అందరూ అంగీకరించవలసిన విషయమే. ఎవరూ కాదనరు. గుమ్మిడి కాయ దొంగ ఎవరంటే బుజాలు తడిమి చూసుకున్నట్లు, తమ నీడను చూసి తామే బెదరిపోయే పద్ధతిలో వుండి ఈ బిల్లును తీసుకువచ్చారు. లేక తమ పునాదులు మూలంటా పెరికివేస్తారని దానిని ఏవిధంగానైనా అడ్డ తగిలేందుకు ఒక ఉక్కుగోడలా ఈ బిల్లును తయారు చేస్తున్నారని గౌరవసభ్యులను ఓపికతో ఆలోచించమని చెబుతున్నాను. ఈ శాసన ఉద్దేశం సమాజంలో తప్పుడు పద్ధతులలో వుండి నేరాలు చేసే ప్రజలను సన్మార్గంలో పెట్టటానికైతే మంచిదే. ఈ రెండు సంవత్సరాలనుండి పోలీసుశాఖ మంత్రిగారు ఇక్కడ ప్రశ్నోత్తరాల సమయంలో ఇచ్చిన సమాధానాలను బట్టి చూస్తే రాష్ట్రంలో నేరాలు తగ్గిపోతాయని వారే అంగీకరించారు. దొంగతనాలైతేనేమి, నేరాలైతేనేమి, ౧౯౫౦, ౫౧, ౫౨, ౫౩ సం. లలో తగ్గుతూ వచ్చాయని లెక్కలు ఇచ్చారు. ఈ ప్రకారం తగ్గిపోతున్నాయని ఒక ప్రక్క అంగీకరిస్తూ, రెండోవైపు ఇటువంటి బిల్లును తీసుకురావడానికి అవసరం ఎందుకు కలిగిందో నాకు అర్థం కావడంలేదు. రెండుమూడుసార్లు నేరంచేసి జైలుశిక్ష అనుభవించినవారు మళ్ళీ నేరంచేయుటలేదని అంగీకరించారు. జైలు సంస్కరణలు, జైలులో పాఠశాలలుపెట్టి నేరస్థుల నైతికాభివృద్ధికి అవకాశాలు కలిగించడానికి ప్రయోజనకరమైనటువంటి సంస్కరణలు తెచ్చారు. అవి అమలులోకి రావడం జరిగింది. ఇవన్నీ జరుగుతున్నప్పుడు ఈ చట్టం ఎందుకు తీసుకురావలసి వచ్చిందో అర్థం కావడంలేదు. మానవ హృదయం లేకుండా కేవలం మట్టిబొమ్మలులాగా తయారుచేసుకొని తమను కాపాడడానికి ప్రజలను క్రూరంగా, రాక్షసంగా హింసించడానికి పోలీసులకు ఈ చట్టాన్ని ఒక ఆయుధంగా యివ్వడానికే గాని మరేమీ కాదు. వాస్తవానికి పోలీసు డిపార్టుమెంటు—సెలెక్టు చేసుకొనే వారిని బుద్ధిమంతులనుగాకుండా, బియ్యంలోనుంచి మెరిగలు తీసినట్లు, సమాజం పూర్తిగా అసహ్యించుకొని, మానవ హృదయంలేనివారిని సమాజానికి పనికిరానివారిని పోలీసుశాఖలో చేర్చుకొంటున్నారు. .. ..

The House then adjourned for recess till thirty five minutes past Five of the Clock. The House reassembled after recess at thirty five minutes past Five of the Clock.

[Mr. Deputy Speaker in the chair]

శ్రీ పెండెం వాసుదేవ్:—

అధ్యక్ష మహాశయా,

నేను అలవాటుగా చేస్తున్న నేరాలను గురించి ప్రభుత్వం తెచ్చిన బిల్లుపైన మాట్లాడుతున్నాను. ఈ బిల్లును తేవడానికి ఉద్దేశం, అలవాటుగా నేరాలు చేస్తున్న

వారిని శిక్షించడం కోసం, తప్పుడు మార్గాల నుండి వాళ్ళను కాపాడ టానికి తీసుకురావడం జరిగిందని సదుద్దేశంతో యీ బిల్లును తీసుకు వస్తున్నారని మంత్రిగారు వెల్లడించారు. ఇప్పుడు మనం ఆలోచించ వలసింది దీనిని సదుద్దేశం తో తెచ్చారా. దురుద్దేశం కోసం తెచ్చారా అనే సమస్య గురించి కాదు. అలవాటుగా నేరాలు చేస్తున్న వారిని శిక్షించడానికి మార్గము, పద్ధతి ఇది మాత్రం కాదని నేను చెప్పదలచు కొన్నాను. గత సంవత్సరం ఇదే విధంగా వ్యభిచార నిర్మూలన కోసం, ఇటువంటి తప్పుడు పద్ధతిని సమాజం నుండి తొలగించ డానికి, ఆ విధంగా చేస్తున్న వాళ్ళని శిక్షించాలని చెప్పి, ఒక బిల్లు తేవడం జరిగింది. అప్పుడు కూడా ఇదే పద్ధతిని, వ్యభిచారం చేసే వాళ్ళను శిక్షించాలని, వాళ్ళను తప్పుడు మార్గాలనుంచి కాపాడాలనే మంచి ఉద్దేశంతో పోలీసు వాళ్లకు అప్పగించడం జరిగింది. మేము పోలీసువారం అని అన్నంతమాత్రమున, అ పోలీసులలో సత్ప్రవర్తనులు ఎవరూలేరని నా ఉద్దేశం కాదు. కాని పోలీసులలో అధికసంఖ్యాకులు మాత్రం ఒక నీతి నియమం లేకుండా ప్రవర్తించే అలవాట్లు కలిగి యున్నారు. ఆ విధంగా పోలీసులు నీతి నియమం లేకుండా ప్రవర్తించడం అలవాటై పోవడం వల్ల ఆరోజున ఇదే విధంగా ఆ బిల్లును వ్యతిరేకించడం జరిగింది. వ్యభిచార పద్ధతిని పూర్తిగా నాశనం చేయడానికి, అది వృత్తిగా అలవాటు ఉన్నవాళ్లను దానినుండి రక్షించ డానికి పోలీసులకు అధికారం ఇవ్వడం మాత్రం సరైన పద్ధతి కాదు. వ్యభిచార పద్ధతి నాశనం కావాలంటే, అది వృత్తిగా అలవాటు ఉన్నవాళ్ళను రక్షించాలంటే, వాళ్ళను సమాజికంగా నైతికంగా చైతన్య వంతులుగ చేయాలి. వాళ్ళకు విజ్ఞానం కలిగించ డానికి ప్రయత్నం చేయాలి. అంతేగాక పోలీసువాళ్ళకు అప్పగిస్తే, వాళ్ళు అనుమానం ఉన్న వాళ్ళందరినీ యీడ్చుకుపోయి అవస్థలు పెట్టే అవకాశం ఉందని చెప్పి, ఆ బిల్లును వ్యతిరేకించినప్పుడు ప్రభుత్వం అలవాటు చొప్పున ఆ బిల్లును మంజూరు చేయించు కొన్నది. అదే అలవాటు చొప్పున యీ బిల్లును తీసుకురావడం జరిగింది. కొన్న సంవత్సరాలనుంచి, కొన్ని ప్రత్యేక కులాలకు సంబంధించిన వారిపైన ప్రభుత్వం కొన్ని నిర్బంధాలను ఏర్పరచింది. వాళ్ళు ఒక గ్రామంనుంచి ఇంకో గ్రామం వెళ్లటానికి లైసెన్సులు పొందాలంటే నిర్బంధం ఉంది. వడ్రెలు, ఎలుకలు, లంభాడీలు మొదలైన జాతుల వారికి లైసెన్సులు పొందాలంటే నిర్బంధం ఉంది. తరువాత, యీ పద్ధతి ఉపసంహరించు కోవడం జరిగింది. వెనుకబడ్డ కులాల వాళ్ళను, ఆ జాతుల వాళ్ళను నూతన పద్ధతులలో, నూతన పక్కీలో అభివృద్ధి చేసేందుకు సామాజికంగా, నైతికంగా అభివృది చేసేందుకు యీ ప్రభుత్వం ఏమైనా ప్రయత్నం చేస్తోందా అంటే ఏమీ ప్రయత్నం చేయడం లేదు. తప్పుడు నేరాలను అలవాటుగా పెట్టుకొని చేస్తున్న వాళ్లను తిరిగి పోలీసు శాఖ ద్వారా రక్షించడం మాత్రం జరగదు. అందువల్ల ప్రభుత్వం సదుద్దేశం తోనే యీ బిల్లును తీసుకరావడం జరిగిందని అనుకొన్నా, అది తప్పనిసరిగా దురుద్దేశంగా సమాజంలో, అల్లకల్లోలాలు రావడం జరుగుతుంది. ప్రజలను ఉద్రేకాని కల్గించేందుకు దారి తీస్తుందని చెబుతున్నాను. ఉదాహరణంగా, గత సంవత్సరం భువనగిరి మునిసిపలు ఎన్నికలు జరిగినప్పుడు జరిగిన ఒక విషయంచెబుతాను. ఎన్నికలు ప్రచారంలో, అధికారంలో ఉన్న పార్టీవారు వాళ్ళకు అలవాటు అయిన గుండాగిరిని చేయడం, ప్రజలపై బడడం, వాళ్ళను కొట్టడం జరిగింది. దీనిని మంత్రిగారు కూడ అంగికరించడం జరిగింది. భువనగిరి ఎన్నికల సమయంల్లో అటువంటి చర్యలు ఎన్నో జరిగినా, వాటిపై ఎలాంటి చర్య తీసుకోలేదు. పైగా నా పైన ఒక కేసు కూడా

వచ్చింది. ఎవరిపైనో దాడి చేయడానికి వెళ్ళాడని చెప్పి కేసు పెట్టారు. అది పూర్తిగా అబద్ధము. ౬ మాసాలు బుద్ధిమంతుడుగా ఉంటానని వ్రాయించుకోవడం జరిగింది. ఈ విధంగా అక్రమముగా చేసేనేరాలు చేశారని చెప్పడం జరుగుతుంది. ఈ బిల్లు తీసుకురావడం మా కొంప మునుగుతుందని, మాకు జంకు కల్గిందని చెప్పి, యీ బిల్లును వ్యతిరేకించడం జరగలేదు. మీరు ఏ ఉద్దేశంతో అయితే యీ బిల్లును తెస్తున్నారో ఆ ఉద్దేశం యీ పద్ధతివల్ల నెరవేరదని అనుకొంటున్నాను. నేటి సమాజంలోని తప్పుడు ఆచారాలు తొలగి పోవాలని ప్రతివారూ కోరుతారు. ఆ తప్పుడు పద్ధతులనుంచి, ఆ తప్పుడు అలవాట్లనుంచి ఆ ఆచారాల నుంచి ప్రజలను రక్షించాలంటే మీరు తయారు చేసుకొన్న పద్ధతి పోలీసు శాఖాద్వారా మాత్రం జరగదని ఘంటాపథంగా ఖచ్చితంగ చెప్పగలగుతాను. ఈ బిల్లుయొక్క ఉద్దేశం రాజకీయంగా ఆలోచిస్తే అధికారంలో ఉన్న పార్టీ అయిన కాంగ్రెసు తనకు వ్యతిరేకంగా మాట్లాడగల్గినా, కన్నెత్తి చూడగల్గినా, రొమ్ము విరచుకొని నడవటానికి ప్రయత్నము చేసినా అణచి పెట్టేందుకు తీవ్రమైన ప్రయత్నాలను అడుగడునా చేస్తూ రావడం జరిగింది. ఈ విధంగా అణచి పెట్టడానికి ౨, ౩ కేసులలో ఒక ప్రజా నాయకుని గాని లేక ఏ ఉద్యమముయొక్క కార్యకర్తను గాని ఇరికించి, అతడు అలవాటుగా యీ నేరం చేస్తున్నాడని చెప్పి, అతడికి అలవాటుగా నేరం చేసేవాడనే బిరుదు తగిలించి నిర్బంధించడం ప్రత్యేక క్యాంపుల్లోకి తీసుకు వెళ్ళడం జరగవచ్చును. మీ ముందర ఒక ప్రభుత్వం ఉంది. ఆ ప్రభుత్వాన్ని ముందు ఇంకొక ప్రభుత్వముంది. ప్రజల సమస్యలను, ప్రజల కోర్కెలను యీ నిర్బంధ చట్టాల ద్వారా, యీ నిర్బంధ శాసనాల ద్వారా, పోలీసు సహాయం ద్వారా అణచిపెట్టి నిలువ కల్గుతామని అనుకోవడం సరి అయినది కాదు. ఆచరణలో మనం చూస్తూనే ఉన్నాం. ఇంతకు పూర్వం కూలి పోయిన ప్రభుత్వాలు గాని, అణచి పోయిన ప్రభుత్వాలు గాని ఇంతగంటే లావాటి బలవత్తరమైన చట్టాలనే తీసుకువచ్చి ప్రజల సమస్యలను తీర్చలేక కూలి పోయారు. ఆ ప్రభుత్వాలు నాశనమై పోయాయి. ఇప్పటికైనా యీ నాడు ఉన్న క్లిష్ట సమస్యలను, దేశం ఎదుర్కొంటున్న ఆర్థిక సంక్షోభలును నిరుద్యోగ సమస్యలను పరిష్కరించడానికి ప్రభుత్వం ప్రయత్నించాలి. ప్రజల నిరుద్యోగ సమస్యను గురించి, రైతుల భూ సంస్కరణల గురించి, కార్మికుల దినభత్యాల గురించి, విద్యార్థుల స్కూలు ఫీజు తక్కువ చేయాలనే దానిని గురించి ఉపాధ్యాయుల వేతనాలు పెంచాలనే దానిని గురించి, ఉద్యమాలు జరిగితే, ౧౧౦ వ సెక్షను క్రింద వాళ్ళను ఇరికించి దాడి చేయడానికి వచ్చారని, దెబ్బలు కొట్టడానికి వచ్చారని, ఇవన్నీ ఇరికించి ౧౧౦ వ సెక్షను ద్వారా కేసులు పెట్టి ముచల్కా వరకు తీసుకువచ్చి, యీ విధంగా ఐదారు కేసులు పెట్టి మొత్తం సంవత్సరం కనుక అయినట్లయితే, అతడు అలవాటుగా, యీ విధంగా వృత్తిగా, పెట్టుకొన్నాడని యీ చట్టంద్వారా బిరుదు తగిలించి శిక్షించడానికి ప్రయత్నిస్తున్నారు. రాజకీయంగా ఆలోచించి చూస్తే, ప్రభుత్వం తనకు వ్యతిరేకమైన పార్టీలనే కాకుండా, ఏ పార్టీ చెందకుండా ఉన్న ప్రజలు తమ సమస్యలను పరిష్కరించడానికి ముందుకు రాకుండా చేసేందుకు దీనిని ఉక్కుగోడగా చేసుకోడానికి ప్రభుత్వం ప్రయత్నం చేస్తోంది. ఈ నాటి చైతన్యవంతమైన ప్రజానీకాన్ని దృష్టిలో పెట్టుకోకుండా తిరిగి నిరంకుశ చట్టాన్ని తీసుకురావడానికి ప్రయత్నం చేస్తోంది. ఆ విధంగా చేస్తే, మీకు పూర్వం ఉండే

పరిభుత్వానికి పట్టినగతే మీాకు పట్టవచ్చును. ఈ బిల్లును మంచి ఉద్దేశంతో తీసుక వచ్చినా, వాస్తవానికి అది దురుద్దేశానికి దారి తీస్తుంది. మంత్రిగారు ఇప్పుడు యీా బిల్లును తీసుకు రావలసిన అవసరం రాలేదు.

* شری سری ہد راؤ لکشمن راؤ نواسیگر (اورنگ آباد) - مسٹر اسپیکر سر- ھیبیچول آفنڈر بل پر جو سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے بعد اس معزز ایوان میں پیش ھواھے اوس پر جو مباحث معزز ارکان کے ھوئے اون کو میں نے غور سے سنا - میرا خیال یه ھیکه بہت کچھ غلط فہمی پر یه مباحث مبنی ھیں - اس لئے میں چند امور ایوان کے سامنے رکھنا چاھتا ھوں - ضابطه فوجداری ھند کو ھمارے مسوده سے متعلق کیا گیا ھے کرمنل پروسیجر کوڈ کے پارٹ (۴) کے طور پر جو چیپٹر (Chapter) (۸) ھے وہ قائم ھے - لیکن یه قانون بنانے سے ھمارا مقصد یه نہیں که ضابطه فوجداری ھند میں کوئی ترمیم کی جائے - ھیبیچیول آفنڈر کے متعلق تو وھاں پہلے سے ھی احکام موجود ھیں - لیکن دوسرے طریقه پر ھیبیچول آفنڈر کے متعلق یه قانون اس لئے بنایا جارھا ھے اوس کا مقصد یه ھیکه سماج میں بعض عناصر ھوتے ھیں که اون کی وجه سے پورے سماج کو پریشانی اٹھانی پڑتی ھے - اون کے افعال کی وجه سے سماج کی شانتی بر قرار نہیں رہ سکتی - ایسے لوگوں کا سدھار کرنے کی غرض سے کوئی قانون نافذ کیا جانا ضروری تھا - اس خیال سے یه قانون ایوان کے سامنے لایا جا رھا ھے - ضابطه فوجداری ھند میں یه بتلایا گیا ھے که ایسے ھیبیچول آفنڈر سے سیکوریٹی لی جائیگی یا حفظ امن کے سلسلہ میں نیک چلنی کی ضمانت یا مچلکه لیا جائیگا لیکن اس سے آگے بڑھ کر اوس کے سدھار کے اغراض کے لئے کوئی احکام موجود نہیں تھے - اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے یه قانون ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ھے - ایسے لوگوں پر اون کے ضلع میں یا تعلقه کے حدود میں یا کسی اور مقام پر اون کے موومنٹس پر پابندی عائد کی جائے تاکه وہ لوگ وھاں رہ کر اپنی زندگی بسر کرسکیں - اور دوسری جگه جا کر رعایا کی تکلیف کا موجب نه بنیں - اس غرض سے ھی رسٹرکشن کے احکام اس قانون میں مدون کئے جارھے ھیں - اس کے علاوہ یه طریقه بھی رکھا گیا ھے که اس رسسٹرکشن کے بعد بھی وہ اپنے مقام پر رہ کر رعایا کو ستاتا ھے اور اپنے افعال سے باز نہیں آتا تو اس وقت اس کو سٹلمنٹ میں رکھنے کے لئے احکام مدون کررھے ھیں اس لئے اس قانون کو نافذ کرنے کا اصل مقصد یه ھیکه جو لوگ جرائم کے عادی ھیں اونکی زندگی سدھاری جائے وہ بری عادتوں سے نجات حاصل کرسکیں اور سماج میں اچھے شہری کی حیثیت سے رہ سکیں - ایوان کو اس امر پر غور کرنا چاھئے که دفعه ۱۱۰ ضابطه فوجداری ھند کو ھم نہیں لے رھے ھیں بلکه اوس کو بنیاد قرار دیکر یه قانون نافذ کرنے کا مقصد ھے - یه اعتراض کیا گیا ھیکه جب (۱۱۰) میں احکام موجود ھیں تو پھر اس قانون کی کیا ضرورت ھے

سلکٹ کمیٹی میں جانے کے بعد پارٹ (۲) کے طور پر جو مزید احکام اضافہ کئے گئے هین اوس کی کیا ضرورت تھی - یہ بھی کہا جارہا ھے کہ دفعات ۳ تا ۷ میں جو ضابطہ ھے وہ عام طور پر (۱۱۰) ضابطہ فوجداری ھند میں بتلایا گیا ھے - اوس سے ھٹ کر کوئی ضابطہ پارٹ (۲) میں کیوں قائم کیا گیا ھے - میں عرض کرونگا کہ اس پر جس طرح غور کیا جارھا ھے اوس میں بنیادی غلطی ھے - (۱۱۰) کے تحت ھیبیچول آفنڈر کے متعلق جو کارروائی کرنا چاھئے اوس سے ھٹ کر کسی دوسرے قسم کے جرائم کے عادی لوگوں کے متعلق ھم کارروائی نہیں کر رھے ھیں - سلکٹ کمیٹی میں یہ بحث بھی کی گئی تھی کہ اوس میں ھیبیچول آفنڈر کی تعریف شریک نہیں کی گئی ھے - اوس کی وجہ یہ تھی کہ شروع میں جو بل پیش ھوا تھا اوس میں ھیبیچول آفنڈر کی تعریف موجود نہیں تھی معزز اراکان سلکٹ کمیٹی جنہوں نے مختلف ضابطوں اور قانون کو دیکھا تھا انہوں نے یہ پایا کہ . . . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - سلکٹ کمیٹی کے پروسیڈنگس کو یہاں ظاھر نہیں کیا جاسکتا -

شری سری پد راؤ لکشمن راؤ نواسیکر - سلکٹ کمیٹی میں کیا ھوا میں یہ نہیں بتلا رھا ھوں - لیکن جو اعتراض وھاں پیش ھوا اور سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ ترمیات کے ساتھ ایوان میں پیش ھوئی . . . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - جو ترمیم ھوئی اوس کی حد تک ھی منشن (Mention) کیجئے -

شری سری پد راؤ لکشمن راؤ نواسیکر - سلکٹ کمیٹی میں کس رکن نے کیا کہا یہ نہیں عرض کررھا ھوں - یہ بھی جو عرض کررھا ھوں وہ نہ کرتا لیکن معزز ارکان نے سلکٹ کمیٹی کا حوالہ دیا ھے - میں اس حد تک ھی ذکر کروں گا کہ ھیبیچول آفنڈر کی جو تعریف سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ میں دی گئی وہ پہلے نہیں تھی - سلکٹ کمیٹی نے اس کا معائنہ کیا - اس کا کیا اثر ھوا یہ بتلانے کی غرض سے یہ کہ رھا ھوں - جو تعریف پہلے بل میں موجود نہیں تھی وہ تعریف بعد میں سلکٹ کمیٹی نے ترمیم کے ذریعہ منظور کی - اوس کا نتیجہ کیا ھوا میں یہ عرض کرنا چاہ رھا ھوں - بنیادی غلط فہمی یہ ھو رھی ھے کہ یہ خیال کیا جارھا ھیکہ ھیبیچول آفنڈر کی تعریف کرتے وقت اس میں یہ لکھا گیا ھے کہ جسکو تین مرتبہ سزا ھوئی ھو اور کم از کم پورے بارہ مہینے کی سزا ھوئی ھو تو ویسے لوگوں کو ھیبیچول آفنڈر کہا جائے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتلایا گیا ھے کہ دفعہ ۱۱۰ کے پرویزو کے تحت کارروائی کرنے کے بعد جب کوئی حکم دیا جائے گا یا پابند کیا جائیگا تو یہ سمجھ کر کیا جائیگا کہ گویا جس طرح کسی کو تین مرتبہ سزا ھونے کے بعد احکام صادر کئے جاتے ھیں اوسی طرح اوس کے متعلق بھی احکام صادر کئے جائیں گے - یہ بنیادی غلط فہمی ھو رھی ھے -

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ کیا یہ آپ کی تعبیر ہے ؟

شری سری پد راؤ لکشمن راؤ نواسیکر۔ میری گزارش ہے کہ آپ صبر سے سنیں ۔ میں اس پائنٹ کو آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں بشرطیکہ اسپیکر صاحب مجھے ٹائم عطا فرمائیں ۔

میرا عرض کرنے کا مطلب یہ تھا کہ جو تعریف کی گئی اوس میں نئے قسم کے لوگوں کو ھیبیچول آفنڈر کی تعریف میں لانا نہیں تھا ۔ اس کے تحت تین قسم کے لوگ آتے ھیں جن کو ھیبیچول آفنڈر سمجھ کر کارروائی کی جا سکتی ہے ۔ اس میں سزا یاب لوگ بھی آتے ھیں ۔ مشتبہ لوگ بھی آتے ھیں ۔ اور ایسے لوگ بھی آتے ھیں جنکے متعلق مواد پولیس میں موجود ہے کہ وہ عادی مجرم ھیں ۔ لیکن اگر اون کے متعلق کوئی ثبوت پیش نہیں کیا جاتا تو کوئی کارروائی بھی نہیں ہوسکتی ۔ غرض اس قسم کے تمام لوگ اس میں شامل ہوسکتے ھیں ۔ پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ سزا یاب لوگوں اور نئے لوگوں میں فرق کیا گیا ہے ۔ یہ اعتراض بھی کیا جا رہا ہے ۔ اگر ہم ھیبیچول آفنڈر کی تعریف نہ کرتے تو پورا قانون ایسی صورت میں متعلق ہوتا جب کہ صرف دفعہ ۱۱۰ کے تحت کارروائی کی جاتی اور اوس کے تحت تمام قسم کے لوگ آسکتے سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہے ۔ جو شخص تین مرتبہ کا سزا یاب ہے اوس کے لئے ثبوت کی ضرورت نہیں ہے ۔ اوس کے متعلق عدالت میں کارروائی ہوتی ہے ۔ اس کے متعلق ثبوت حاصل کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ اس لئے اس کو بھی شریک کرلیا گیا ہے ۔ سلکٹ کمیٹی نے مناسب خیال کیا کہ ایسے لوگوں کے متعلق جنکو تین مرتبہ سزا ہوچکی ہے اون کے متعلق پھر سے تحقیقات یا تفتیش کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ۔ اس کے متعلق نوٹس دیگر وجوہات ظاہر کرنے کا سوال نہیں رہتا کیونکہ اس کے متعلق ثبوت موجود ھی رہتا ہے ۔ البتہ مجسٹریٹ کے سامنے جب پولیس کیس پیش کرتی ہے اور مجسٹریٹ کو تحریری ثبوت کی بناء پر اطمینان ہوجاتا ہے کہ یہ شخص تین مرتبہ کا سزا یاب ہے تو اوس کے متعلق نوٹیفیکیشن (Notification) جاری کیا جا سکتا ہے ۔ دفعات ۳ تا ۷ میں جو بتلایا گیا ہے وہ ضابطہ فوجداری ھند کے احکام صرف متعلق کئے گئے ھیں جس شخص کے متعلق کارروائی کی جاتی ہے اوس کو نوٹس دی جائے ۔ یہاں (۱۱۲) بھی رکھنا ضروری تھا ۔ اس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ کسی شخص کے مقابلہ میں کارروائی کرنے کے متعلق پولیس کے پاس کیا مواد ہے ۔ پولیس نے عدالت میں اوس کو کس مواد کی بناء پر پیش کیا یا کس بناء پر الزام لگایا ہے ۔ یہ تمام واقعات نوٹس میں لکھنا پڑتا ہے ۔ کہ فلاں واقعات کی بنا پر اوس کے مقابلہ میں کارروائی کی جا رہی ہے ۔ یہ بھی اوس میں بتایا گیا ہے کہ کتنے سال کے لئے اوس کو پابند کیا جائیگا ۔ اس سے مچلکہ کیوں نہیں لیا جائیگا ۔ سکشن (۷) میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اس طرح کارروائی کو کرنے کے بعد عدالت کو اطمینان ہوجائے کہ وہ ھیبچول آفنڈر ہے تو اوس کے بعد اوس کے متعلق رسٹرکشن کے آرڈر اور احکام صادر کئے جاسکینگے ۔ یہاں جو اعتراض کیا جا رہا ہے کہ

مختلف قسم کے لوگوں کو اس تعریف کے ذریعہ اس میں شریک کرلیا گیا ہے اور اون کیلئے مختلف احکام بنائے گئے ہیں یہ صحیح اعتراض نہیں ہوسکتا ۔ کیونکہ جو تعریف کیگئی ہے اوس کے لئے اس امر کی ضرورت داعی ہوئی کہ وہ صاف رہے اور اوسکو زیادہ کامپلیکیٹ نہ بناتے ہوئے آسان کیا جائے ۔ جہاں عدالت کو یہ معلوم ہوجائے کہ یہ شخص تین مرتبہ کا سزایاب ہے تو اوس کے لئے ثبوت کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ عدالت کے فیصلے موجود رہتے ہیں اس لئے اس اطمینان کے بعد وہ نوٹیفائیڈ آفنڈر ہوجاتا ہے اور اس کے بعد اوسکے متعلق رسٹرکشن کے احکام دئے جاتے ہیں ۔ اس لئے یہ غلط فہمی دور ہوجاتی ہے ۔ یہ بھی اعتراض کیا گیا کہ کانسٹی ٹیوشن کے لحاظ سے اس قانون کا پارٹ (۲) آلٹر وائرس ہوجاتا ہے میں کہونگا کہ یہ صحیح نہیں ہے ۔ پارلیمنٹری پروسیجر کا جو اصول ہے وہ یہ ہے کہ سلکٹ کمیٹی میں جب کوئی بل غور کے لئے جاتا ہے تو سلکٹ کمیٹی کو یہ اختیار نہیں رہتا کہ اوس بل کے پورے ڈرافٹ کو ہی تبدیل کردے ۔ اور ایک تبدیل شدہ ڈرافٹ ایوان کے سامنے پیش کردے ۔ فرسٹ ریڈنگ کے بعد جب کوئی بل سلکٹ کمیٹی میں جاتا ہے تو اوسکا بنیادی اصول یہ ہوتا ہے کہ فرسٹ ریڈنگ میں جن اصولوں کو معزز ایوان مان لیتا ہے اونکو وہاں بھی مان لینا ضروری ہے ۔ بل کے اصل اصولوں کو تبدیل کرنے کا اختیار سلکٹ کمیٹی کو نہیں رہتا ۔ اگر ڈرافٹ تبدیل کیا جائے یا اوسکا کچھ حصہ بدل دیا جائے تو اصل غرض ختم ہوجاتی ہے ۔ اس لئے پارٹ (۲) کے متعلق جو بیان کیا جارہا ہے کہ وہ آلٹرا وائرس ہوجائیگا وہ صحیح نہیں ہے ۔ پورے بل کو جو یہاں سے بھیجا گیا تھا جیسے کا ویسا ہی رکھا گیا ہے ۔ وہاں پر جو تعریف کیگئی ہے اوس کے نتیجہ کےطور پر ضرورت داعی ہوئی کہ مزید احکام کا اضافہ کیا جائے ۔ اس لئے اصل اصولوں کو نہ بدلتے ہوئے پارٹ (۲) قائم کیا گیا ہے ۔ اس لئے میں عرض کرونگا کہ جو اعتراض کیا گیا ہےوہ صحیح نہیں ہے۔ یہ چیز بھی قابل ذکر ہے کہ اس سلسلہ میں ایوان کے سامنے کوئی اختلافی رپورٹ نہیں ہے ۔ اس کے معنی یہ ہوجاتے ہیں کہ اپوزیشن کے ممبرس بھی اوس سے متفق ہیں ۔ اب یہ کہنا کہ فلاں فلاں شبہات ہیں ۔ وتھ دیز آبجکشنس (With the objections) ہم نے رپورٹ پیش کی ہے تو اس کے معنی یہ ہوجاتے ہیں کہ اون کے دل میں جو شکوک ہیں اون کو وہ ایوان کے سامنے بحث کے لئے رکھنا چاہتے ہیں ۔ اس لئے میں عرض کرونگا کہ سلکٹ کمیٹی سے جسطرح یہ بل معزز ایوان کے سامنے آیا ہے وہ جیسے کا ویسا ہی قبول کرلیں تو مناسب ہے ۔

شری سید اختر حسین (جنگاؤں) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ عادی مجرمین کے متعلق جو مسودہ قانون یہاں زیر بحث ہے وہ اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ ایوان کے سامنے آچکا تھا ۔ اور اب سلکٹ کمیٹی میں سے گشت کرتا ہوا دوبارہ ہمارے سامنے آرہا ہے ۔ میرا احساس اس مسودہ قانون کے بارے میں یہ ہے کہ سلکٹ کمیٹی میں جانے کے بعد بھی اس میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں ہوئی اس کے چہرے کے خد و خال وہی ہیں جو پہلے تھے ۔ البتہ اوسکے بناؤ سنگھار میں کچھ اضافہ ہو گیا ہے ۔ عادی مجرمین کی تعریف پہلے نہیں تھی اب کردی گئی ہے ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ عادی مجرمین کی جسطرح اسمیں تعریف کیگئی اور جن

دفعات کو اس قانون کے ذریعہ حیدرآباد کے عوام پر لاگو کرنے کی کوشش کیجارہی ہے اس میں کچھ بنیادی نقائص ہیں -

سوال یہ ہے کہ آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں - ہمارا سماج جس دور سے گزر رہا ہے اور ہمارا جو ماضی رہا ہے - ہماری جو قومی تاریخ رہی ہے اسکے پیش نظر ہمیں آج کس قسم کا قانون لاناچاہئے - کس قسم کی تبدیلیاں کرنی چاہئے - ہماری سماج کی موجودہ سطح کو بلند کرنے کیلئے ایک طریقہ تو یہ ہوسکتا ہے جو انگریزوں سے ہمیں ورثہ میں ملا ہے - اس وقت جس تقسیم کے قوانین نافذ تھے ان ہی کی نقل کرتے ہوئے ہم قانون بنائیں - جرم اور سزا کے اسی فلسفہ پر جو کہ انگریز سامراج نے اس دیش کو پڑھایا ہے قانون بنائیں اور اپنی جگہ یہ سمجھیں کہ ہم ایک بہت بڑا اصول اختیار کررہے ہیں - ترقی کی ایک بہت بڑی منزل طئے کررہے ہیں - لیکن اسکا ایک دوسرا نقطۂ نظر بھی ہے جیسا کہ ابھی کہا گیا ہماری ایک شاندار قومی تاریخ ہے ایک شاندار قومی کلچر ہے اور ایک شاندار قومی جد و جہد ہے جو ساٹھ سال تک اس دیش میں انگریزوں کے خلاف جاری رہی وہ لڑائی جسکے نیتا پنڈت جواہر لعل نہرو اور دوسرے لوگ تھے - وہ آج بھی اس دیش میں موجود ہیں میں اس ایوان کو وہ بات بھی یاد دلانا چاہتا ہوں جو آج شاید ہمارے ذہن سے نکل گئی ہے - ہماری الماریوں میں آج بھی پنڈت جواہر لعل نہرو کی کتابیں موجود ہیں جسمیں انہوں نے کچھ ایسی ہی باتیں لکھی تھیں اور کچھ ایسے وعدے کئے تھے - کچھ ایسا فلسفہ پیش کیا تھا جسکے بارے میں دیش کی جنتا یہ امید رکھتی تھی کہ آزادی کے بعد اسی فلسفہ اور تصور کو عملی شکل دیجائیگی تو ہمارے سماج میں ایک بنیادی تبدیلی عمل میں آئیگی - میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ الفاظ پنڈت جواہر لعل نہرو کے تھے - انہوں نے یہ کہا تھا کہ جب ہماری حکومت قائم ہوگی - انگریزوں کا دور حکومت دیش میں ختم ہوجائیگا تو سب سے پہلے میں ایسا قانون اس دیش میں لاونگا جس سے ہمارے اس سماج کو لوٹنے والے طبقات ختم ہوجائینگے - پنڈت جواہر لعل نہرو کے یہ الفاظ ہیں کہ اگر مجھے اقتدار حاصل ہوتو میں اون لوگوں کو جو منافع خور ہیں - جو چور بازارئیے ہیں انہیں سماج کا سب سے بڑا مجرم سمجھتے ہوئے سب سے پہلے بجلی کے کھمبے پر پھانسی کی سزا دونگا - ہماری قوم کے اندر جو انحطاط اور زوال پیدا ہوا اور جو پچھڑے ہوئے طبقے بنے وہ انگریزوں کی دو صد سالہ حکمرانی کا نتیجہ ہیں - ان پچھڑے ہوئے طبقات کو اوپر لانے اور سوسائٹی میں جو خرابیاں ہیں انکی اصلاح کرنے کیلئے جو سامراجی تسلط کی وجہ پیدا ہوئیں ایسا قانون بنایا جائیگا - یہ ہم ایک ایسے نظریے کے تحت اور ایک ایسے تصور کے تحت آگے بڑھینگے جو انگریزوں کا دیا ہوا نہ ہوگا بلکہ وہ انکے تصورات کے بالکل خلاف ہوگا لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری سماج کے وہ رشتے ناتے نہ صرف بدستور قائم ہیں بلکہ انکو مضبوط بنانے کیلئے ہم وقتاً فوقتاً کچھ لیپا تھوپی بھی کرتے رہتے ہیں -

عادی مجرمین کا جو مسودہ قانون اس وقت پیش ہے اس میں چوروں - ڈاکوؤں اور دوسرے برے لوگوں کے تعلق سے متعلقہ عہدہ دار اور منسٹر صاحب یہ سمجھتے

ہیں کہ وہی سماج کے سب سے بڑے دشمن ہیں لیکن میں عرض کروں کہ ایک چور تو وہ ہوتا ہے جو رات میں کسی کے گھر میں گھستا ہے اور مال چراتا ہے۔ ایک ڈاکو وہ ہوتا ہے جو کسی بنک پر ڈاکہ ڈالتا ہے لیکن اس سے ہٹ کر دن دھاڑے - کھلے بندوں برسر عام خزانے خالی کئے جاتے ہیں۔ ڈاکے ڈالے جاتے ہیں۔ ہماری سوسائیٹی کو لوٹا جاتا ہے۔ تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان لوگوں کو اس میں شامل نہیں کیا جا سکتا - وہ جو غریبوں کی محنت کو لوٹتے ہیں وہ جو ان کے خون پسینہ ایک کرکے کمائی ہوئی دولت کو لوٹتے ہیں وہ جو بڑے بڑے سرمایہ دار بن رہے ہیں وہ جو لوٹ کھسوٹ کرنے میں منفرد ہیں۔ لیکن ان کے لئے کوئی گنجائش مجھے اس بل میں نظر نہیں آئی - چور بازاری کرنے والے منافع خور اور ہورڈنگ (Hoarding) کرنے والے سرمایہ دار جو ہماری سماج میں چوٹی کے درجہ پر ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری تمام خرابیوں کی بنیاد ہیں - ہم اگر اس سماج کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو در اصل اس قسم کے قوانین بنا کر کر سکتے ہیں جو ان بڑے بڑے سرمایہ داروں کو ان کی بدکاریوں سے باز رکھے - ورنہ صرف ان بچھڑے ہوئے طبقات اور مفلس لوگوں کے لئے قوانین بنائے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری سوج بوجھ اور فکر و نظر کی ایک بہت بڑی غلطی ہوگی - یقیناً انگریزوں کی حکمرانی اور ہماری محکومی کی وجہ سے ایسے عناصر بیدا ہوگئے جو سماج دشمن عناصر کہلائے جا سکتے ہیں لیکن ان عناصر کو دور کرنے کے لئے جب تک اوس پھوڑے پر نشتر نہیں لگایا جاتا بلکہ کسی دوسری جگہ انجکشن دینے کی کوشش کیجاتی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ ہماری سماج کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ وہ عادی مجرمین جو اس مسودہ قانون کی زد میں آتے ہیں ان کا تعلق ظاہر ہے کہ پچھڑے ہوئے طبقات سے ہے اس کے علاوہ یہ بھی شبہات پیدا ہو رہے ہیں کہ اس قانون کے ذریعہ حکومت اور کانگریس پارٹی کا منشأ ابھرتی ہوئی عوامی طاقت اور دیگر مخالف سیاسی پارٹیوں کو دبائے رکھنا ہے۔ یہ اندیشہ اس لئے بھی بجا طور پر ہورہا ہے کہ حکومت اور کانگریس پارٹی کے پچھلے دنوں یہ رویہ رہا ہے کہ بڑھتی ہوئی عوامی طاقت کو دبایا جائے اور مختلف سیاسی پارٹیوں کے ورکرس پر تشدد کیا جائے -

اس مسودہ قانون کا دوسرا پہلو یقینا یہ بھی ہے کہ وہ مجرمین جو تین مرتبہ جرم کے مرتکب ہوچکے ہیں ان کا استحصال کیا جائے لیکن جیسا کہ میں نے کہا اصل سماج دشمن عناصر وہ ہیں جو اپنی دولت کے سہارے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں وہ جو اونچے اونچے محلوں میں رہتے ہیں وہ جو اپنی بھاری بھرکم تجوریوں کے بل بوتے پر مجرمانہ افعال کے مرتکب ہوتے ہیں لیکن اون کے جرائم گرفت میں نہیں آتے - لیکن ایک غریب جو بھوک اور افلاس کی وجہ سے یا کسی اور سماجی ضرورت کی وجہ سے چوری کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے وہ آسانی سے اس قانون کی گرفت میں آتا ہے۔ یقیناً انکی اصلاح کی ضرورت ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ یہ طریقہ کار انکے لئے مناسب ہو سکتا ہے۔ انکے لئے ہمیں ایسے اقدام کرنے چاہئیں جن کی وجہ سے جرائم کی بنیاد ختم ہو۔ انکی دشواریاں۔ انکی تکالیف اور ان کے مصائب ختم ہوں - جہالت جو ہمارے سماج میں ایک گھن کیطرح لگی ہے!

اسکودور کرنے کے لئے بڑے پیمانہ پر ایک ایسی مہم شروع کرنیکی ضرورت ہے جوان لوگوں میں قومی اور سماجی شعور پیدا کرے چلائی جائے انکو باد دلائے کہ انکی قومی تاریخ ایک شاندار ماضی کی حامل ہے۔ اسکی شاندار روایات ہیں۔ اس لئے جب تک انکو اس سطح پر نہ لایا جائیگا میں نہیں سمجھتا کہ ہم اس قانون سے انکی اصلاح کر سکتے ہیں۔ اس قانون سے کسی منزل پر بھی کوئی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ بلکہ اسکے برعکس اس کا نتیجہ یہ ہونے والا ہے کہ جرائم کی رفتار جس تیزی سے آج بڑھ رہی ہے اس کا نفسیاتی رد عمل یہ ہوگا کہ اس میں اور بھی زیادتی ہوگی۔ اس لئے جرائم کی روک تھام کرنے کے لئے جرائم کی بنیاد کوختم کرنے کی ضرورت ہے اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ایک اور دلیرانہ قدم بھی اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ہماری سماج کی جو اونچے قسم کے مجرمین ہیں وہ دن رات مجرمانہ افعال کے مرتکب ہوتے ہیں انکو قانون کی گرفت میں لایا جائے۔ آن بلاك مارکٹیرس کو اور اکسپلائٹیشن کرنے والے سرمایہ داروں کو جو اپنی دولت کے بل بوتے پر عوام کی محنت سے کمائی ہوئی مزدوری اپنا خون پسینا ایک کرکے کمائے ہوئے روپئے کو لوٹتے ہیں۔ ان پر جب تک پابندی نہیں لگائی جائیگی اور اون کی لوٹ کھسوٹ کوختم نہیں کیاجائیگا بلکہ پچھڑے ہوئے طبقات کے لئے ایسے قانون بنا کران کی اصلاح کے خواب دیکھے جائیں گے اور ابھرتی ہوئی عوامی قوت کودبانے کے لئے اس کا استعمال کیاجائیگا تومیں نہیں سمجھتا کہ اسمیں کامیابی حاصل ہوسکتی ہے۔ یہ تاریخ کا تجربہ ہے۔ آج دنیا میں ایسی بھی قومیں ہیں جہاں برائیوں۔ اخلاقی برائیوں کو ختم کیا جا چکا ہے لیکن انہوں نے ان برائیوں کو کسطریقہ سے ختم کیا اس سے ہمیں سبق سیکھنا چاہئے۔ ہمیں اپنی تاریخ سے سبق سیکھنا چاہئے اگر کم ازکم ہم اپنی آزادی سے پہلے کی لڑائی پر نظر رکھیں تو ہم ایک ایسا سماج لاسکتے ہیں جس میں سب برابر نہ ہونگے تو کم ازکم اتنی نا برا بری اور ناہمواری بھی نہ ہوگی جیسی کہ آج ہے۔ میں سمجھتا ہوں اور میرا یہ پختہ یقین ہے کہ مخلوط معیشیت کاجو پرفریب نعرہ ہے اسکی بجائے ہمیں ایک ایسی معیشت لانےکی کوشش کرناچاہئے جس میں اس قسم کے لٹیرے طبقات کا وجود نہو۔ ہم مستقبل قریب میں ان برائیوں کو ختم کرسکتے ہیں اگر ہم اس نا ہمواری کو کم کر یں جو اس وقت ہمارے سماج میں نظر آتی ہے۔ اگر ان بنیادی چیزوں کوچھوڑ کر انہیں نظر انداز کرکے سماجی برائیوں کو ختم کرنے کی حکومت کوشش کرتی ہے تو مجھے آنریبل ہوم منسٹر سے کہنا پڑیگا۔ ع

چھوڑ کر چہرے کے دھبے آئینہ دھوتے ہو تم۔

وہ عوام جو ایک آئینہ کیطرح مجلا ہیں۔ وہ عوام جنکے دلوں میں کوئی کھوٹ نہیں ہے۔ وہ عوام جنکے چہرے صاف ہیں انکو بری نظر سے دیکھیں اور اس قسم کے قانون کے ذریعہ اپنے داغوں اور دھبوں کو دھونے کی کوشش کریں تو اس ارادہ میں کامیابی نہیں ہوسکتی خواہ یہ قانون نیک نیتی ہی سے کیوں نہ لایا گیا ہو۔ لیکن جب تک خود نیک نیتی کے ریلیٹیو تصور میں تبدیلی نہو باوجود آپکی نیک نیتی اور نیک ارادگی کے آپکو کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔ اگر آپ کامیابی کا دعوی کرتے ہیں تو خود اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہوگا۔

ان چند الفاظ کے ساتھ میں کہونگا کہ اس مسودہ قانون میں ہیبیچویل افنڈر کی جو تعریف کیگئی ہے اسکو بدلا جائے اور جیسا کہ میں نے کہا ان لوٹنے والے طبقات کو۔ بلاک مارکٹ کرنےوالے منافع خوروں کو جو محنت کش عوام کی خون پسینہ ایک کر کے کمائی ہوئی دولت کولوٹ کراپنی تجوریوں کا حجم بڑھاتے ہیں انکے واسطے بھی اسی قسم کا اقدام جب تک نہ کیا جائے یہ قانون نہ صرف تشنہ اور نامکمل رهیگا بلکہ بنیادی طور غلط قانون رهیگا ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کافی بحث ہوچکی ہے ۔ اگر کوئی خاص پائینٹ کہنا ہوتو اجازت دیجاسکتی ہے۔ ورنہ ریپٹ (Repeat) کرنا بیکار ہے ۔

శ్రీ ఉప్పల మల్సూర్.— కొద్దికొద్దిగా క్రొత్త మాటలు రావచ్చును.

شری سی ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ۔ ٹرائیبس کے تعلق سے انہیں کہنے کی اجازت دیجانی چاهئے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ میں منع تو نہیں کرتا لیکن پائینٹس ریپٹ (Points repeat) نہوں ۔

شری اندنپا ۔ اسپیکر سر۔ میں اس بل کا سواگت کرتا ہوں ۔ حکومت پر امن و امان قائم رکھنے کی ذمہ داری ہے ۔ اسکے لئے قوانین بنائے جاتے ہیں اور وقت کے لحاظ سے انکا استعمال ہوتا ہے ۔ اس سلسلے میں ضابطہ فوجداری میں دفعہ ۱۱۰ ہونے کے باوجود اسکی ضرورت اسلئے محسوس ہوئی ہے کہ جرائم پیشہ یا عادی مجرمین کی حرکات پر کنٹرول کیا جائے ۔ موجودہ حکومت عوامی حکومت ہے جو کافی کوششوں کے بعد قائم ہوئی ہے ۔ اسکو عوام کی اصلاح اور همدردی کا خیال رهنا چاهئے ۔ جن لوگوں کو عادی مجرمین کہا جاتا ہے وہ بھی عوام ھی میں سے ہوتے ہیں ۔ انکی اصلاح کیلئے حکومت کو قانون بنانا ھی پڑتا ہے ۔ لیکن محض قیاسات کی بناء پر اس کو انوکھے طور پر سوچکر اسکی مخالفت کرنا مناسب نہیں ۔ جب قانون بنایا جاتا ہے تو اسکا واجبی طور پر ھی استعمال ہوگا ۔ حکومت نے اپنی ذمہ داری کو جو امن قائم کرنے کے تعلق سے ہے اسی کی تکمیل میں یہ قانون پیش کیا ہے ۔ اور پھر اس قانون کے استعمال کا اختیار تو عدالت ھی کو ہوتا ہے جو نہایت سوچ سمجھکر اور موزوں اور واجبی طریقے سے قوانین کا استعمال کرتی ہے ۔ میں برادران اپوزیشن سے اپیل کرتا ہوں کہ اس کی اهمیت کو واجبی قراردیں ۔ اور قیاسات کی بناء پر اس پر اعتراض کر کے اس بل کی اهمیت کو نہ گھٹائیں ۔ میں موور آف دی بل کو اس بل کے لانے پر مبارکباد دیتا ہوں ۔ اوراس بل کا سواگت کرتا ہوں ۔ اس قانون پر اعتراض نہونا چاهئے ۔ حکومت کو چاهئے کہ جس مقصد سے قانون بنایا گیا ہے صحیح استعمال کے طرف خاص دلچسپی لیں تاکہ عوام کی بھلائی اور مجرمین کی اصلاح ہوسکے ۔

శ్రీ ఉప్పలమల్సూర్, (సూర్యపేట-రిజర్వుడు).—

స్పీకర్ సర్,

ఇప్పుడు మనముందుకు రెండవసారిగా అలవాటుగా నేరాలుచేసేవారినిగురించి, వారిని, శిక్షించడాన్ని గురించి ఒక కానూన్ తీసుకవచ్చారు. అలవాటుగా నేరాలుచేసేవారిని, ఆ నేరాలు చేయకుండా వారిని ఆ బారినుండి రక్షించడానికి, ఆ విధంగా నేరాలు చేసేటటువంటివారిని శిక్షించడానికి యీ కానూన్‌తీసుకువచ్చారు. దానిని బిల్లు రూపంగాతెచ్చి, అసెంబ్లీచేత, ఆమోదింపజేసుకొని, దానిని అమలులో పెట్టడంకోసం, ఇప్పుడు హౌస్‌లోనికి తీసుకవచ్చారు. పూర్వం, సామ్రాజ్య వాదుల ప్రభుత్వం పరిపాలించినపుడు వారు తమ అధికారాన్ని చేతబట్టుకొని, అడవిలోఉండి అడవిజీవితం గడుపుతున్న బీద ప్రజానీకంమీద తమ అధికారాన్ని చేతబట్టి వారిని నిర్బంధపెట్టి, వారిని కష్టాలకుగురిచేసి, వారిని పీల్చిపిప్పిచేసి, నాశనం చేయడానికి ప్రయత్నం చేసింది. ఆ నాటి ప్రభుత్వం ఆ విధంగా బీద ప్రజలను మోసం చేసి, ధాన్యం, ధనం దొంగిలించుకు పోయారు. ఆ విధంగా నిర్బంధ కానూన్లు చేసి పరిపాలన సాగించారు తరువాత, ఎప్పుడైతే మనకు స్వరాజ్యం వచ్చిందో ఎప్పుడైతే మనదేశం స్వతంత్ర భారతదేశం అయిందో, అప్పుడే మన భారతరాజ్యాంగం ప్రకారం ఆనాటి ప్రభుత్వం చేసినకానూన్‌లను ఎగరకొట్టవలసివచ్చింది. అందుచేత ఇటువంటిచట్టాలు, యీనాడు లేకుండాపోయాయి. మళ్ళా తిరిగి యీ ప్రభుత్వం అలవాటుగా నేరాలు చేసేటటువంటి వారిని శిక్షించడానికంటూ చెప్పి, ఒక కానూన్‌తెచ్చి తిరిగి ఇటువంటి అడవిజాతిపై అధికారం చెలాయించడానికి ప్రయత్నిస్తోంది. కాని, మనం ఎవరైతే అలవాటుగా నేరాలు చేస్తున్నారని అనుకొంటామో వారికి విజ్ఞానము కలిగి, వారు మానవులవలె బ్రతకడానికి, వారుకూడా నాగరికంగా బ్రతకడానికి ప్రయత్నించి, వారి హక్కులను కాపాడుకోడానికి పోరాటాలు సాగిస్తున్నారు.. ఇప్పుడున్న అధికారంలోని పార్టీవారిని అధికారంనుండి తీసి వేస్తారనే ఉద్దేశంతో యీ ప్రభుత్వం యీ బిల్లును తీసుకువచ్చి, పేద ప్రజానీకంమీద, అడవి జాతులమీద అధికారం చెలాయించడానికి ప్రయత్నిస్తోంది. ఈ బిల్లుఉద్దేశం గురించి నాకు స్పష్టంగా అగుపించేదేమంటే, తిరిగి వాళ్ళమీద పెత్తనం చెలాయించడానికి, వారిని అణచడానికి మాత్రమే ప్రయత్నిస్తోందనేది నాకు అనుమానంగాఉంది. ఈ కానూన్‌చేసి, అలవాటుగా నేరాలుచేసేటటువంటివారిని పట్టుకొనే అధికారం పోలీసుకు అప్పగించి, పోలీసుద్వారాగాని కోర్టు ద్వారాగాని, మనం వారిని ఆ నేరాల బారినుండి దూరము చేస్తామా అంటే ఏమాత్రం దూరంచేయలేము. ఈ బిల్లులో ఎవరైతే ౫ సంవత్సరాలలో 3 సార్లు జైలుశిక్ష అనుభవిస్తారో, వారిని ఒకగ్రామమునుండి ఇంకో గ్రామానికి లేక ఒకతాలూకానుండి యింకోతాలుకాకు పోకుండా నిర్బంధించేందుకు, ఒకవేళపోయే సమయంలో అనుమతి తీసుకొని, ఆజ్ఞ తీసుకొని పోవాలని ఇందులో చేర్చబడ్డది. కాని అతడు తన జీవితావసరాలను సమకూర్చుకొనుటకు ఇంకో గ్రామం పోవలసిఉంటుంది. తనజీవితావసరాలు ఆ వూళ్ళో సంపాదించుకోలేక పోవచ్చును. ఆ విధంగా తన జీవిత అవసర వస్తువులను సంపాదించుకొనేందుకు ఇంకోఊరు పెడితే, అతడు చట్టాన్ని ఉల్లంఘించి నడిచాడని, ప్రభుత్వంగాని, పోలీసులుగాని, మేజిస్ట్రేటుగాని అనుకొన్నట్లయితే

అతడికి ఎక్కడికి పోవడానికి వీల్లేదనిచెప్పి, ఒక గ్రామంలో పెట్టి నిర్బంధించే అవకాశం ఈ బిల్లులోచేర్చబడింది. ఈ విధంగా ఆంక్షలు పెట్టి, వారునేరాలు చేయకుండా ముందుకు తీసుకు వస్తావా అంటే తీసుకురా లేము. వారు వారియొక్క జీవిత అవసరాలకొరకు ఏమి కావాలి? వారు యీ దొంగతనం ఎందుకు చేస్తున్నారు? దొంగతనాలు చేయడానికి కారణం ఏమిటి? అనేది ప్రభుత్వం మొట్టమొదట గుర్తించి, కారణాలు తెలుసుకొని, వారిజీవిత అవసరాలకొరకు కావలసినటువంటి ఏవేవి సౌకర్యాలు కావాలో అవి ఇస్తే, వారునేరాలు చేయడం తొలగిపోతుంది. అసలు నేరాలు ఎవరు చేస్తున్నారనే విషయం గ్రహించాలి. ఈ రోజుల్లో నేరాలుచేశారనిచెప్పి, కేసులు పెట్టి అనేక మందిని జైళ్ళకు పంపిస్తున్నారు. ఉదాహరణకు ఒకవిషయం చెబుతాను. పర్యాయవల్లి గ్రామంలో ఒక రైతుకు అతని భూమిచేసే చిన్న కౌలుదార్లకు మధ్యకొన్ని సంఘటనలు జరిగాయి. దానిని గురించి ఒక కాంగ్రెసు వ్యక్తి, రైతుకు మద్దతుగా ఉండి ఆ కౌలుదార్లను అనేక కష్టాలకు గురిచేస్తూంటే, ఆ కౌలుదార్లు ఆ రైతు దగ్గరకుపోయి "మమ్మల్ని యీ విధంగా కష్టపెట్టడం సబబుకాదు. మేము ఏమి చేయలేదు" అనిచెప్పుకొంటే, ఆరైతు "నన్నుకొట్టడానికి వచ్చారని, నా ఇళ్ళు దోచుకోడానికి వచ్చారని" చెప్పి, సూర్యాపేట అమీన్‌కు, సర్కిల్ ఇనస్పెక్టరుకు, జమేదారుకు రిపోర్టు ఇచ్చారు. వాళ్ళు, యీ కౌలుదార్లు ౮ మందీ రైతులను కొట్టారని చెప్పి కోర్టులో పేష్‌చేశారు. ఇళ్ళపై దాడిచేశారని కోర్టులో పేష్‌చేశారు. కోర్టువారు విచారిస్తామనిచెబితే, కాంగ్రెసు నాయకులు అయినటువంటి అమృతరెడ్డి, రాజేశ్వరావు అనే వకీలు మెజిస్ట్రేటుకు జమానత్ సరైందికాదని, జమానత్ అవసరం లేదని చెప్పి జమానత్ యివ్వడానికి బంద్‌చేయించి, వాళ్ళను నల్లగొండజైలుకు పంపించారు. గ్రామాల్లో దొంగతనం అంటే ఎవరూ చేయడంలేదు. హరిజనులు పెట్టికిపోతే సిరికొండ రైతు సంఘం కార్యకర్త పోయి "పెట్టి చేయడం సరిఅయిందికాదు; కానూన్ ప్రకారం పెట్టిచేయడం బందు అయింది; ఇంటికిపొమ్మని" ఆ హరిజనులకు చెబితే, వాళ్ళు వెళ్ళిపోయారు.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - میں سمجھ نہ سکا کہ ان واقعات سے بل کا کیا تعلق ہے -

శ్రీ ఉప్పల మల్సూర్ .—

దొంగతనం ఎవరు చేస్తున్నారో, దొంగతనం చేసేది ఎట్లాచేస్తున్నారో ఒక మాటలో చెబుతాను. ఆ హరిజనులు ఇంటికి పోయిన తరువాత అక్కడి కాంగ్రెసు నాయకుని మద్దతుతో చెన్నూరు రామయ్య బ్లాక్‌మార్కెట్ చేసుకొంటూ, బట్టలదుకాణం నడుపుకొంటూంటే, ఆ దుకాణంలో దొంగతనం చేశారని చెప్పి వాళ్ళు జమేదారుకు రిపోర్టుచేశారు. ఆ విధంగా హరిజనులు ఆ బట్టలకొట్లో దొంగతనం చేశారని సూర్యాపేట మున్సిఫ్ కోర్టులో పేష్ చేశారు. ఈ విధంగా ఉన్నది, నేడు దొంగతనం చేస్తున్న విధానం. ప్రభుత్వం వెనుకబడిన జాతులను అభివృద్ధిలోనికి తీసుకురావడానికి, వాళ్ళను ముందుకుతీసుకురావడానికి వాళ్ళ అవసరములను తీర్చడానికి ఆలోచించక యీ బిల్లును తీసుకవస్తోంది. వాళ్ళను నిర్బంధించడానికి మాత్రమే ఉపయోగిస్తుంది గనుక, యింకా మన రాజ్యాంగంలో యీ నేరాలకొరకు యీ బిల్లు ఉంచటం సరైందిగాదుగనుక, యీ బిల్లును మంత్రిగారు వాపసు తీసుకుంటారని ఆశిస్తున్నాను.

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी. अुपाअध्यक्ष महोदय, जो लोग आदतन जुर्म करनेवालें होते हैं अुसे कम करनेके लिये यह बिल हाअुस के सामने लाया जा रहा है, लेकिन मैं कहना चाहतां हूं कि अिस कानून के पास करने से ही आदातन जूर्म करना कम नही होता है।

मै देहात में रहता हूं और अिस लिये अच्छी तरह जानता हूं कि जब गरीब आदमी को कोअी पेशा नहीं होता है तो अुस का पेटतो अुसे चुप नही बैठने देता। फिर वह किसी के खेत में जाकर मिरच की चोरी करता है, और पुलिस आकर अुसे पकड कर ले जाती है, और अुसे सजा देती है। अब जब वह सजा पूरी करके आता है तो अुसे अपने खेती पर काम देनेके लिये कोअी आदमी तैयार नही होता। अुसे मजदूरी देने के लिये कोअी तैयार नहीं होते; और अुसे नौकरी पर रखने के लिये झिझकते हैं। दूसरी बात यह है कि कभी आसपास के मवाजीयात में चोरी वगैरा होती है तो पहले पुलिस अुस आदमी को शक पर पकडकर हवालात मे ले जाती है और फिर अिस आदमी को भी गवाह देने के लिये जाना पडता है और फिर काम में खलल पडती है।

आज यह जो बिल लाया जा रहा है अुसमें अिस तरह की कोअी गुंजायश नही रखी गअी है कि अिस तरह से अेक बार सजा भुगतकर आने के बाद वहां के लोग अुसे काम नही देते, तो अिसके लिये क्या किया जाय। अैसी हालत में अुसे कोअी रोजी नही देता है, तो अपना पेट पालने के लिये अुसके पास कुछ नही होता तो मजबूरन फिर से कुछ अुसे चोरी ही करनी पडती है। जब मैं अेक वक्त सत्याग्रह करनेके अदिलाबाद के जेल में गया था तो मुझे वहां पर बहुत से क्रिमिनल कैदियों से मिलने का मौका मिला। जब ये क्रिमिनल कैदी अपनी सजा खतम करके जेल के बाहर जाते थे तो कहकर जाते तो थे कि भाअी हमारा बिस्तरा, चंबु, कंबल आदि सम्हाल कर रखिये हम फिर से दोचार दिन के बाद यहीं आने वाले हैं। जेल यही हमारा घर है।

मै जब अुनसे पूछता हूं कि आप फिर से यहां आने की अिच्छा क्यों करते हैं, तो वे कहते हैं कि जब हम अेक बार जेल में जाकर बाहर आते हैं तो लोग हमें बुरी निगाह से देखते हैं, और हमें कोअी बाहर काम भी नहीं देता है। पेट तो भरना हीं पडता है, अिस लिये लाचार होकर हमें फिरसे चोरी ही करनी पडती है, और चोरी करने पर जेल में आना पडता है।

अिस लिये मैं हुकूमत से यह अर्ज करना चाहता हूं कि हर ताल्लुके में, हर जिले में और कसबें में अैसे कारखाने खोले जायं कि जेल से आते ही वे अुन कारखानों में दाखिल हो सके, और अुनको रोजी मिल सके। जलो मे मुक्तलिफ पेश सिखाये जाते हैं, लेकिन कोअी पेशा सीखकर वे जब बाहर आते हैं तो अुनको कारखानों में लेने के लिये कोअी तैयार नहीं होता। नतीजा यह होता कि वे फिर चोरी करते हैं। ज्यादा तर अैसे ही चोर होते हैं जिन्हें जेल से आने के बाद काम नही मिलता और मजबूरन फिर से चोरी करनी पडती है।

अब ज्यादा विषयों पर मै बोलनेवाला नही हूं। आपने जो कानून लाया है वह ठीक है। लेकिन में हुकूमत से अितनी अिलतजा करूंगा कि ताल्लुकों में और हर जगह अैसे कारखाने खोले जाय ताकि अुन कारखानों में दाखिल होकर अुनको अपना पेशा करने का मौका मिलें। सिर्फ कानून बनाने से कुछ नही होता। अुसमें यह दृष्टि रखनी चाहिये। अितना कहते हुअे मैं अपनी तकरीर खतम करता हूं।

شری د گمبر راؤ بندو۔ مسٹر اسپیکر سر۔ پہلی ریڈنگ کے بعد جب اس بل کو پیش کیا گیا تھا تو نہایت شد و مد کے ساتھ اس سے اختلاف کیا گیا تھا اور اسکو غلط عینک سے دیکھنے کی کوشش کیگئی تھی ۔ عام طور پر یہ بھی خیال کیا جانے لگا تھا کہ اسکے پیچھے کوئی سیاسی مقصد کارفرما ھے ۔ اسی لئے میں نے اسکی منظوری میں عجلت سے کام نہیں لیا ۔ میں یہ چاھتا تھا کہ جہاں تک ممکن ہوسکے اس بات کی کوشش کیجائے کہ جو شبہات اس سلسلہ میں پیدا ہوگئے ہیں وہ دور ہوجائیں اور اصل مقصد جو اس قانون کے نافذ کرنے کا ھے وہ ممبرس کے سامنے آجائے ۔ اسی خیال کے تحت اسکو سلکٹ کمیٹی کے حوالہ کیا گیا ۔ جیسا کہ آنریبل ممبر اپوزیشن نے کہا یہ ضرور ھوا کہ اس طرف کے آنریبل ممبرس نے ایک پوائینٹ آف ویو (Point of Veiw) سے اسکو سمجھنے کی کوشش کی اور اپوزیشن کے ممبروں نے ایک دوسرے پوائنٹ آف ویو سے اسکو سمجھنے کی کوشش کی ۔ اسکا نتیجہ یہ ھوا کہ پہلے ڈرافٹ (Draft) کے مقابلہ میں ہم کچھ آگے ھی بڑھگئے ہیں ۔ کوئی قانون اوس وقت تک کامیاب نہیں ھوسکتا جب تک کہ اوسے زیادہ سے زیادہ تائید حاصل نہ ہو ۔ میں نے اس مقصد کی وضاحت پہلی ریڈنگ کے وقت ھی کردی تھی ۔ پینل لاز (Penal Laws) تعزیری قوانین و ضوابط جو ہندوستان میں نافذ تھے اون میں جرائم پیشہ لوگوں کیلئے بھی ایک قانون تھا جو ھر جگہ نافذ تھا ۔ جسکی رو سے یہ قرار دیا گیا تھا کہ فلاں فلاں جاتیوں کے لوگ جرائم پشہ تصور کئے جائینگے ۔ کانسٹی ٹیوشن کے نفاذ کے بعد اوسکے بنیادی تصور کے تحت اس رحجان کا دور کرنا ضروری سمجھا گیا کہ کسی مخصوص جاتی کے تعلق سے یہ تصور کیا جائے کہ وہ جرائم پیشہ ھوا کرتی ھے ۔ چنانچہ اسکو نکال دیا گیا ۔ اسکے بعد کریمنل لا (Criminal Laws) میں ایک ویا کیوم (Vacuum) پیدا ھوگیا ۔ اس خلاء کو دور کرنے کیلئے دوسرے اسٹیٹس میں قوانین بنائے گئے اور اون قوانین کے تحت ایسے لوگوں پر نگرانی عائد کیگئی جو عادی جرائم پیشہ تھے ۔ لیکن ویسی نگرانی حیدرآباد اسٹیٹ میں نہیں تھی جسکی وجہ سے متصلہ اسٹیٹس کے عادی مجرمین کو اسکا موقع تھا کہ وہ جو کچھ کرنا چاھیں یہاں آکر کریں جہاں وہ قانون کی جکڑ بندیوں سے محفوظ رھسکتے ہیں ۔ چنانچہ ھمارا تجربہ یہ رھا کہ متصلہ اسٹیٹس کے ایسے مجرمین چوریاں کر کے ڈا کے مار کے یہاں آتے رھے ۔ بعض لوگ بنیادی طور پر اس چیز کو ماننے کیلئے تیار نہیں ھیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جرائم کو ختم کرنے کا یہ طریقہ نہیں ھوسکتا ۔ تعزیری قوانین کے ذریعہ اسکا انسداد نہیں ھوسکتا ۔ وہ یہ دعوی کرتے ہیں کہ اگر لوگ آرام سے رھینگے تو ظاھر ھے کہ انکو چوری کرنے کی ضرورت ھی کیوں پیش آئیگی ۔ اسطرح اگر ذرائع معیشت فراھم کردئے جائیں تو جرائم کا خود ھی انسداد ھوجائیگا ۔ لیکن میں اس نظریہ کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ھوں ۔ ھاں اتنا مانتا ھوں کہ اس طرح سے ایک حد تک جرائم میں کمی ھوگی لیکن یہ تصور صحیح نہیں ھے کہ جرائم کا کاملا انسداد اس طریقے سے ھوسکتا ھے ۔ ھم دیکھتے ھیں کہ متمدن ممالک میں بھی جہاں کافی فارغ البالی ھے روز گار کے ذرائع کی فراوانی ھے وھاں بھی جرائم ھوتے ھیں ۔ کوئی ملک ایسا نہیں ھے

جہاں جرائم کا وجود ہی نہو ۔ کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں قوانین کی موجودگی کے باوجود جرائم سرزد نہ ہوتے ہوں ۔ اسکا علاج یہ تو نہیں ہوسکتا کہ جرائم کو جرائم ہی تصور نہ کیا جائے۔ اسکا انسداد اسطرح سے تو نہیں ہوسکتا کہ پینل کوڈ (Penal Code) کو منسوخ کردیا جائے ۔ میں اسکو مانتا ہوں کہ جب کوئی پھوڑا ہوتا ہے تو وہ خون کے بگاڑ کی وجہ سے ہوتا ہے ۔ اگر اسکے متعلق یہ کہا جائے کہ پھوڑا تو خون کے بگاڑ کی وجہ سے ہوا ہے لہذا اسپر عمل جراحی کی کیا ضرورت ہے دوا استعمال کرائے تا کہ خون صاف ہو ۔ تو میں ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں ۔ کیونکہ پہلے تو یہ سوچنا ہے کہ آج جو تکلیف ہے اوسکو کسطرح سے دور کیا جاسکتا ہے۔ مصفی خون دوا آپ استعمال کرائینگے تو رفتہ رفتہ خون صاف ہوگا اور کچھ دنوں کے بعد وہ پھوڑا کم ہوجائے گا لیکن آج کی تکلیف کا کیا علاج ہے ؟ اوسکے لئے آپریشن ہی ایک موثر علاج ہوسکتا ہے جو فوری تکلیف کو دور کردیگا ۔ دوا کا فائدہ اسمیں شک نہیں کہ دور رس ہوسکتا ہے اسپر بھی عمل کرنا چاہئے ۔ دور رس فائدہ پہنچانے والے مسائل کی نسبت تو ہم الگ الگ مواقع پر بحث کرتے آئے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ عمل جراحی جو اسکا فوری علاج ہے اسپر عمل کرنا چاہئے یا نہیں ۔ یا تو آپ یہ مان لیجئے کہ جرائم کا وجود ہی نہیں ہے ۔ اگر آپ اسکو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جرائم کا وجود ہے تو پھر اسکے انسداد کیلئے انسدادی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے ۔ جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے کہا میں اسکو مانتا ہوں اور میرا بھی یہ تجربہ ہے کہ جیل میں ایسے لوگ ملتے ہیں جو جیل میں اسلئے آتے ہیں کہ جیل سے باہر وہ کوئی ذریعہ معاش نہیں رکھتے ہیں ۔ لیکن اسکا واحد علاج یہ نہیں ہے کہ بار بار فوجداری مقدمات قائم کرتے جائیں اور تین مہینے چھ مہینے اور ایک سال کیلئے انہیں جیل بھیجتے جائیں ۔ یہ اسکا علاج نہیں ہوسکتا ۔ ہم مجرمین کو دو کیٹیگریز (Categories) میں منقسم کرتے ہیں۔ ایک وہ جو اتفاقیہ طور پر ناسمجھی سے یا اشتعال کی وجہ سے یا کسی لالچ کی وجہ سے کسی جرم کے مرتکب ہوئے ہوں لیکن ایک شخص ایسا ہوتا ہے جسکے دل کی ساخت ہی کچھ ایسی ہوتی ہے کہ بغیر جرم کئے رہ نہیں سکتا ۔ اوسکو بغیر جرم کئے تسکین ہی نہیں ہوتی۔ یہ ایک ایسی بیماری ہے جو اوسکو ہیبی چوول افینڈر بنادیتی ہے اسکا علاج کسطرح کیا جائے یہ سوچنا ضروری ہے ۔ اگر یہ کہا جائے کہ ہیبی چوول افینڈرس کا وجود ہی نہیں ہے تو میں اسکو ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں ۔ ایسے لوگ ہوتے ہیں ۔ سوسائیٹی میں انٹی سوشیل الیمنٹس (Anti-Social Elements) ہوتے ہیں ۔ اگر ایسے لوگوں کے علاج کی تدابیر اختیار کی جائیں اور گورنمنٹ انکی اصلاح کیلئے قوانین نافذ کرنا چا ہے تو یہ خیال کرنا کہ عوام پر کوئی مصیبت نازل ہونے والی ہے درست نہوگا ۔ ہم عوام کو جرائم پیشہ نہیں سمجھتے بلکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عوام کا ایک بہت چھوٹا حصہ جرائم پیشہ ہے۔ غور کیجئے کہ ایک کروڑ حیدرآباد کی آبادی میں سے جیلوں میں رہنے والے لوگ کتنے ہیں۔ پانچ چھ ہزار سے زیادہ نہ ہونگے ۔ اسمیں بھی پورے لوگ ہیبی چوول افنڈرس نہیں ہیں بلکہ بڑی تعداد اوس کیٹیگری (Category) کی ہے جو میں نے اس سے پہلے بیان کی ہے

کہ اتفاقیہ طور پر اون سے جرم سرزد ہوگیا۔باقی بہت تھوڑے لوگ ہیبیچوول افنڈرس ہیں ۔ میں پوچھتا ہوں کہ سوسائیٹی کے امن و چین کے لئے سوسائیٹی کی بھلائی کیلئے ہزار دو ہزار لوگوں پر کوئی رسٹرکشن عائید کرنا ضروری ہوتو کرنا چاہئے یا نہیں ۔ کورٹ کےسامنے لاکر کسی کو سزا دلانا ہی ایک علاج نہیں ہےبلکہ ہم نے یہ خیال کیاکہ اگر انکے سٹلمنٹ کا انتظام کر کے انہیں کالونیز (Colonies) میں رکھا جائے جہاں اونکے روزگار کا انتظام ہو اور وہ اپنے بیوی بچوں کےساتھ رہکر ایک اچھے شہری بننےکی تربیت حاصل کرسکیں اور اسطرح ان پر نگرانی رکھی جائے تو یہ بھی ایک اچھا طریقہ علاج ہوگا اور اون کی وجہ سے پورےسماج کو تکلیف پہنچنے کا جو اندیشہ ہے اوس سےپورا سماج بچ جائیگا ۔ اس سے تو پورا هاؤس متفق ہوگا کہ پورے سماج کی بھلائی زیادہ ضروری ہے ۔ اسمیں اس بات کی بھی کوشش کیگئی ہے کہ دوسرےنقطہ نظر کو بھی شامل کرلیا جائے جسطرح کہ آرکیٹکچر (Architecture) میں ہندو مسلم کلچر کے ملاپ سے ایک نئی خوبی پیدا کرنے کی کوشش کیجاتی ہے جیسے کہ کسی بلڈنگ میں ایجنٹہ کےطرز تعمیر کے ساتھ ساتھ ایرانی طرز کی بھی آمیزش کی جاتی ہے۔ اسطرح کی جو کلچرل چیزیں آپ ہم دیکھتے ہیں۔ اوسی طرح اس بل میں بھی مختلف زاویوں کو ایک جگہ لانے کی کوشش کیگئی ہے۔ جب ہم اسطرف متوجہ کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ کوئی خاص پکچر نظر نہیں آتا ہے ۔کہا گیا کہ ڈیفینیشن (Definition) نہیں دیا گیا ۔ جب اسکی ضرورت محسوس کیگئی تو ڈیفینیشن دیا گیا ۔ جہاں تک ہوسکا ہم نےسب پائینٹ آف ویوز کو سامنے رکھتے ہوئے بل کو زیادہ سے زیادہ اطمینان بخش بنانے کی کوشش کی ۔ اس کےبعد اگر بعض لوگ اس کو ہماری بدنیتی تصور کرتے ہیں تو اس کا علاج میرے پاس نہیں ۔ اگر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ محض کسی پارٹی کو دبانے کے اغراض کے لئے یہ بل لایا جارہا ہے تو اسمیں میرا قصور نہیں ہے ۔ یوں تو یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ انڈین پینل کوڈ محض اس وجہ سے بنایا گیا ہے کہ بعض لوگوں کو اوس کے ذریعہ دبایا جائے ۔ اور اس بات کی واجبیت بھی هاؤس کےسامنے بیان کر کے اوسکو نکال دینے کے متعلق بحث کیجاسکتی ہے ۔ لیکن اس کو ہم ماننے والے نہیں ہیں ۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہیبیچول آفنڈرس بل کا لانا ایک نہایت ضروری چیز تھی۔ جو ویکیوم پیدا ہوگیا تھا اوسکو اس قانون کے ذریعہ پر کرنا ضروری تھا ۔ میں تو یہ بھی کہونگا کہ اس بارے میں مختلف اسٹیٹس میں ہم جو الگ الگ قوانین دیکھ رہے ہیں اون کی بجائے پورےانڈیا پر حاوی ہونے والا ایک مرکزی قانون ہونا چاہئے تھا ۔ اور شائد ایسا ہوگا بھی ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں انڈین پینل کوڈ میں ترمیم کرنے کی کوشش کیجارہی ہے ۔ ممکن ہے یہ کہا جائے کہ جب وہاں اس طرح کی کوشش ہورہی ہےتو آپ کیوں یہ قانون بنارہے ہیں ۔ میں یہ کہونگا کہ ہم اس سلسلہ میں سال دو سال تک ویکیوم رکھنا نہیں چاہتے ۔ اس وجہ سے میں ان آنریبل سے جو یہ رائے رکھتے ہیں کہ اس بل میں کچھ چیزوں کے سلسلہ میں ترمیم کی ضرورت ہے اپیل کرونگا کہ جس ڈھنگ اور میگزیمم یونیفارمیٹی (Maximum Uniformity) کے ساتھ اس بل کو لایا گیا

ھے اسے منظور کرلیا جائے - بعد میں تجربه سے اگر معلوم ھو که ترمیم کی ضرورت ھے تو بیشک حکومت اس کے بارے میں همیشه تیار رهیگی - ان چند الفاظ کے ساتھ میں هاؤز سے اپیل کرتا هوں که وه اس بل کو منظور کر لے -

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. XXXI of 1952, the Hyderabad Habitual Offenders (Restriction and Settlement) Bill, 1952 be read a second time."

The motion was adopted.

Mr. Deputy Speaker : Let us take up amendments.

Clause 2.

Shri B. D. Deshmukh : I beg to move :

"That in line 10 of para (*b*), for the figures '12' substitute the figure '18'"

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri K. Anantharama Rao (Devarkonda) : I beg to move:

"Omit the explanation to para (*b*)"

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

* شری بی - ڈی - دیشمکھه - مسٹر اسپیکر سر - دفعه (۲) هبیچول آفنڈر کی تعریف کے سلسله میں میری جو امنڈ منٹ ھے اوس کے متعلق میں مختصراً عرض کرونگا - سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے پہلے هیبیچول آفنڈر کی تعریف نہیں تھی - بل سلکٹ میں جانے کے بعد شدت کے ساتھ یه محسوس کیا گیا که اس قانون کے اغراض کے لئے عادی جرائم پیشه کا تصور کس سے متعلق کیا جائے اوسکی تعریف کرنا ضروری ھے - اس ضرورت کے مدنظر اور اون خیالات کے پیش نظر جو فرسٹ ریڈنگ کے سلسله میں کئے گئے تھے هیبیچول آفنڈر کی تعریف دفعه (۲) کے ضمن (بی) میں کی گئی - اس سلسله میں جتنے شرائط لازمی تھے اس تعریف میں رکھے گئے - میں سمجھتا هوں که وہ تعریف ایک حد تک صحیح ھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جمله جرائم کی جو سزا هوگی اوسکی مجموعی مقدار جو رکھی گئی یعنی پانچ سال کے دوران میں ۱۲ ماہ کی مدت جو رکھی گئی ھے وہ کم ھے تعریف کو بادی النظر طور پر دیکھنے سے معلوم هوتا ھے که هیبیچول آفنڈر ایسا هی شخص قرار دیا جائےگا جو زیاده سے زیاده جرائم کا مرتکب هوتا هو اور همیشه جرائم کرنے کا

عادی ہو - اگر یہ تصور صحیح ہے اور اس قانون کے اغراض کے لئے اس قسم کا تصور ہی ہونا چاہئیے تو میں سمجھتا ہوں کہ اجتماعی سزا کی جو میعاد (۱۲) ماہ رکھی گئی ہے وہ بہت کم ہو جاتی ہے - شیڈول میں جو جرائم بتلائے گئے ہیں ایسے جرائم جن میں تعزیرات کے تحت عام طور پر چھ ماہ یا اس سے زیادہ کی سزا ہو سکتی ہے - یہ تصور کرلیا جائے اس تعریف کی روشنی میں جیسا کہ بیان کیا گیا کہ مسلسل تین مرتبہ کا سزا یافتہ ہونا چاہئیے اور اگر اس کے لئے حاکم کم از کم چھ ماہ کی سزا صادر کرے اور وہ تین مرتبہ اس کا مرتکب ہو چکا ہو تو اجتماعی میعاد (۱۸) ماہ ہی ہونی چاہئیے اس لحاظ سے میری ترمیم ایک واجبی ترمیم ہے- یا سنگین جرائم میں سزا کا مرتکب ہوگا تو چھ ماہ کے لگ بھگ سزا ہوگی اور اگر تین جرائم میں سزا ہونا لازمی ہو تو اوسکی میعاد ۱۸ ماہ ہوگی - اس لئیے ۱۲ ماہ کی جو میعاد رکھی گئی ہے اوس کو نکالکر ۱۸ ماہ یعنی ڈیڑھ سال کی مسلسل سزا تین مختلف جرائم میں جس شخص کو ہوگی اوس شخص کو اس قانون کے اغراض کے لئیے ہیبیچول افنڈر قرار دیا جائے - میرا یہ تصور نیا نہیں ہے - بلکہ دیگر پراونسس میں بھی اس قسم کی ہی تعریف کی گئی ہے- جہاں تک میرے علم میں ہے- مدراس میں ۱۸ ماہ کی میعاد رکھی گئی ہے- چند صوبے ایسے بھی ہیں جہاں پر تین سال کی میعاد رکھی گئی ہے- عملی تجربہ کے بعد میرا سجھاؤ یہ ہے کہ ۱۸ ماہ کی میعاد واجبی ہے - دیگر پراونسس کے قوانین کی مطابق میں ہی میری ترمیم ہے - مجھے امید ہے کہ موور آف دی بل میری ترمیم کو قبول کر لیں گے انہوں نے صاف صاف طور پر جب یہ کہا ہے کہ جرائم پیشہ لوگوں کی اصلاح کا تصور اس قانون میں ہے اور اون کو چھوٹے چھوٹے جرائم کے تحت ستانا مقصود نہیں ہے تو یہ مناسب ہوگا کہ ۱۲ ماہ کی میعاد کے بجائے ۱۸ ماہ کی میعاد مقرر کیجائے - زیادہ سے زیادہ ۱۸ ماہ کی سزا ہونے کے بعد کسی کو ہیبیچول آفنڈر قرار دیا جائے گا - اس سے قانون کے اغراض بھی پورے ہونگے میں زیادہ طوالت کے ساتھ اس کی وضاحت کرنا نہیں چاہتا - پورا ہوز اس قانون کی تفصیلات سے واقف ہے- میں سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم کو آنریبل ممبر قبول فرمائینگے -

* شری کے - اننت رام راؤ- مسٹر اسپیکر سر- میں نے جو ترمیم لائی ہے وہ دفعہ ۲ ضمن (بی) کی وضاحت کے سلسلہ میں جو توضیح قائم کیگئی ہے اوسکو حذف کرنے کے متعلق ہے - جو تعریف مسودہ قانون میں کیگئی ہے وہ خود اپنی جگہ مکمل ہے - اور بغیر توضیح کے بھی وہ اس قانون کے اغراض کو پورا کرسکتا ہے - آنریبل منسٹر نے یہ کہا تھا کہ اس سے پہلے جو قانون اقوام جرائم پیشہ موجود تھا وہ کانسٹی ٹیوشن کے نفاذ کے بعد باقی نہیں رکھا جاسکتا اس لئے وہ از خود منسوخ ہوجاتا ہے - کیونکہ پوری قوم جرائم پیشہ نہیں کہی جاسکتی اس لئے ایک دوسرا قانون لایا جارہا ہے - جو جرائم پیشہ اشخاص سماج میں موجود ہیں اور جو ہمیشہ جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں صرف اون ہی کو پابند کرنا اور اون کی نقل و حرکت پر پابندی عائد کرنا اور اون کی سکونت پر نگرانی رکھنا اس قانون کا اگر منشا ہے تو بغیر توضیح کے بھی وہ منشا پورا ہوسکتا ہے - تعریف میں یہ کہا گیا ہے کہ کوئی شخص جو تین مرتبہ مختلف اوقات میں جرائم کا ارتکاب کیا ہو

سزائے قید جس کی مجموعی مقدار ایک سال سے زائد نہ ہوگی بھگتیگا - اور ایسا شخص عادی مجرم ہوجائیگا - ضابطہ فوجداری ہند کے دفعہ (۱۱۰) میں یہ الفاظ ہیں کہ کوئی شخص جو عادی ہو سرقہ کرنے کا یا جان بوجھ کر مال مسروقہ حاصل کرنے کا عادی ہو - یا سماج کے لئے وہ خطرناک ثابت ہوتو ایسے شخص سے مچلکہ لیا جاتا ہے اور ضمانت طلب کی جاتی ہے - مجھے اس دفعہ کے جو اور ضمن ہیں اوس پر اعتراض نہیں ہے لیکن اس میں جو آخری ضمن رکھا گیا ہے کہ جہاں کسی شخص کے خلاف اندیشہ پایا جاتا ہو کہ وہ آئندہ کسی جرم کا ارتکاب کرنے والا ہے اس سلسلہ میں ضابطہ فوجداری ہند کا جو مستقل باب ہے اوسکا منشاء یہ ہے کہ جرائم کا انسداد کیا جائے - لیکن آئندہ جو جرائم کرنے والے ہیں اون سے بھی یہ قوانین متعلق کرنا مجرمین کے ساتھ نا انصافی ہے - تعلقوں وغیرہ میں یہ دیکھا گیا کہ سب انسپکٹرس وغیرہ اپنی کارگزاری بتلانے کے لئے عہدہ‌داران بالا کے پاس کسی ایک سخص کو پکڑ کر لیجاتے ہیں اور مچلکہ کا پابند کرادیتے ہیں - چونکہ ان مقدمات میں سزا نہیں ہوتی اس لئے وہ وکیل بھی نہیں رکھتے - وہ غفلت میں رہتے ہیں اور پیروی بھی نہیں کرتے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر تین دفعہ ایسے بیگناہ لوگ پابند مچلکہ ہوجائیں تو سماج کے لئے وہ خطرناک متصور ہوجاتے ہیں - اگر واقعی وہ لوگ خطرناک ہیں تو ایسے لوگوں کے ساتھ دفعہ (۱۱۰) کے تحت سختی برتی جاسکتی ہے - اس سے پہلے قانون میں جو سہولت تھی جمہوری حکومت کے قیام کے بعد اور کانسٹی ٹیوشن کے نفاذ کے بعد رعایتیں کرنیکی بجائے قانون میں سختی پیدا کیجارہی ہے - اس لئے میرا خیال ہے کہ اس توضیح کو رکھنے کی ضرورت نہیں ہے عادی مجرمین کے لئے دوسرے دفعات کافی ہیں - اس لئے میں نے اوس توضیح کو حذف کرنے کی خواہش کی ہے - اس کے علاوہ اس سے ضابطہ میں بعض دقتیں پیدا ہونے کا بھی اندیشہ ہے - دفعہ (۱۱۰) کے تحت جو تحقیقات ہوگی اوس کے سلسلہ میں آئندہ کسی جرم کا ارتکاب کرنے والے کو بھی پابند مچلکہ کرلیا جاسکتا ہے - مگر یہاں دفعہ ۳ کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلی دفعہ بھی جن کے بارے میں تحقیقات ہوگی اوس کے متعلق بھی ایسے آرڈس - جاری کئے جاسکتے ہیں جن کی بناء پر اوسکی نقل و حرکت پر پابندی عائد ہوسکتی ہے یہ پیچیدگیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے - اس لئے میری خواہش یہ ہے کہ یہ توضیح حذف کردیجائے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - ہیبیچول افنڈر کی تعریف کے سلسلے میں ہماری جانب سے جو امنڈمنٹ پیش کیگئی ہے یہ ہے کہ ہیبیچول آفنڈر کی تعریف کے سلسلے میں پانچ سال میں یا اس قانون کے وجود میں آنے کے بعد اور وجود میں آنے سے پہلے اگر کوئی شخص تین دفعہ سزاء یاب ہوتو وہ دوسرے اور شرائط کے پیش نظر ہیبیچول آفنڈر کی تعریف میں داخل ہوتا ہے - اس طرح ہیبیچول آفنڈر کی تعریف کے لحاظ سے ایک اکسپلینیشن بھی رکھا گیا ہے - اکسپلینیشن نہ رہنے سے کوئی خاص نقصان ہونے والا نہیں ہے - کیونکہ پانچ سال کے دوران میں قانون کے پہلے اور بعد جتنے بھی لوگ ہوسکتے ہیں وہ اسکی زد میں آسکتے ہیں - اس وجہ سے کوئی گھبرانے کی ضرورت نہیں

ہے کہ ایسے جو ہیبیچول افنڈرس ہیں وہ اس قانون کے پھندے سے چھٹ جائینگے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ پانچ سال کی جومدت رکھی گئی ہے اوس کو رٹراسپکٹیو افکٹ بھی دے رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اکسپلینیشن بھی کررہے ہیں۔ پراویزو جو رکھا گیا ہے یہ رکھا گیا ہےکہ پانچ سال کی مدت شمار کرنے میں کوئی شخص جیل میں رہتا ہے یا ڈٹنشن میں رہتا ہے یا جو زیردریافت رہتے ہیں وہ مدت بھی اس میں شمار نہیں کیجائیگی اس طرح کا مطلب نکلتا ہے۔

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص ڈٹنشن (Detention) میں رہتا ہے تو وہ شمار نہ ہونا چاہئے لیکن پراویزو کے ذریعہ یہ چیز بھی اس‌میں داخل کیگئی ہے پانچ سال کی مدت تک اسکا کیرکٹر دیکھتے ہیں جب کبھی اور جہاں کہیں وہ جیل میں رہتا ہے اسکو بھی دیکھتے ہیں اسطرح اگر کل مدت بارہ مہینے ہوتی ہے وہ اس تعریف کی زد سے نہیں بچ سکتا۔ اس ڈھلتی ہوئی بنیاد کو قائم رکھنے کیلئے جتنی بھی احتیاطی تدابیر اختیار کرسکتے ہیں کیگئی ہیں لیکن یہ کوشش بیکار ہے۔ اس سے قبل میں نے کہا ہے کہ قانون کے تحت جو سزا نہیں ہوسکتی وہ دوسرے قانون کے تحت سزا نہ ہونا چاہئے۔ ہر شخص کو خوش رکھنے کی جو پالیسی ہے وہ کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اسلئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہیبیچویل افنڈرس کی جو تعریف ہے اسکی بنیاد پر پورے قانون کو رکھا گیا ہے۔ اور ۱۱۰ کا جو حوالہ دیا گیا ہے وہ بیکار ہے فضول ہے کیونکہ ہیبیچویل افنڈر کی تعریف میں متذکرہ دفعات کا حوالہ دینے سے کوئی اثر ہونے والا نہیں ہے۔ اسلئے میں کہونگا کہ دفعہ ۱۱۰ کی بنیاد کو جو قائم رکھنے کی کوشش کیجارہی ہے وہ بیکار ہے۔ اس قانون کا غلط مفہوم نہ لئے جانے کیلئے میں آنریبل ہوم منسٹر صاحب سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ اسکو حذف کیا جائے۔

* شری ایل۔ این ریڈی۔ مسٹر اسپیکر سر۔ ہیبیچویل افنڈر کی تعریف کے لئے جو اکسپلینیشن رکھا گیا ہے وہ شکوک پیدا کرتا ہے۔ مختلف لوگوں نے یہ شبہ ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ اودھر کے چند آنریبل ممبرس نے تقریر کرتے ہوئے یہ بتلایا کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت ایک وقت بونڈ اوور ہوجاتا ہے تو اسکو بھی ہیبیچویل افنڈر قرار دینے کی گنجائش ہے۔ ایک طرف تو یہ ہے کہ وہ جرم کا مرتک ہوکر جیل میں جاتا ہے اور اسکی مجموعی مدت ۱۲ مہینے ہوتی ہے اور دوسری طرف ۱۱۰ کے تحت وہ ایک وقت بھی بونڈ اوور ہوتا ہے تو ہیبیچویل افنڈر متصور ہوتا ہے۔ اسوجہ سے اس میں الگ الگ انٹرپریٹیشن (interpretation) کی کافی گنجائش ہے۔ بعض لوگوں کا یہ استدلال ہے کہ ۳ وقت جو سزا ہوگی اس میں سبسٹیانٹیو ٹرم آف امپرزنمنٹ (Substantive term of imprisonment) کی پوری صراحت ہے۔ مگر اس اکسپلینیشن کے تحت بھی وہ بونڈ اوور ہوتا ہے تو وہ بھی سبسٹیانٹیو امپرزنمنٹ سمجھا جائیگا اور اسکو ہیبیچویل افنڈر قرار دیا جائیگا۔

ہمارا منشاء یہ نہیں ہے کہ آج ان حالات میں وہ ایک وقت بھی بونڈاوور ہو جائے اور اسکو ہیبیچویل افنڈرس قرار دیا جائے بلکہ ہمارا منشاء تو ان عادی مجرمین کو روکنا ہے جو ہماری سماج کیلئے گھن ہیں ۔ ابھی ادھر کے ایک آنریبل ممبر نے بیان کیا کہ ۱۱۰ کا مس یوز کسطرح ہورہا ہے ۔ ایک آنریبل ممبر کے خلاف جنرل الکشن کے سلسلے میں چندہ وصول کرنے پر ایکسال کے بعد کارروائی ہوئی ہے ۔ اسطرح میونسپل الکشن کے زمانے میں ایک آنریبل ممبر پر یہ چارج عائد کیا گیا کہ وہ ایک مقام پر حملہ کئے ہیں لہذا انکا دفعہ ۱۱۰ کے تحت بونڈ اوور کیا جاتا ہے ۔ اگر اس اکسپلینیشن کو ایسا ہی رکھیں تو اسکے یہ معنے ہونگے کہ پولس کو لوگوں کے ستانے کیلئے اور ایک موقع مل جائیگا ۔ وہ یہ سوچے گی کہ اسکا ایک وقت بونڈاوور ہوا ہے اسلئے اسکو ستایا جائے یا اس پر شبہ کیا جائے لیکن یہ ہمارے قانون بنانے کا ہرگز ہرگز منشاء نہیں ہے ۔ لیکن اس میں امبیگوئٹی ہے ۔ آنریبل موور آف دی بل اسکو لائٹلی (Lightly) نہ لیں ۔ ہم نے سلکٹ کمیٹی میں متفقہ طور پر اس امر کی کوشش کی ہے کہ جو سماج کیلئے دشمن بنے ہوئے ہیں انکو سدھارا جائے ہم سب اسپر تو متفق ہیں لیکن آج ہاؤز کے سامنے جن شہادت کا اظہار کیا جارہا ہے ان پر غور کرنا ضروری ہے ۔ ماہرین قانون سے بھی میں نے یہ سنا ہے کہ اگر دفعہ ۱۱۰ کے تحت ایک وقت بھی بونڈ اوور ہوتو اسکو ہیبیچویل افنڈرقرار دیا جاسکتا ہے ۔ اودھر کے ایک آنریبل ممبر بھی ابھی ایسی ہی بحث کررہے تھے ۔ اسلئے آپ ایسا قانون نہ بنائیے جسمیں بہت سے شکوک پیدا ہورہے ہیں ورنہ پولیٹیکل پارٹیز کو ستانے اور عوام کو پریشان کرنے کیلئے اور بھی وجوہات مل جائینگے ۔ اون لوگوں کے خلاف جنکے لئے یہ قانون بنایا جارہا ہے اسکو ضرور رکھئے ہمارا تعاون بھی آپکے ساتھ رہیگا مگر غیر مبہم طریقہ سے ایسے الفاظ نہ رکھئے ۔ اسلئے میں موور آف دی بل سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اکسپلینیشن کو حذف کرنے سے متعلق غور فرمائیں اور یہ اطمینان دلائیں کہ اسکا استعمال صرف ہیبیچویل افنڈرس کے خلاف کیاجائیگا اور دوسرےلوگ اس سے محفوظ رہینگے ۔

شری دگمبر راؤ بندو ۔ کلاز ۲ کے بارے میں دو طرح کے امنڈمنٹس ہیں ۔ ایک تو پیریڈ (Period) جو رکھا گیا ہے اس کے بارے میں یہ کہا جا رہا ہے کہ آیا یہ بارہ مہینے ہونا چاہئے یا اس کے بجائے کچھ اور مدت رکھنا چاہئے ۔ اسبارے میں الگ الگ ترمیات پیش ہوئی ہیں ۔

دوسری ترمیم اکسپلینیشن (Explanation) کو حذف کرنے کے لئے پیش کی گئی ہے اکسپلینیشن میں کہا گیا ہیکہ سکشن (۱۱۰) کے تحت جوکارروائی ہوگی وہ بھی سبسٹیانٹیو ٹرم آف امپرزنمنٹ (Substantive term of Imprisonment) سمجھا جائیگا ۔ مجھے یہ عرض کرنا ہیکہ مرض جب برا ہوتا ہے تو دوا بھی کڑوی دینے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر اس کو ڈائلیوٹ (Dilute) کرنے کی کوشش

گیجائے ، اس میں پانی ملایا جائے تو اسکی وہ تاثیر نہیں رهتی جو رهنا چاهئے - میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ اسکو یہاں کمزور کرنے کی کوشش کی جارهی هے - هم اس مسئله میں صاف ھیں کہ جو لوگ دراصل جرائم کرنے کے عادی ھیں ان کو سٹلمنٹس میں بسایا جائے اور ان کو سدھارنے کی کوشش کی جائے - تو پھر یڈ پیر وغیرہ بڑھا کر بہت سے لوگوں کو اس سے چھڑانے کی جو کوشش کی جارهی هے اس کو میں مناسب نہیں سمجھتا - ایک بات یہ کہی گئی کہ عدالتیں مچلکه وغیرہ لے سکتی هیں لیکن یہ بات تو نہ صرف سکشن ۱۱۰ کے تعلق سے بلکہ مرڈر (Murder) کے تعلق سے بھی کہی جاسکتی هے - یہ کہا جاسکتا هے کہ جو وکیل مقرر کیا گیا تھا وہ معمولی تھا اس کو صرف ۵۰ روپیے فیس دیگئی - اس کے مقابلہ میں پولیس کی طرف سے ایڈوکیٹ تھا وغیرہ وغیرہ - ایسی بحث تو ھر معاملہ میں کی جاسکتی هے چاهے وہ مرڈر کے تحت هو یا چاهے ڈکیتی کے تحت هو - اس لئے میں سمجھتا هوں کہ یہ بحث یہاں متعلق نہیں هوسکتی مجھے اس میں کوئی ایسا پوائنٹ نہیں معلوم هوا کہ اس پر غور کیا جائے -

شری کے - اننت ریڈی - میں ایک چیز کی وضاحت کرنا چاهتا هوں کہ واضعان قانون کے سامنے یہ چیز صاف طور پر هونی چاهئے کہ اکسپلینیشن کے تحت هم کیا چاهتے هیں اور اس کا انٹرپریٹیشن (Inte pretation) کیا هے - کیونکہ جہاں تک مجھے معلوم هے اکسپلینیشن دوسری جگہ سے لیا گیا هے - اس کو هم انٹرپریٹیشن کیلئے کورٹس پر نہیں چھوڑ سکتے اس لئے حکومت کا جو انٹرپریٹیشن هے وہ هاؤز کے سامنے آنا چاهئے -

شری دگمبر راؤ بندو - هماری تعبیر کا ایک مسلمه اصول هے اور یہی اصول هائیکورٹ اور سپریم کورٹ کا بھی هے - همیں اس میں کوئی خارجی چیز نہ لانی چاهئے - هیبیچول افنڈرس کن کو کہنا چاهئے اس کے بارے میں سبسٹیانٹیو ڈیفینیشن (Sub-stantive definition) هے - اس کے بعد اکسپلینیشن میں صرف اتنا هی بتلایا گیا هے کہ دفعه ۱۱۰ کے تحت جہاں مچلکه لیا جاتا هے وہ بھی سبسٹیانٹیو ٹرم آف امپریزنمنٹ سمجھا جائیگا - اب اس کے بعد فرض کیجئے کہ کسی کو سزائے قید هو گئی هے تو همارے ڈیفینیشن کے الفاظ کے لحاظ سے ظاهر هیکہ هر آدمی جس سے دفعه ۱۱۰ کے تحت مچلکه لیا گیا هو هیبیچول افنڈر هوسکتا هے - هم ایک تعبیر کرتے هیں اور مجسٹریٹ ایک اور تعبیر ....

شری کے - اننت ریڈی - وہ دوسری چیز هے - لیکن جو واضعان قانون هیں ان کا منشاء واضح هونا چاهئے -

شری دگمبر راؤ بندو - میں نہیں سمجھتا کہ همارا منشاء غیر واضح هے - وہ سبسٹیانٹیو آف امپریزنمنٹ ....

شری ایل - این ریڈی - آیا اس کےلئے صرف ایک وقت بونڈ اوور (Bound over) ہونا کافی ہے یا تین وقت وبونڈ اور ،ہونا ضروری ہے۔ اسکی وضاحت ہونی چاہئے کہ ہم کس تصور سے یہ اکسپلینیشن رکھ رہے ہیں۔ ایک وقت ' بونڈ اوور ، ہونے اوور تھرڈ اکیژن (Third occasion) میں ' بونڈ اوور ، ہونے کی نسبت حکومت کا کیا تصور ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - بات یہ ہے کہ میں ایڈوکیٹ نہیں ہوں لیگل پروفیشن (Legal profession) چھوڑ کر بھی کوئی پندرہ سال ہوگئے ہیں میں قانونی بحث نہیں کرسکتا لیکن اس کا مطلب یہ لینا چاہئے کہ وہ سبسٹیانٹیو ٹرم آف امپریزنمنٹ ہے - میں اس سے بڑھکر اسکی کوئی تعبیر نہیں دے سکتا - دفعہ ۱۱۰ کے تحت تین مرتبہ کارروائی ہونے کی شرط ہے۔ اور جو الفاظ رکھے گئے ہیں انکا مطلب صاف ہے کہ جو سزائے قید رکھی گئی ہے اس کے مماثل ۱۱۰ کے تحت کی کارروائی سمجھی جائے - اس سے بڑھکر کوئی منشاء نہیں ہے - ممکن ہے الگ الگ ممبرس الگ الگ آراء رکھتے ہوں - لیکن جہاں تک اس ڈفینیشن کا تعلق ہے میری رائے میں اس سے بڑھکر کوئی تعبیر دینے کیلئے میں تیار نہیں ہوں - ایسی کوئی بحث یہاں پیدا کرنا جس کے بارے میں الگ الگ رائے ہوں مناسب نہیں ہے اور جو ڈفنیشن یہاں لائی گئی ہے وہ ایسے طور پر نہیں بنائی گئی ہے - الگ الگ اسٹیٹس میں جو قوانین ہیں انکے پیش نظر. . . .

شری کے- اننت ریڈی - لیکن جو امبیگوئٹی (Ambiguity) ہے اسکو کیوں نہ دور کیا جائے -

شری دگمبر راؤ بندو- سبسٹیانٹیو ٹرم (Substantive term) ہے یا نہیں اسی حدتک ہم نے محدود رکھا ہے- ہم نے اس کے بعد کوئی وضاحت کرنا مناسب نہیں سمجھا - اس سلسلے میں کوئی کیس لا (Case law) بھی نہیں بنا ہے تاکہ اس کے لحاظ سے دفعہ میں ترمیم کریں - اگر آئندہ اس بارے میں کوئی الجھن پیدا ہوتی ہے تو ہمارا یہ کارخانہ تو ہمیشہ ہی چلنے والا ہے - جہاں ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ کسی وجہ سے نقصان ہو رہا ہے تو ہم یہاں ترمیمی بل انٹروڈ یوس (Introduce) کرسکتے ہیں چنانچہ آج ہی اس قسم کا ایک بل انٹروڈیوس ہو چکا ہے - اگر عدالتوں سے کوئی ایسا فیصلہ ہوتا ہے تو ہم اس طرح ترمیم کرنے پر مجبور ہیں - اور ترمیم کی جاسکتی ہے - میں کوئی وجہ نہیں پاتا کہ جو ترمیم آئی ہے اسکو قبول کر لیا جائے - اس لئے میں ھاؤز سے استدعا کرتا ہوں کہ اوریجنل کلاز جسطرح ہے اسی طرح اس کو منظور کیا جائے -

Mr. Deputy Speaker: I shall put the amendments to vote.

Shri B. D. Deshmukh: I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker: The question is :

"Omit the explanation to para (*b*)".

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is :

"That Clause 2 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the Bill.

Clause 3.

Shri J. Anand Rao (Sircilla-General): I beg to to move :

"That in lines 4 and 5 of sub-clause (1), between the words 'person' and 'to' insert the words : 'if he is a Habitual Offender'."

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved.

Shri K. Ananth Reddy: I beg to move :

"That for the clause, substitute the following, namely—

'(3) In any case in which a Magistrate may under the provisions of section 110 of the Code require a person to show cause why he should not be ordered to execute a bond for his good behaviour, the Magistrate may, if he finds such person to be a Habitual Offender as defined in section 2, in lieu of or in addition to so doing, require such person to show cause why an order of restriction should not be made against him.'"

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved.

شری جے - آنند راؤ - اسپیکر سر - میں نے جو ترمیم پیش کی ہے اوس کی دو وجوہات ہیں - ایک تو یہ ہے کہ سلکٹ کمیٹی کسی رپورٹ سے صاف طور پر ہیابیچول افینڈر کی وضاحت ہوچکی ہے اور اس میں کوئی پیچید گی نہیں ہے - یعنی یہ کہ وہ تین مرتبہ سزا یافتہ ہو - ۱۲ ماہ کی سزا بھگت چکا ہو - اس طرح ہیبیچول افنڈر کی تعریف قطعی ہوچکی ہے - اس کو کس طرح ڈیل کریں گے - آرڈر آف رسٹرکشن (Order

(Order of Settlement) کس طرح دیا جائیگا - آرڈر آف سٹلمنٹ (of Restriction) کیسا ہونا چاہئے اس کے متعلق آئندہ دفعات میں پروسیجر ہے - دفعہ ۳ میں یہ کہا گیا ہے کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت جن لوگوں کو ضمانت نیک چلنی دینی پڑتی ہے ان لوگوں کو مجسٹریٹ ساتھ ہی ساتھ یہ حکم دیتا ہے کہ وہ جواب دیں کہ کیوں نہ ان پر آرڈر آف رسٹرکشن پاس کیا جائے - اس طرح مجسٹریٹ کے لئے ڈسکریشنری پاور (Discretionary) رکھا گیا ہے - اس سے پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں - ظاہر ہے کہ اگر وہ ہیابیچول افنڈر ہے تو ہر طرح اس پر آرڈر آف رسٹرکشن پاس کیا جائے گا لیکن اس میں لوپ ہولس رکھنے کے کوئی معنی نہیں ہیں اور اس کی وجہ سے ایک طرح کا قانونی تضاد پیدا ہوتا ہے ایک کنفیوژن (Confusion) یہاں رکھا گیا ہے - جس کی وجہ سے کہنا پڑتا ہے کہ

"In any case in which a Magistrate may under the provisions of section 110 of the Code require a person to show cause why he should not be ordered to execute a bond for this good behaviour....."

اور اس کے بعد

"....the Magistrate may in lieu of or in addition to so doing...."

اس دفعہ کو ہم اس طرح رکھ سکتے ہیں - میری ترمیم کی صورت میں یہ ہوگا کہ یہاں سے

"....require such person if he is a Habitual Offender.."

یہ دو الفاظ شامل کریں تو معنی ٹھیک ہوجائیں گے - کوئی قانونی تضاد نہ رہے گا اور ہیبیچول افنڈر کی جو تعریف کی گئی ہے وہی باقی رہتی ہے - ورنہ وہ بے معنی ہے بفرض محال کوئی مجسٹریٹ دفعہ ۱۱۰ کے تحت آنے والے کسی شخص کے متعلق آرڈر آف رسٹرکشن اشیو کرنے کے بارے میں سوچتا ہے تو دوسرے وکیل صاحب یہ عرض کریں گے کہ وہ آرڈر آف رسٹرکشن کیوں پاس کر رہے ہیں - اس طرح یہ قانونی سوال پیدا ہوتا ہے۔ کیوں کہ وہاں ڈسکریشنری پاور دیا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح اگر دفعہ ۳ رکھا جائے تو بے معنی ہوگا - اگر اس کو با معنی بنانا ہے تو

"if he is a Habitual Offender"

یہ الفاظ رکھیں تو قانونی پیچیدگی پیدا نہیں ہوگی - قانونی نقطہ نظر سے میں یہ چیز غرض کرنا چاہتا ہوں -

دوسری بات یہ ہے کہ اگر منسٹر متعلقہ یہ اصرار کریں کہ اس کو رکھنے کی ضرورت نہیں ہے مجسٹریٹ کو اختیار ہوگا کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت جب وہ آتا ہے تو اپنے اختیار کو استعمال کریں تو مجھے یہ کہنا پڑیگا کہ اس جانب کے آنریبل ممبرس نے جو شکوک و شبہات ظاہر کئے ہیں ان کا اعادہ ہونے کا احتمال ہے - اس ضمن میں دفعہ ۱۱۰ کے تحت جو تعریف کی گئی ہے اے - بی - سی - ڈی - ای - ایف - ان میں یہ شبہات

ھیں کہ کوئی شخص ایسا پایا جائے جس کی وجہ سے امن میں خلل پیدا ھونے کا خدشہ ھو تو اس کے خلاف یہ کارروائی کی جاسکتی ہے۔ ''نقض امن'' کا انٹر پریٹیشن ھر طرح سے کیا جاسکتا ھے ۔ کسی غنڈے ڈاکو یا چور کے متعلق بھی یہ کہا جاسکتا ھے ۔ کہ وہ نقض امن کا مرتکب ھوا ھے اور کسی پولیٹیکل کارکن کے متعلق بھی یہ کہا جاسکتا ھے کہ وہ جلوس نکالنے کی وجہ سے یا لوگوں میں تقریر کرنے کی وجہ سے یا کھلبلی مچا کر جرم کا مرتکب ھوا ھے ۔ یا وہ بد امنی پھیلایا ھے یا نقض امن کیا ھے ۔ اس کو دفعہ ۱۱۰ کے تحت پابند کیا جاسکتا ھے ۔ اس پر اس قسم کے الزامات عائد کئے جاسکتے ھیں ۔ ایسے واقعات کی مثالوں کا آنریبل ممبرس نے اپنی اپنی تقریروں میں ذکر کیا ۔ آنریبل منسٹر متعلقہ جب یہ کہتے ھیں کہ یہ پولیٹیکل پرزنرس کے لئے نہیں ھے بلکہ عادی مجرمین کے لئے ھے اور انہیں سدھارنے کے لئے ھے اور خواہ مخواہ یہ شبہ کیا جا رھا ھے جب منسٹر صاحب اس کا یقین دلاتے ھیں تو ایسی صورت میں انہیں میری ترمیم کے قبول کرنے میں کوئی عذر نہونا چاھئے ۔ اس ترمیم سے ان کا مقصد بھی فوت نہیں ھوتا آنریبل منسٹر نے یہ بتلایا ھے کہ اس بل کا مقصد عادی مجرمین کی اصلاح ھے ۔ اور ان کے لئے آرڈر آف رسٹرکشن پاس کرنے کا اختیار لے رھے ھیں ۔ لیکن اس کا بیجا استعمال نہ ھونے کے لئے ترمیم کو منظور کرلیا جانا چاھئے تاکہ اس جانب کے آنریبل ممبرس کو اس بارے میں کوئی شکوک و شبہات باقی نہ رھیں ۔ اور اس کی گنجائش نہ رھے ایسے پولیٹیکل افراد جو زراعتی میدان میں یا ٹیننٹس سے متعلق یا اگریکلچرل لیبر سے متعلق یا ملز لیبر کے متعلق اون کے مطالبات منوانے کے لئے کوئی کارروائی کریں جلوس نکالیں یا کوئی ایجیٹیشن (Agitation) کریں تو انہیں اس قانون کے پراویژن کے تحت نہ لایا جائیگا ۔

کیونکہ ھر پولیٹیکل پارٹی ایجیٹیشنس کرتی ھے جلسے کرتی ھے جلوس نکالتی ھے ۔ خود کانگریس نے یہ عمل کیا ھے ۔ جب تک ایجیٹیشن نہ ھو اپنے مطالبات صحیح طور پر ظاھر نہیں کئے جاسکتے ۔ اور ایجیٹیشن کی صورت میں اچھی طرح اور تیزی سے سوچ بچار کیا جاسکتا ھے ۔ چنانچہ آنریبل ممبرس جانتے ھیں کہ آندھرا اسٹیٹ کا حصول کسطرح ھوا ۔ گو کانگریس نے اس کا وعدہ کیا تھا لیکن اس کے لئے پھر بھی ایجیٹیشنس کرنے پڑے بھاشاوار پرانتوں کے بنانے کے لئے ایجیٹیشنس ھوسکتے ھیں ۔ تنخواھوں بھتوں وغیرہ کے سلسلے میں ھوسکتے ھیں ۔ امپلائرس اسی صورت میں دھیان دیتے ھیں کہ جب تک اپنے مطالبات منوانے کے لئے مظاھرے نہ کئے جائیں گورنمنٹ بھی اس وقت تک دھیان نہیں دیتی اس لئے ایجیٹیشنس کی سخت ضرورت ھے .....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ آنریبل ممبر بہت زیادہ تفصیلات میں جا رھے ھیں ۔

شری جے ۔ آنند راؤ ۔ میں آنریبل منسٹر سے توقع کرتا ھوں کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت جو کارروائی ھوگی اس کا تشفی بخش طور پر اطمینان دلائیں گے اور میرے امنڈمنٹ کو قبول کریں گے ۔

شری کے۔ اننت ریڈی - مسٹر اسپیکر سر- کلاز (۳) ھاؤس کے سامنے ھے - اس کے بارے میں مجھے دو چیزیں ایوان کے سامنے رکھنی ھیں -اوریجنل بل (Original Bill) کے لحاظ سے جو دفعه (۳) رکھا گیا تھا اس حد تک دفعه (۳) کی بنیاد ٹھیک تھی - کیونکه وھاں ھیبیچول افنڈرکو ۱۱۰ کے تحت ویژولائیز (Visualise) کیا گیا تھا - عام بحث کے دوران میں بھی میں نے عرض کیا ھے که عادی مجرم محض ریپوٹیشن کی بنا پر ھوسکتا ھے۔ اوریجنل بل میں ھیبیچول افنڈر کے لئے ۴ شرائط رکھے گئے ھیں ۵ سال کے مسلسل عرصه میں تین مرتبه کم ازکم ۱۲ مہینے کی سزا ھو- اورشیڈول کے جرائم میں سے کسی جرم کا ارتکاب کیا ھو - ان شرائط کے بعد ھیبیچول افنڈر کی تعریف ھے اس سے گریز نہیں کرسکتے - دفعه ۱۱۰ کے تحت سکشن ۳ میں جو کارروائی کی جا رھی ھے اس سے آئنده خدشات پورے بھی نہیں ھوں گے - کیونکه دفعه ۷ میں یه ھے که وه ھیبیچول افنڈر ثابت ھو تو ایسی صورت میں ھی آرڈر آف رسٹرکشن دیا جاسکتا ھے -اس میں شک نہیں که ھمارے خدشات وھاں ختم ھوجاتے ھیں لیکن میں یه چیز بتلا دونگا که دفعه ۱۱۰ کے تحت جوکارروائی کی جائےگی وه غلط بیسس (Basis) پر کی جائےگی - ھم کوئی نئی چیز پیدا نہیں کر رھےھیں - یه تصور بنیادی طور پر غلط ھے که وه دفعه ۱۱۰ کے تحت ھیبیچول افنڈر ھے - گوھم کو معلوم ھے که سکشن (۷) کے تحت وه تصور ختم ھوسکتا ھے - لیکن میں کہوں گا که جو بنیادی تصور ھے وه غلط ھے۔ اس سلسله میں مجھے یه بھی عرض کرنا ھے که جو نوٹس سکشن ۳ کے تحت اجرا کی جائےگی اگرھیبیچول افنڈر ھوتو اس کو سزا دی جائےگی اس ڈیفیکلٹی (Difficulty) کو دور کرنے کے لئے ھم نے امنڈ منٹ پیش کیا ھے لیکن جو نوٹس اجرا کرنے کا خیال ھے اورجو غلط فہمی آنریبل منسٹر کے دل میں ھے وس غلط تصور کے تحت نوٹس اجرا کی جائے تو اس کے تعلق سے جو غلط کارروائی بنے گی وه بے محل ھو گی- آنریبل منسٹر یه خیال کرتے ھیں که نوٹس اجرا کرنے میں یه مفہوم مضمر ھے که عدالت اوس شخص کے خلاف ھی نوٹس اجرا کرے گی جو عادی مجرم ھے - جب ایسا ھےتو پھر ھمارے امنڈ منٹ کو قبول کرنے میں کیا عذر ھوسکتا ھے - اگر عدالت دفعه ۱۱۰ کے تحت کارروائی کریگی اور اس کو معلوم ھے که یه شخص ھیبیچول افنڈر ھے تو وه نوٹس اجرا کریگی - جب یه چیز اس میں مضمر سمجھتے ھیں تو پھر ھمارے امنڈمنٹ کو قبول کرنے میں کونسی چیز مانع ھے - میں سمجھتا ھوں که یه پروسیجرل ڈیفکٹ (Procedural defect) ھے جس کو قبول کرنا چاھئے - اس سے جو مقاصد ھم حاصل کرنا چاھتے ھیں وه حاصل ھوسکتے ھیں - اتنا کہتے ھوے میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - دفعه (۳) کے تحت دو ترمیمات پیش کیگئی ھیں - ان دونوں کا مقصد تقریباً ایک ھی ھے - دفعه ۳ میں جو اصول مضمر رکھا گیا ھے اس سے مجھے اختلاف ھے - اس دفعه کے الفاظ سے یه معنی نکلتے ھیں که عدالت کو ایک طرح سے آپ مجبور کررھے ھیں که وه یه نوٹس اجرا

کرے کہ کسی شخص کے خلاف آرڈر آف دی رسٹرکشن کیوں نہ جاری کیا جائے۔ جب کسی شخص کے خلاف دفعہ ۱۱۰ کے تحت کارروائی کی جاتی ہے تو پولیس یہ استدعا کرتی ہے کہ اس کو اوس مدت کے لئے جو تین سال سے زائد نہ ہو رسٹرکٹ (Restrict) کیا جائے - پولیس کی جانب سے اس کی کوشش کی جائے گی کہ نوٹس اجرا کی جائے کہ اس کے خلاف آرڈر آف دی رسٹرکشن کیوں نہ اجرا کیا جائے - کیونکہ اس قانون کے تحت علحدہ علحدہ کارروائیاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے - اس طرح ایک اور حربہ مہیا کرنا ہے تو آپ کرسکتے ہیں - ہم اختلاف کرتے رہیں گے اور آپ کی طرف سے جو ہونا ہے وہ ہوتا رہے گا - آپ چاہتے ہیں کہ عدالتیں بغیر اس کا اطمینان حاصل کئے کہ کوئی شخص ہیبیچول افینڈر ہے یا نہیں نوٹس اجرا کریں کہ اوس کے خلاف آرڈر آف دی رسٹرکشن کیوں نہ جاری کیا جائے گویا آپ عدالتوں کے ڈسکریشن (Discretion) میں دست اندازی کرنا چاہتے ہیں - قانون کا اصول یہ ہے کہ ہر شخص کے متعلق یہ تصور کرنا چاہئے کہ وہ بے قصور ہے تاوقتیکہ اس کے خلاف ثابت نہ کیا جائے - لیکن اس قانون کے تحت کوئی شخص بے قصور ہو یا نہو اس کے خلاف آپ نوٹس اجرا کریں گے چاہے اس کے مجرم ہونے کا کوئی مواد آپ پاس ہو یا نہو -

If the prosecution satisfies the Court

یہ الفاظ بھی نہیں ہیں - ضمن (۱ و ۲) کا کنسٹرکشن (Construction) یہی ہے - پولیس دفعہ ۱۱۰ کے تحت جو استدعا کریگی اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی استدعا کرسکتی ہیکہ رسٹرکشن کا آرڈر اجرا کیا جائے - فریق ثانی کے نام جیسے نوٹس اجرا کی جاتی ہے اس طرح یہ نوٹس بھی اجرا کی جائے گی چاہے کوئی مجرم ہو یا نہ ہو - ایک اور چیز بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ

In lieu of or in addition to

اس کی بجائے یا اس کے ساتھ ساتھ دونوں طریقوں سے آرڈر آف دی رسٹرکشن اجرا کیا جاسکتا ہے -

In lieu of or in addition to

کے الفاظ جو ہیں اس میں آپ کسی طرح کا رحم و کرم نہیں کررہے ہیں - یہ کہا گیا ہے کہ اس تصور کے تحت ہم اپوز (Oppose) کررہے ہیں کہ اس کو پولیٹیکل پارٹیز کے خلاف استعمال کیا جائیگا - یہ بالکل غلط ہے - ہیومینیٹیرین پوائینٹ آف ویو (Humanitarian point of view) کے تحت بھی ہم اختلاف کررہے ہیں - آخر یہ کس اصول کے تحت ہے - اس کی بنیاد کیا ہے - آرڈر آف دی رسٹرکشن کا اجرا کرنا مچلکہ نیک چلنی لینے سے کمتر سزا نہیں ہے بلکہ اوس سے زیادہ سخت مصیبت ہے - تو اس طرح

In lieu of or in addition to.

کے جو الفاظ ہیں اون سے آپ کسی پر رحم و کرم نہیں کر رہے ہیں - ہیومینیٹیرین پوائینٹ آف ویو سے بھی اگر آپ سوچیں تو اس کو نکالنا ضروری ہے - دفعہ ۷ کے لحاظ سے

"If upon an enquiry as aforesaid, the person against whom such enquiry is made is found to be a habitual offender

and the Magistrate is of the opinion that it is necessary to make an order and restriction againt such person,"

یعنی نوٹس اجرا کرتے وقت مجسٹریٹ کے ڈسکریشن کا کوئی سوال نہیں ہے - ھیبیچول افینڈرس پر قیود و پابندیاں عائد کرنے کی تدابیر ھوسکتی ھیں اسٹیٹ میں اختیار کی جاسکتی ھیں لیکن عادی مجرمین کی آڑلیتے ھوئے ھمارے امنڈمنٹس سے اختلاف کرنے میں کوئی جواز نہیں ہے - جوائینٹ پروسیڈنگ (Joint proceeding) لیتے ھوئے اور ضابطہ فوجداری کی جتنی دفعات ھیں اون کا پورا پروسیجر فالو (Procedure follow) کرنے کے بعد آخر میں اگر یہ قرار پائے کہ کوئی شخص ھیبیچول افینڈر نہیں ہے تو پھر پورا قصہ ختم ھو جاتا ہے اگر کوئی شخص ھیبیچوول افنڈر ہے تو اس کے خلاف آرڈر آف دی رسٹرکشن اجرا کیا جائیگا یا آرڈر آف سٹلمنٹ اجرا کیا جائیگا -

What is the fun of it ?

دفعہ ۷ و دفعہ ۳ کے مفہوم کے تعلق سے یہ چند وجوھات ھیں جن کی بنا پر ھم ان کلازس سے اختلاف کررہے ھیں - اس لئے میں اپیل کرونگا کہ آنریبل ھوم منسٹر ھمارے امنڈمنٹ کو قبول فرمائیں -

* شری ایل - این - ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - دفعہ ۳ کے تعلق سے ٹریژری بنچس کی جانب سے یہ آرگیو (Argue) کیا گیا ہے کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۱۰ کے لحاظ سے نوٹس اجرا کرتے وقت پوری تفصیلات دی جائیں گی اور آرڈر آف دی رسٹرکشن کی نوٹس میں پورے وجوھات درج کئے جائیں گے - میں مانتا ھوں کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت نوٹس اجرا کی جائیگی لیکن میں کہونگا کہ سرسری تحقیقات کے بعد اطمینان حاصل کر کے کہ کوئی شخص ھیبیچوول افنڈر ہے اس کے خلاف نوٹس آف دی آرڈر آف رسٹرکشن کیوں اجرا نہ کی جائے - اس کو تسلیم کرنے میں کونسا امر مانع ہے - آپ ھم کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ھیں کہ دفعہ ۱۱۰ کے لحاظ سے واضعان قانون کا منشا یہ ھونا چاھئے لیکن آپ کیا چاھتے ھیں اس میں صاف صاف کھلم کھلا کیوں نہیں رکھتے - مبہم الفاظ کی وجہ سے ھم یہ سمجھنے پر مجبور ھیں کہ آپ کورٹ کو مجبور کر رہے ھیں کہ وہ کسی کے خلاف آرڈر آف دی رسٹرکشن جاری کرے - پولس کی استدعا کرنے کے معنی یہ ھوئے کہ پولس پر یہ لازم نہیں ہے کہ وہ ھیبیچول افنڈر کو ھیبیچول افنڈر ثابت کرے - میں کہونگا کہ اس طرح کا قانون نہیں بنایا جاسکتا جب قانون بنایا جائے تو واضح ھونا چاھئے ورنہ عدالتوں کا وقت ضائع ھوگا اور فریقین زیر بار ھوں گے - اس لئے میں کہونگا کہ جو امنڈمنٹس پیش کئے گئے ھیں ان میں سے کوئی ایک قبول کرلیا جائے تو مناسب ھوگا - دفعہ ۷ میں بتایا گیا ہے کہ عادی مجرم ثابت ھو تو آرڈر آف دی رسٹرکشن جاری کرنا چاھئے - جب آپ اس کے لئے آمادہ ھیں تو اس کے لئے کیوں تیار نہیں ھیں کہ عادی مجرم ثابت ھونے پر ھی نوٹس اجرا

کرنا چاهئے - ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ یہ اس غلط تصور کے تحت لایا گیا ہے کہ جس کے خلاف چاهیں کارروائی کریں - هیبیچول افنڈر کے خلاف بھی کرسکیں اور جس کے خلاف چاهیں کارروائی کرسکیں . . . . .

اگر کسی وجه سے سلکٹ کمیٹی کو دفعه (۷) میں یه مان لینا پڑا که هیبیچول افنڈر ثابت هونے پر رسٹرکشن کے آرڈرس دئے جائیں تو خیر - لیکن دفعه ۳ میں نہیں ماننا چاهئے یه غلط اور بے معنی هو جاتا هے - اگر وه هیبیچول افنڈر قرار پائے تو اوس کے خلاف نوٹس جاری کیجئے - لیکن هر شخص کے خلاف نوٹس جاری کرنے کا طریقه غلط هے - جیسا که بتایا گیا هے هر شخص معصوم هوتا هے لیکن آپ تو قانون کے معمولی اصولوں کو ٹھکرا کر رسٹرکشن کے آرڈرس جاری کر رهے هیں - اس کے خلاف پابندی کیوں عائد کی جارهی هے اوس کے وجوهات نہیں بتائے جارهے هیں - آپ کے نزدیک تو هیبیچول افنڈر کے لئے سرسری مواد بھی پیش کرنے کی ضرورت نہیں - آپ قانون کے اون معمولی اصولوں کی خلاف ورزی کر رهے هیں - اگر هم ایسا کریں گے تو اسمبلی کے پرسٹیج (Prestige) کا سوال پیدا هو جائیگا - اس میں معقولیت رهنا چاهئے - اس واسطے میں آنریبل موور سے درخواست کرونگا که وه امنڈمنٹ کو قبول کرایں -

شری دگمبر راؤ بندو - مسٹر اسپیکر سر - سکشن (۱۱۰) کریمنل پروسیجر کوڈ دراصل هیبیچول آفنڈرس سے هی متعلق هے - بجز ایف کے باقی تمام سب سکشن اون سے هی متعلق هیں - وه سب سکشنس یه هیں -

Whenever a Presidency Magistrate, District Magistrate or subdivisional Magistrate or a Magistrate of the first class empowered in this behalf by the State Government receives information that any person within the local limits of his jurisdiction is by habit a robber, house-breaker, thief, etc...

"is by habit a receiver of stolen property knowing the same to have been stolen or habitually protects or harbours thieves or aids in the concealment or disposal of stolen property or habitually commits, or attempts to commit, or abet the commission of the offence of kidnapping, abduction, extortion etc...."

اس طرح سے پورا سکشن دراصل اون لوگوں کے لئے هی هے جو هیبیچولی (Habitually) کرائمس (Crimes) کرتے هیں - اس کے بارے میں دفعه (۱۱۲) اور مابعد کے دفعات میں پروسیجر بتایا گیا هے - دفعه (۱۱۲) میں یه بتایا گیا هے که

"When a Magistrate acting under section 107, section 108, section 109 or section 110 deems it necessary to require any person to show cause under such section he will make an

order in writing, setting forth the substance of the information received, the amount of the bond to be executed, the term or which it is to be in force and the number, character and cause of sureties (if any) required.

دفعہ (۱۱۲) میں یہ بتایا گیا ہے کہ نوٹس کس طرح سے جاری کرنا چاہئے - اس میں سبسٹنس آف انفرمیشن (Su s ance of info ma icn) دیا جائیگا - کلاز نمبر (۳) میں شوکاز نوٹس....

شری کے - وینکٹ رام راؤ - لیکن دفعہ (۱۱۰) کے تحت کسی رابر (Robb.r) کا سزایاب ہونا ضروری نہیں - یہاں ہیبیچول افنڈر کی تعریف میں سزایاب ہونے کی ضرورت ہے - اس کا تصور لایا گیا ہے -

شری دگمبر راؤ بندو - کلاز (۳) میں شوکاز نوٹس جاری کرنے کا اختیار مجسٹریٹ کو دیا گیا ہے - یہ جو کہا گیا کہ ہم اس طرح مجسٹریٹ کے اختیارات میں دست اندازی کر رہے ہیں میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے - ہم تو اس کلاز میں یہ رکھ رہے ہیں کہ

"....The Magistrate may under the provisions of section 110 of the Code require a person to show cause why he should not be ordered to execute a bond for his good behaviour the Magistrate may in lieu of or in addition to so doing, Magistrate may require such person to show cause why an order of restriction should not be made against him ?

مجسٹریٹ کو اختیار تمیزی دیا گیا ہے جیسا کہ سکشن (۱۱۲) میں کہا گیا ہے - اگر مجسٹریٹ کے سامنے پولیس کی جانب سے انفرمیشن آئے یا کوئی اپلیکشن آئے تو یہ عمل ہوگا - ایسا تو نہیں ہوسکتا کہ شوکاز نوٹس دینے کے پہلے ہی تحقیقات کے متعلق فائنڈنگ (Finding) دیدے یہ ہیبیچول افنڈر ہے یا نہیں - اور اس کے بعد نوٹس جاری کرے - اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پورے سمن کیسس اور وارنٹ کیسس میں سمن جاری کرنے سے پہلے ہی تحقیقات کی جائے - اگر ایسا ہو تو پولیس چالان پیش کرنے کے بعد اور گرفتار کرنے کے بعد بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ کیا مجسٹریٹ نے اس سے قبل تحقیقات کرلی ہے - سشن میں اگر مقدمہ کمٹ ہوتا ہے اور وہ وہاں چھوٹ جاتا ہے تو اوس کے بارے میں بھی اعتراض کیا جاسکتا ہے - ایسا نہیں ہوسکتا کہ گرفتاری سے پہلے یا شوکاز نوٹس جاری کرنے کے پہلے ہی مکمل تحقیقات کرلی جائے - یا فائنڈنگ دیدیجائے کہ یہ ہیبیچول افنڈر ہے یا نہیں - ہم کو کلازس (۳) اور (۷) ملا کر پڑھنا چاہئے - جیسا کہ ایک آنریبل نے خود قبول کیا ہے کلاز (۷) میں یہ صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ اس پر رسٹرکشن کب عائد کیا جائیگا - جب مجسٹریٹ شہادت سے سیٹسفائی (Satisfy) ہو جاتا ہے تو وہ ان معنوں میں جن معنوں میں کہ

یہاں دفعہ میں تعریف رکھی گئی ہے ہیبچول افنڈر ہے تو رسٹرکشن عائد کیا جاتا ہے بادی النظر میں اگر مجسٹریٹ کو کوئی وجہ معلوم ہو کہ اس کو ہیبچول افنڈر سمجھا جاسکتا ہے تو اوس کو نوٹس دیدیتا ہے کہ آپ اس کے لئے تیار ہو جائیے - ہم آپ سے ثبوت لینگے - اگر شہادت سے ثابت ہوجاتا ہے کہ ہیبچول افنڈر ہے تو رسٹرکشن کے آرڈر دیگا - ورنہ نہ بیہیویر ہے کہکر اسے چھوڑ دیگا - مجسٹریٹ کو نوٹس جاری کرنے کا جو اختیار کلاز (۳) میں رکھا گیا ہے اس کے بارے میں ممبرس کو غلط فہمی ہو رہی ہے - کوئی وجہ ایسی نہیں ہیکہ نوٹس جاری کرنے کے پہلے ہی تحقیقات کرلی جائے - نوٹس جاری کرنے کے بعد جب وہ آئیگا تو اوس کی موجودگی میں ہی تحقیقات ہوگی کلاز (۴) میں یہ بتایا گیا ہے کہ کن صورتوں میں رسٹرکشن کا اختیار دیا جاسکتا ہے - اس وجہ سے غلط فہمی کی کوئی گنجائش نہیں ہے میں آنریبل ممبرس سے درخواست کرونگا کہ وہ اپنے امنڈمنٹس واپس لے لیں۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That in lines 4 and 5 of sub-clause (1), between the words " person " and " to " insert the words : " if he is a habitual offender ".

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That for the clause, substitute the following, namely :-

" (3) In any case in which a Magistrate may under the provisions of Section 110 of the Code require a person to show cause why he should not be ordered to execute a bond for his good behaviour, the Magistrate may, if he finds such person to be habitual offender as defined in section 2, lieu of or in addition to so doing, require such person to show cause why an order of restriction should not be made against him ".

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The Question is :

"That Clause 3 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 3 was added to the Bill.

CLAUSE 4.

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg to move :

" That in line 3 omit the words " as nearly as may be

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved. The other amendment to omit the clause cannot be moved.

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - میں نے ایک چھوٹا سا امنڈمنٹ کلاز (۲) میں پیش کیا ھے - قبل اس کے کہ میں امنڈمنٹ پر کچھ کہوں دو تین الفاظ بل کے بارے میں کہونگا - یہ بل جو پہلے اسمبلی میں پیش کیا گیا تھا . . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - آپ صرف امنڈمنٹ کے متعلق کہئے -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - میں نے جنرل ڈسکشن میں حصہ نہیں لیا اسلئے تمہید کے طور پر کچھ بل پر کہنا چاھتا ھوں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - وجہ نہیں ھوسکتی کہ چونکہ آپ نے جنرل ڈسکشن میں حصہ نہیں لیا تھا اس لئے اب اوس پر بحث کریں -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - میں بل پر جنرل ڈسکشن نہیں کر رھا ھوں - اس بل پر کافی چرچا ھوئی اور دفعہ ۱۱۰ کے ضمن میں ادھر سے اور اودھر سے کافی بحث کی گئی سلکٹ کمیٹی میں جب یہ بل پیش کیا گیا تھا تو میں مانتا ھوں کہ وھاں ایک بنیادی تبدیلی کی گئی - اور وہ تبدیلی ھیبیچول افنڈر کی تعریف ھے - اس حد تک میں ھوم منسٹر صاحب کو جو اوس کمیٹی کے چیرمن تھے مبارک باد دیتا ھوں - مگر اس کے بعد وہ دفعہ ۱۱۰ کا پیچھا چھوڑنے سے انکار کر رھے ھیں اس کے متعلق اکسپلینیشن دیتے ھوئے انہوں نے بار بار یہ کہا کہ ھمارا یہ منشا نہیں کہ اپوزیشن ممبرس کا شکار کھیلیں - یہ میں مانتا ھوں - یہ بھی کہا گیا کہ آپ کریمنل پروسیجر کوڈ کے متعلق بھی کیوں یہ نہیں سمجھتے کہ وہ بھی آپ کا شکار کھیلنے کے لئے ھے - لیکن اس سلسلہ میں ھمارا جو تجربہ ھے وہ میں آپ کے سامنے رکھونگا - جو بھی موجودہ اڈمنسٹریشن ھے اور آپ کے جو حکام ھیں وہ غلط طور پر آپ کے اس ایکٹ کی تعبیر کریں گے - میں اس سلسلہ میں کئی کیسس آپ کے سامنے رکھ سکتا ھوں - سات دن پہلے کا واقعہ ھے کہ . . .

شری جے - بی - متیال راؤ (سکندرآباد - محفوظ) - امنڈمنٹ پر نہیں کہا جارھا ھے -

شری سی ایچ وینکٹ رام راؤ - میں اوسی ضمن میں کہہ رھا ھوں - دفعہ ۱۱۰ اسی کے ضمن میں ھے . . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اب ھم برخواست کرتے ھیں کل ڈھائی بجے ملیں گے -

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Friday, the 2nd April, 1954.